(۱) بمبئی ویٹیری نیری کالج - فائنل اِمتحان

مورخہ ۱۹-اپریل ۱۸۹۶ء سے شروع ہوکر ۲۹-اپریل کو ختم ہوا-۳ جماعت یعنی یکسالہ دوسالہ اور سہ سالہ طلباء مین سے کل ۵۱ طلباء شامل امتحان ہوئے-جنمین سے ۳۷ پاس ہوئے-منجملہ اِن کے فقط ۱۴ طلباء فائنل جماعت کے تھے-جنمین سے ۹ کامیاب اور ۵ ناکام رہے-اِس سال سن گذشتہ کی نسبت کسیقدر ترقی ہے مگر باوجود اِسکے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ اِسقدر عظیم الشان کالج سے جسپر چالیس ہزار روپیہ سالیانہ خرچ ہو فقط ۹ گریجویٹ سال مین پاس ہون-

تعداد مریض جانورون کی جو اِس سال زیر علاج رہی :-

گھوڑے	مویشی	کتے	میزانکل	
۴۷۷	۱۰۴۲	۳۵۱	۱۸۲۰	اِن پیشینٹ
			۶۶۲	اوٹ پیشینٹ
		جملہ	۲۴۸۲	

(۲) لاہور ویٹیری نیری کالج

اِس کالج کی جماعت دوسالہ مین ۵۲ اور جماعت یکسالہ مین ۳۶ میزانکل ۸۸ طلباء درج رجسٹر ہین- فائنل امتحان طلباء دوسالہ کا ۸-اپریل ۱۸۹۶ء سے شروع ہوکر ۱۶-اپریل کو ختم ہوا-جماعت ممتحنان مین صاحبان ذیل شامل تھے :-

۱-ویٹیری نیری میجر جے-جے-فلپ صاحب آرمی ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ- } پریزیڈنٹ

۲-ویٹیری نیری کپتان-ایچ-ڈی پییز صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ } ممبر

۳ - ویٹیری نیری لفٹنٹ ایچ - پی ٹرن بُل صاحب سپرنٹنڈنٹ
سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ شمالی حصہ صوبہ پنجاب } ممبر

فائنل طلباء جو شریک امتحان ہوئے ۵۲ تھے جنمین سے ۳۶ پاس اور ۱۶ ناکام رہے - امسال سنین گذشتہ کی نسبت نتیجہ گو طلباء کامیاب شدہ کی تعداد زیادہ ہے اچھا نہین کیونکہ طلباء زیر امتحان نے نمبر پچھلے سالونکی نسبت کم حاصل کئے - اور زیادہ تر نقص انکے عمل تعلیم مین پایا گیا -

داخلہ کے وقت نوّے زمیندار امتحان داخلہ (جو گھوڑی کی سواری اور بیل پکڑانے وغیرہ مین لیا جاتا ہے) مین شریک ہوئے - جنمین سے ۲۳ منتخب کر کے داخل سکول کئے گئے -

تعداد مریض جانوران جو زیر علاج رہی :-

گھوڑی -	۱۹۲۸	اوٹ پشینٹ	کُل - ۲۴۹۱
	۵۶۳	اِن پشینٹ	
مویشی -	۱۴۳۵	اوٹ ڈور پشینٹ	کُل - ۱۵۸۶
	۱۵۱	اِن پشینٹ	

میزان کل جانوران - ۳۹۷۷

تعداد بالا مذکورہ مین مویشی کی تعداد مین بہت ترقی ہے - اور جس کالج ہاسپٹل مین اسقدر کثیر تعداد ہر قسم کے مریض جانورونکی ہو وہانکے طلباء کو پوری لیاقت طب و جراحی حیوانات کی عملی و قیاسی اور خوب تجربہ سیکھنا اور لائق ہو کر پاس کرنا بالکل قرین قیاس ہے -

سرجیکل اسریشن = تعداد عمل جراحی جو گذشتہ سال مین اس ہاسپٹل کے اندر کئے گئے ۱۱۰۲ ہے ہاسپٹل افواج مین امسال ۱۳۵۰ گھوڑون کی نعلبندی کی گئی - جس مین

سال گذشتہ کی نسبت ۱۰۸ کی ترقی ہے اِس کالج مین سال گذشتہ سے تعلبند کلاس بھی جاری ہے جسمین ایک خاص تعداد امیدوارونکی (بالفعل ۸ تک محدود ہین) ہر سال ماہ فروری مین داخل ہوکر ۹ ماہ کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد آیندہ سال ماہ جنوری مین شامل امتحان ہوتے ہین - اور کامیابی پر انکو ایک سند سرکاری کالج کی صاحب پرنسپل عطا فرماتے ہین -

اِس سال فیس علاج و اِمتحان اسپان وغیرہ کی بابت کل آمدنی مبلغ چار ہزار پانسو پچانوے روپیہ چھ آنہ ہوئی -

سال زیر رپورٹ مین یہ کتابین طبع ہوئی ہین -

(۱) طب مویشی مصنفہ سیّد سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرار لاہور ویٹیری نیری کالج (درسی کتاب طلباء کے لئے) -

(۲) ایک رسالہ طب مویشی واسطے زمینداران مُلک ہند مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی (بحکم گورنمنٹ ہند) -

(۳) نقشہ حیوانات مصنفہ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ لیکچرار و کلینکل کلرک ویٹیری نیری کالج -

سیّد سردار شاہ کی تصنیف کردہ رسالہ طب مویشی بالکل سادہ عام فہم بعض زمیندارون اور عام مال مویشی رکھنے والون کے لئے تصنیف ہوا ہے - جسمین حتی المقدور دیسی بازاری دوائی بتلائی گئی ہے جو سب جگہ ارزان میسّر ہوسکین - اور انگریزی دوائیون اور اصطلاحون سے پرہیز کیا گیا ہے - اِس تصنیف کے عیوض گورنمنٹ آف انڈیا نے سیّد سردار شاہ کو نقد انعام عطا فرمایا ہے -

اِسکے بعد جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر کالج سٹاف کی عمدہ کارروائی اور حسن انتظام کے بارہ مین بہت خوشنودی کا اظہار فرماتے ہین -

(۳) بنگال ویٹیری نیری سکول-کلکتہ

اِس سکول کو قائم ہوئے دو سال ختم ہو چکے-اور پہلے سال کی داخل شدہ جماعت کا آخیری امتحان ہوا- ۱۹ طلباء شامل امتحان ہوئے جنمین سے ۱۲ طلباء پاس اور ۷ ناکام رہے-اب دیکھنا چاہیئے کہ جو ۱۲ ویٹیری نیری اسسٹنٹ کامیاب ہوئے ہین اُسکو صوبہ بنگال مین ملازمت ملتی ہے یا نہین-

نئی جماعت مین ۲۰ طلباء داخل ہوئے-

کُل جانور (اختہ گھوڑا-مویشی-کتّے وغیرہ) جنکا علاج سکول ہاسپٹل مین کیا گیا ۷۷۳ ہین-اور اِس سکول کے پرنسپل صاحب علاوہ اِسکے صاحب سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کا کام بھی انجام دیتے ہین-اور صاحبان ممتحن کی رائے کے مطابق بنگالی طلباء اِس فن کے لئے پوری مناسبت نہین رکھتے-

(۴) راجپوتانہ ویٹیری نیری سکول-اجمیر

اِس سکول نے اپنے قیام سے دوسرا سال ختم کیا ہے اِس سکول مین اکثر طلباء ریاستہائے راجپوتانہ سے آئے ہین-پہلی جماعت مین ۹ اور دوسری جماعت مین ۲۰ کل ۲۹ طلباء درج رجسٹر تھے-

ریاستہائے ذیل نے امیدوار تعلیم حاصل کرنیکے لئے اجمیر سکول مین بھیجے ہ

نمبرشمار	نام ریاست	تعداد طلبہ	نمبرشمار	نام ریاست	تعداد طلبہ
۱	جے پور	۵	۴	ڈھول پور	۱
۲	الور	۲	۵	کیرولی	۱
۳	بھرتپور	۳	۶	جودھپور	۲

نمبر شمار	نام ریاست	تعداد طلبہ	نمبر شمار	نام ریاست	تعداد طلبہ
۷	اودیپور	۲	۱۰	بیکانیر	۲
۸	کشن گڈھ	۱	۱۱	کوٹہ	۲
۹	بندی	۱		کل	۲۹

بورڈ آف اگزیمنرز مین صاحبان ذیل تھے۔

۱- وٹیری نیری کپتان سپز صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ

۲- وٹیری نیری لفٹننٹ لاک سن صاحب سپرنٹنڈنٹ سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ

ممالک مغربی وشمالی

بورڈ نے پہلے یکسالہ طلباء کی جماعت کا امتحان لیا جنمین ۱۸۔ طلباء شامل امتحان اور اُن مین سے ۱۵۔ پاس ہوکر دوسالہ جماعت مین چڑھائے گئے۔ اور ۳۔ فیل ہو گئے۔ اور ۱۱ طلبا فائنل امتحان کے لئے شامل ہوئے جنمین سے ۹ پاس اور ۳ ناکام رہے۔ کُل مریض جانور جنکا سال زیر رپورٹ مین علاج کیا گیا ۳۵۷ تھی۔

(۵)- برما وٹیری نیری سکول

مُلک برما کے باشندے بھی اِس فن کے لئے بہت کم مناسبت رکھتے ہین۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ برما سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ اپنی رپورٹ مین لکھتے ہین کہ برمی لوگ سارے سال کو اپنی تعطیلون اور عیدون مین تقسیم کردیتے ہین۔ مگر باوجود اِسکے بھی نتیجہ سال کا اطمینان بخش ہے۔ اور اکثر طلباء نے اچھا کام کیا۔ دسؔ طلبا جنوبی شان کی ریاستون سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجے گئے اور سال کے آخیر مین کل آٹھ طلباء درج رجسٹر تھے طب وجراحی حیوانات کے مختلف مضامین پر سال بھر مین لیکچر دئے گئے۔ اور ہاسپٹل مین عملی طور پر بھی کام سکھلایا گیا۔

سالانہ امتحان مین کل ۳۳ طلباء (اگست ۱۸۹۵ء مین) شریک امتحان ہوئے۔ جنمین سے ۹ نے ۷۵ فیصدی نمبر حاصل کئے اور ۲۰ نے ۵۰ فیصدی سے کم زیادہ اور باقی فعل ہوئے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ نتیجہ عمدہ رہا۔

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ولیکچرار
وٹیری نیری کالج لاہور

بحضور فیض گنجور فیاض زمان جناب صاحب پرنسپل بہادر وٹیری نیری کالج لاہور دام اقبالہ

بموجب اشتہار حضور برائے رسالہ طب حیوانات ہند مضمون عرض ہے

کمترین کی کم نصیبی سے کالج ہذا مین داخل ہونے سے پیشتر ہی یہ رسالہ جو دوبارہ جاری کیا گیا ہے طبع ہونا موقوف ہوچکا تھا۔ مگر بمقابلہ اُس رنج کے یہ بڑی اول درجہ کی خوشی حاصل ہوئی کہ ہمارے آقاء نامدار جناب عالی القاب ایچ۔ ٹی۔ پییز صاحب بہادر اِس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ اور رسالہ مذکور پھر جاری کیا گیا۔ یہ مشیّت ایزدی سے ایک نہایت ہی اوّل درجہ کی خوش قسمتی وٹیری نیری کالج اور خادمان و متعلمان وٹیری نیری کالج کا باعث ہوا۔ اب پروردگار عالم سے امید قوی ہوئی۔ وٹیری اسسٹنٹون کیا بلکہ اِس محکمہ ہی کا نصیبا جاگا جو ایک ایسا ستارہ و قدردان محکمہ ہمارے سرپرست ہوے۔ جو کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہمسے ڈوبے ہوئے وخوار آدمیون کی دستگیری کرینگے۔

اِس سے پہلے جناب صاحب بہادر موصوف اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل بہادر محکمہ سول وٹیری نیری تھے۔ تو برائے تحقیقات ترقی نسل مویشیان و امراض جو دنیا مین لاحق ہوتے ہین اِس طرف

ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء مین تشریف لائے اور اتفاق سے کمترین بھی صاحب بہادر موصوف کے ہمراہ عندالدورہ ضلع کرنال تک رہا۔ اور ہمراہ رہنے سے اِسقدر اِستفادہ ہوا کہ ہر طرح کی باتین روز بروز دربارہ امراض و پرورش حیوانات و زراعت وغیرہ سمجھاتے رہے۔ اور اُن ہی ایّام مین بذریعہ چٹھی ہم لوگونکو اجازت براہ راست خط وکتابت کرنیکی دِلوائی جو اُسوقت تک بوجہ نہ ہونے اجازت مذکور کے دست بند بیٹھے رہتے تھے اور اپنے افسرانِ محکمہ تک کسی نیکی وبدی کی صلاح نہین لے سکتے تھے۔ اب اِس خط کتابت نے وہ فائدہ پہنچایا کہ جو کچھ احوال کہ قابلِ اظہار ہوتا ہے۔ وہ افسرانِ محکمہ کی خدمت مین عرض حال کیا جاتا ہے اور موافق منشا و حسب قاعدہ سماعت ہوتی ہے۔ اُمید ہے کہ اگر اسی طرح افسرانِ بالادست سماعت کرتے رہین گے تو ضرور ہے کہ وٹیری نیری اسسٹنٹ جو اپنے فرایض منصبی کو کرنیوالے ہین اچھی طرح پورا کر سکین گے۔ اور نیز جناب صاحب بہادر موصوف نے ایک تحریک جو واسطے بنانے ہسپتال اسپان دہلی کے اِسکا ظہور ابتک یہ ہوا ہے کہ تحصیلدار صاحبان ضلع سے رائے طلب کیگئی اور اِس ہی مین وٹیری نیری اسسٹنٹون کے قاعدے اور سانڈ نرگاوان وغیرہ کا حال بھی درج ہے جسپر کہ کل صاحبان عملہ کی رائے متفق ہے اور امید ہے کہ آئندہ جلسہ کمیٹی ضلع و شہر مین بھی یہ رائے ضرور منظور ہو جاویگی جس سے کہ بہت فائدہ ہوگا اور وٹیری نیری اسسٹنٹونکی بھبودی کا باعث ہے۔

چنانچہ اِس ہی ماہ ستمبر ۱۸۹۶ء مین ایک وقوعہ قابل اظہار جو کمترین پر گزرا۔ جو دست عرضاً تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ موضع موہنہ مین مرض اندریسٹ ماہ اگست ۱۸۹۶ء سے شروع ہوا اور کمترین بھی برائے اِنتظام مرض مذکور بذریعہ حکم جناب تحصیلدار صاحب بلبگڈہ جو بذریعہ رقعہ سرشتہ پولیس موضع چھانسہ اطلاعی آیا۔ پہنچا۔ وہان پہونچکر معائنہ مویشیان جو ایک مشکل کام تھا وہ نمبرداران و ذیلدار حلقہ کی سرگرمی سے اچھّا ہو گیا۔ مگر اُسمین سے چند نمبردارونکی بدمعاشی سے چمارون نے خون شدہ مویشیون کے چمڑے اوتار لئے اور یون ہی

نعشون کو جنگل مین ڈالدیا ہر چند کمترین نے اسرار کیا۔ اور ذیلدار وغیرہ نے کوشش کی مگر چماران موضع مذکور سرکش اور حالانکہ جناب تحصیلدار صاحب و نائب تحصیلدار صاحب سے مکرر و سکرر حکم صادر فرمائے مگر اُن کمینیون نے بالکل بھی عمل نہین کیا۔ اور کمترین پر باجلاس جناب معلے القاب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی استغاثہ فوجداری دائر کیا۔ کہ ہمارا ڈاکٹر نے مبلغ تین سار سَو روپیہ کا نقصان کرادیا۔ یعنی چمڑے جلوادئے۔ اور مبلغ پچاس روپیہ طلب کئے۔ جسکی تحقیقات جناب تحصیلدار صاحب بلب گڈہ سپرد کیگئی۔ اور تحصیلدار صاحب نے اِس امر کی تحقیقات کی۔ تو چار لوگ خود مُنکر ہوگئے کہ ہمنے اسواسطے نالش کی تھی کہ ڈاکٹر ہمین چمڑے اوتارنیسے منع کرتا ہے۔ جو ہمارا جدی کام ہے۔ اِن ہی ایام مین کمترین نے ایک رپورٹ ارسالخدمت جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ دام اقبالہ کے ہوئی تھی۔ جسکی بابت کہ صاحب بہادر موصوف نے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو چٹھی تحریر فرمائی۔ جسمین لکھا تھا کہ صاحب بہادر موصوف اِسکا انتظام کرادین کہ چماران کھالین نہ اوتارین اور فوت شدہ مویشیون کو دفن کرادین۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اِسکی بابت تحصیلدار صاحبان ضلع کے نام حکم صادر فرمایا کہ اِس بات کی کل مواضعات مین مشتہری کرادین۔ اور اگر عمل درآمد نہو تو چمارون کا سخت تدارک کیا جائے۔ بعد ازان جناب صاحب نے ایک چپراسی مقرر کیا۔ اور وہان جاکر کل فوت شدہ مویشیان کی کھالین و نعشین کٹواکر دفن کرائین۔ اگر براہ راست خط و کتابت کرنیکی اجازت نہوتی اور حکام بالا دست کو غور نہوتی تو اُن چمارونکی جھوٹی نالش مجھپر ضرور اثر کرجاتی۔ اور انتظام وبائی رہا تھا در کنار دیگر حالت یہ ہے کہ کمترین عند الدورہ موضع جوان سے روانہ ہوکر موضع فتحپور بلوچ ہوتا ہوا آرہا تھا۔ کہ راستہ مین ایک بوچڑخانہ آگیا وہان پر مویشی ذبح ہورہے تھے۔ اتفاقاً اندر چلا گیا۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایک بیل جو اُسوقت ذبح کیا گیا تھا۔ وہ بیمار نظر آیا اور اُسکی ناک سے زرد اخراج ہوا کمترین نے اُسکا پوسٹمارٹم کیا تو تلی بڑھی ہوئی اور جگر مین آبلہ۔ اور

اسمین زرد سخت قسم کا آٹا سا بھرا ہوا اندر آیا۔ جسمین سے کئی ایک آبلہ اور جگر کے ٹکڑے برائے ملاحظہ جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول وٹیری نیری ڈپارٹمنٹ کیخدمتمین بذریعہ ڈاک ارسال کئے۔ اور نیز ایکقطعہ رپورٹ بھی دربارہ تدارک قصابان ارسال کی۔ اور اس مذبوحہ بیل کو دفن کرادیا گیا اور اُسکی بابت جناب صاحب بہادر موصوف نے خدمتمین جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی تحریر فرمایا۔ کہ صاحب بہادر موصوف مناسب بندوبست کرا کر دفتر ہذا مین اطلاع دین۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بنام تحصیلدار صاحب بلب گڈہ حکم صادر فرمایا کہ وہ اس بات کی نگرانی رکھین کہ بیمار مویشی بوچر خانون مین ذبح نہونے پاوین۔ اس طرح اگر حکام بالادست ہم لوگونکی مستعدی کام پر امداد دیتے رہینگے۔ اور وہ امراض جو لاحق دنیا مین پھیلے ہوئے ہین ضرور بضرور تخفیف کرجاوینگے۔ آمین وثم آمین۔

کمترین عبدالرحمن وٹیری نیری اسسٹنٹ تحصیل بلب گڈہ ضلع دہلی

اشتہار

(منجانب ایڈیٹر رسالہ ہذا)

تمام وٹیری نیری اسسٹنٹون وناظرین رسالہ ہذا سے درخواست ہے، کہ اگر تمھارے مشاہدے مین کوئی نئی بات متعلق حیوانات آوے تو میرے پاس بھیجدین مین اُنکو بڑی خوشی سے رسالہ طب حیوانات مین شایع کرونگا تاکہ ہر ایک وٹیری نیری اسسٹنٹ کے خیالات ہر ایک وٹیرینیری اسسٹنٹ پر ظاہر ہوجاوین اور باعث فائدۂ عام ہو۔

اشتہار

لاہور ویٹیری نیری کالج کی دیسی کتابیں مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرار

قیمت	نام کتاب	نمبر شمار
للعہ ر	طب مویشی کلان	۱
سے	فن تابلہ مویشی	۲
عصہ ۴ر	طب مویشی زمینداران	۳
عصہ ۸ر	دستور العمل یا زمینداری و نسل کشی اسپان	۴
عہ ۶	دستور العلاج (طب اسپان)	۵
۴عصہ	طب سگان	۶
عصہ	طب مشتہر جو زیر طبع ہے۔ قریب عہ فی جلد قیمت ہوگی۔ درخواست خریداری بنام مصنف مشتہر آنی چاہیئے۔	۷
سے ر	اپریٹو سرجری مصنفہ سید سردار شاہ زیر طبع ہے قیمت واسطے زیادہ طلب کرنے والے کو تین روپیہ فی جلدر کھی گئی ہے درخواست جلد آنی چاہئیں۔	۸

المشتہر سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ویٹری نیری کالج لاہور

اشتہار

ترجمہ ولیم صاحب بہادر کے کتب طب و جراحی اسپان کا چھپ رہا ہی۔

جو ۱۵۔جنوری تک طیار ہو کر چھاپہ سے مترجم کے پاس آجاویگا۔

قیمت اِنکی ارزان اور سستی واسطے فائدہ طلباء کے رکھی گئی ہے۔

طب فی جلد .. .. .. للعہ ر	}	طلباء سے
جراحی فی جلد .. .. .. للعہ ر	}	

باہر کے خریداروں سے چھ روپیہ فی جلد کتاب کی قیمت رکھی گئی ہے۔

جس کسی کو خریدنا منظور ہو۔خان بہادر امیر شاہ اسٹنٹ سرجن لاہور وٹیرنیری کالج کو اطلاع دیں۔

راقم

خان بہادر امیر شاہ اسسٹنٹ سرجن وٹیرنیری کالج

لاہور

اشتہار

جملہ وٹیری نیری اسسٹنٹون کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمنے اپنے گیارہ سالہ تجربہ اور نیز موجودزمانہ کی نہایت معتبر تصانیف سے انتخاب کرکے۔ ایک نہایت عام فہم اور عمدہ کتاب عملی جراحی اسپان۔ (آپر ٹیو سرجری) لکھی ہے جو بالفعل زیر طبع ہے اور عنقریب چھپ کر طیار ہو جاویگی۔ ایسے عمدہ اور آسان طریق عمل جراحی بتلائے گئے ہین کہ جنہین ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی پڑھکر فوراً بخوبی سمجھ سکے۔ اسمین تصویرین بھی نہایت صاف اور شستہ دیگئی ہین۔ وٹیری نیری اسسٹنٹون کو یہ کتاب ایک تعجب غیر مترقبہ خیال کرکے جلد درخواستین خریداری کی بھیجنی چاہئین۔ رفاہِ عام کی خاطر قیمت بھی بہت کم رکھی جاویگی۔ جو کسی صورت مین معہ محصول مبلغ ہے ۲ سے زیادہ نہ ہوگی۔ کتاب کی خوبی مضامین۔ صفائی خط۔ شستگی تصاویر اور پائداری کاغذ کی دیکھنے پر منحصر ہے۔

المشتہر

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرر
وٹیری نیری کالج لاہور

انڈین ویٹیرنیری جرنل

یعنے

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ اپریل ۱۸۹۷ء

مصنفہ

ایچ-ٹی-پیز صاحب-ایم-آر-سی-وی-ایس-لنڈن



لاہور

دی آفیشیل مشین پرنٹنگ پریس میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد

عہدہ داران لاہور

وٹیری نیری کالج

شایع ہوتا ہے

بیمار گھوڑون کی تیمارداری کا بیان

مصنفہ

کپتان ایچ ٹی پینیر صاحب بہادر پرنسپل وٹیری نیری کالج

مترجمہ

بابو پربھولعل ہیڈ کلرک لاہور وٹیری نیری کالج

گھوڑون کی احتیاط مرض کے وقت نہایت ضروری ہوتی ہی۔ بیمار گھوڑے کی ٹھیک طور پر تیمارداری کرنیکے لئے ہمکو تمام علامات اچھی طرح جاننے چاہئین تاکہ ہم جان سکین کہ کیا کیا کرنا ضروری ہے صرف احتیاط اور مہربانی ہی کافی نہین ہے۔ اگر تمام احتیاط اور مہربانی ناواقفیت اور غلطی سے کام مین لائی جاوین تو تندرستی کیلئے زیادہ مددگار نہ ہونگی عمدہ تیمارداری کے لئے ٹھیک ٹھیک قاعدونکا اجراء ناممکن ہی مگر چند عام قاعدے بتلائے جاتے ہین

تھان اور تھان مین پُرامن رہنا۔ بہت سے حالات مین پہلی بات یہ ضروری کرنی چاہیئے ۔ کہ بیمار جانور کو ٹھنڈے کھلے ہوادار اصطبل مین چپ چاپ رہنے دین۔ آنکھ کے امراض مین اندھیرے تھان مین رکھنا چاہیئے۔ جیسے کہ ٹیٹنس یعنی چاندنی کے حالات مین ہونا چاہیئے اور اُس وقت گھوڑا جسقدر ممکن ہو پُرامن رہنا چاہیئے۔ بہت سی حالتون مین۔ مثلاً زخم کے امراض مین یا جبکہ جانور کو بلسٹر لگایا یا داغ دیا گیا ہو تو جانور کا سر باندھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اُس حصہ کو کاٹنے سے باز رہے اور ایسے حالات مین بڑے تھان کی نسبت چھوٹے تھان مین رکھنا بہتر ہوگا۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بڑے اصطبل مین روشنی وغیرہ کافی ہو

جس سے اُس کی ہوا خالص اور صاف رہے۔ اگرچہ تمام حالتون مین نہین مگر بہت سے حالات مین یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ مریض جانورون کو بالکل ہوا نہ لگے۔ بیمار اور کمزور جانورون کو بہ نسبت تندرست گھوڑون کے سردی لگنا عموماً زیادہ مضر ہوتا ہے بُخار یا سوزشدار بیماریون کی شروع حالتون مین ذراسی ہوا بھی نہایت مضر ہوتی ہے اور لرزہ کے حملے کا باعث ہوسکتی ہے اِس لئے ایسے مریضون کو گردنی اور پٹیان لگاکر بچانا چاہیئے مگر جب بُخار یا انفلامیشن ترقی پر ہون تو گھوڑا ہوا کو زیادہ معلوم نہین کرتا اور اگر بشرطیکہ جانور پر کپڑا کافی ہو تو ہوا آزادی سے داخل ہونے دو۔ جب بُخار کا حملہ رفع ہوجاتا ہے تو جانور پھر ہوا کو کسیقدر معلوم کرتا ہے۔

اصطبل کی صفائی۔ اصطبل کو صاف خشک اور بدبوون سے آزاد رکھنا چاہیئے۔ تھان کی زمین حتے الامکان خُشک رکھنی چاہیئے۔ لید کو گرتے ہی اُٹھا دینا چاہیئے پیشاب بھی پھینک دینا چاہیئے اور اصطبل کے باہر خُشک مٹّی طیّار رکھنی چاہیئے تاکہ پیشاب کرتے ہی اُسکے جذب کرنے کے لئے مٹی ڈالدیجاوے ورنہ وہ جلدی سے مٹّی مین جذب ہوکر خراب سی خراب بُو پیدا کریگا۔ جسم کو گرم رکھنا اور خاص کر ٹانگون کو گرم کپڑے اور پٹیون سے جو کہ حسب ضروریات موسم و مرض کم و بیش ہو سکتے ہین گرم رکھنا چاہیئے۔ جو گھوڑے کمزور ہوتے ہین اپنے جسم پر بھاری کپڑون کو برداشت نہین کرسکتے۔ اِس لئے ایسے جانورون کی گردنی گرم تو ہونی چاہیئے۔ لیکن ہلکے حصون مین خون کے دوران کو تیز کرنے اور اُن کو گرم رکھنے کا سب سے عمدہ طریقہ جسم اور ٹانگون پر مالش کرنا ہے

گردنی۔ یہ ڈھیلی ہونی چاہیئے۔ اِس سے نہ صرف زیادہ آرام ہی ملتا ہے بلکہ تنگ گردنی کی نسبت ڈھیلی سے گرمی بھی زیادہ رہتی ہے۔ خاص کر اگر فراخی کام مین لائی جاوے تو ڈھیلی ہونی چاہیئے۔ مگر بیمار جانورون کے لئے گردنی پر فراخی باندھنے کی نسبت شکم پر کمبل کے ڈھیلا ڈھالا باندھنے کو ترجیح دینی چاہیئے خاص کر پھیپھڑے

اور پلورا کے امراض مین جبکہ مریض ذرا سے دباؤ سے بھی تکلیف مانے یا اُسکے فعل مین فرق عاید ہو۔ گردنی کو دن مین دو مرتبہ اوتارنا اور جھاڑنا چاہیئے۔ اور خوب گرمی کیوقت اگر ممکن ہو دھوپ دینی چاہیئے۔ اُن حالات مین جب کہ گھوڑا زیادہ سردی مانے تو ایک وقت مین ایک ہی کو علیحدہ کر کے دھوپ مین رکھ سکتے ہین۔ بہت سے حالات مین خاصکر صحت کے وقت جانور جلد کو تازہ ہوا لگنے سے تھوڑے عرصے کے لئے بہت ہی مفرح معلوم ہوتا ہے۔ اور ہوا کا ٹانِک اثر معلوم کرتا ہے۔ ایسے حالات مین گھوڑا اکثر ٹمی دار کونچی کے ذریعہ مالش کرنے سے بھی تفریح مانتا ہے۔

گرم پٹیان گرم رکھنے کے لئے جو پٹیان لگائی جاوین فلالین کی ہونی چاہئین اور ٹانگون کے گرد ڈھیلی ڈھالی لپیٹنی چاہئین۔ کسی ہوئی پٹیان کمزور دوران خون کو بند کر دیتی ہین اور نیز اِن مین کو گرمی آسانی سے نکل جاتی ہے۔ یہ پٹیان قریباً تین گز لمبی ہونی چاہئین۔ لگانے سے پیشتر پٹی کو تہ کر کے رکھنی چاہیئے اور نیچے کے حصہ سے اوپر کو لپیٹنی چاہیئے۔ یہ پٹیان دن مین کو دو یا تین دفعہ اوتارنی چاہئین اور اگر ٹانگین ٹھنڈی ہون تو کئی دفعہ اوتار کر گرمی قایم رکھنے کے لئے کچھ مالش کرنی چاہیئے اگر فلالین کی پٹیان دستیاب نہ ہون تو اُن کی بجائے کچھ خشک گھاس باندھنے سے بھی وہی فائدہ ہو سکتا ہے۔

ٹھنڈی پٹیان یہ روئی یا سینی کے کپڑے کی بنائی جاتی ہین جو کہ پانی سے متواتر تر رہنی چاہئین اور قدرے دباؤ کے ساتھ لگائی جاتی ہین۔ اِن کو ٹانگ پر خشک نہ ہونے دینا چاہیئے ورنہ فائدے کی نسبت نقصان زیادہ کرینگی۔ یہ رات کیوقت ہمیشہ اُتار لینی چاہئین اور بجاے اِنکے معمولی خشک پٹیان لگا دینی چاہئین۔

پیر پر ٹھنڈ لگانا۔ پیرون کو بذریعہ تر چوکر کی پولٹس مین رکھنے یا جانور کو تر گارے یا آبِ روان مین کھڑا رکھنے سے بہ آسانی ٹھنڈ پہنچا سکتے ہین۔ کارونٹ کو تر رکھنے

یا اُن پر ٹھنڈی سواب لگانے سے ٹھنڈ پہنچا سکتے ہین ۔

سویٹنگ پٹیان کسی ترسن کی پٹی کو باندھ کر اسکے اوپر آیل اسکن یا ریشم مڑھکر سویٹنگ پٹی بنا سکتے ہین اسکو کچھ دنون تک لگائے رکھنے کے بعد اس کی جگہہ ایک معمولی ٹھنڈی پٹی لگا دینی چاہئے ۔ یہ سویٹنگ پٹی بڑھاؤ کے رفع کرنے کے لئے بہت عمدہ اثر رکھتی ہے ۔

فومن ٹیشن یعنی سینک ۔ سینک اگر کم سے کم ایک یا دو گھنٹہ تک جاری رہے تو درحقیقت مفید ہوتی ہے ۔ استعمالی پانی کا ٹیمپریچیور ۱۰۶ سے زیادہ نہ ہونا چاہئے یا پانی اتنا گرم ہونا چاہئے جتنا کہ ہاتھ آسانی سے برداشت کر سکے ۔ مگر پانی کے ٹیمپریچیور کو اسیقدر قایم رکھنے کے لئے اُس مین تھوڑا تھوڑا گرم پانی بار بار ملاتے رہو حصہ پر پانی اس طرح لگایا جاتا ہے کہ فلالین کے ٹکڑے کو پانی مین بھگو کر اور نچوڑ کر حصہ کے گرد لپیٹ دو اگر دستیاب ہو سکے تو اسپنجیو پلین بھی استعمال کر سکتے ہین مگر جن اضلاع مین یہ نہین ملسکتی وہان پر کوئی کپڑا جو دستیاب ہو سکے کام مین لا سکتے ہین ۔ گھٹنے سے نیچے ٹانگ کے حصہ کو گرم پانی کی گہری بالٹی مین رکھنے کے ذریعے سے بآسانی سینک سکتے ہین ۔ تمام بڑے محکمون مین اس خاص کام کے لئے معمولی سے دو چند گہری بالٹی بنوا کر رکھنی چاہئے ۔ گھوڑے کی ٹانگ کو بالٹی مین رکھنے کے بعد پانی ڈالنا چاہئے ۔ بہت سے حالات مین گھنٹہ گھنٹہ کے بعد تین یا چار مرتبہ سینک روزمرہ کافی ہوتی ہے ۔

ٹھنڈا پانی ۔ بہت سے حالات مین ٹھنڈے پانی کی ڈوش یا ٹانگون کو ٹھنڈے پانی سے دھونا بہت مفید ہوتا ہے ۔ ٹھنڈ سے وہ بناوٹین جو کہ کمزور ہوگئی ہون یا جن مین سے طاقت زندگانی کم ہوگئی ہو جاندار اور مضبوط ہو جاتی ہین ۔ ایسے حالات مین ٹھنڈ کی قدر ٹانک کے طور پر ابھی تک جیسی چاہئے نہین بیان کیگئی ۔ اس کام کے لئے عمدہ تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ کسی معمولی پانی کی ٹوٹی مین ایک گٹا پرچہ کی نلی کا

ٹکڑا لگا کر کام مین لایا جاوے - موچ وغیرہ کے تمام حالات مین ٹھنڈا پانی زور سے
یا بذریعہ پٹیون کے استعمال کرنا بہت مفید ہوتا ہے اگر سینک کے بعد جب ایکیوٹ
سوزش رفع ہوجاوے پھر عمل کیا جاوے تو انفلامیشن کم ہوکر حصے مضبوط اور جاندار
ہوجاتے ہین -

نعل اوتارنا - بہت سے سخت امراض مین خاص کر جبکہ سوزش اور بخار موجود ہون
تو جانور کو نعل اوتارنے کے ذریعے سے بہت آرام اور چین مل سکتا ہے - مگر جب گھوڑون
کے پیر چپٹے یا پیوبس ہون تو نعل کے اوتارنے کی ضرورت نہین ہوتی -

پانی - یہ بیمار جانور کے پاس ہمیشہ ہونا چاہیئے - خاص کر جب کہ وہ بخار یا کسی
سوزشدار مرض مین مبتلا ہو - پانی دن بھر مین تین دفعہ بدلنا ضروری ہوتا ہے - خاصکر
جبکہ موسم گرم ہو - نمک کا ایک ٹکڑا یا ڈھیلا جس کو گھوڑا حسب خواہش چاٹتا رہے
تھان مین رکھ دینا یا اصطبل کی چھت مین لٹکا دینا چاہیئے - جب جانور پانی پیوے تو
اُس مین بہت سی ادویات بھی آسانی سے ملا سکتے ہین -

خوراک - جو خوراک حسب ضرورت ہر مرض کے لئے خواہش ہو دینی چاہیئے -
چونکہ مریض گھوڑے کا ہاضمہ عموماً خراب ہوتا ہے - اِس لئے ایک وقت مین خوراک
کی صرف تھوڑی سی مقدار دینی چاہیئے اور گھوڑے کے سامنے تھوڑی دیر
رکھ کر باقی ہٹا لینی چاہیئے -

بیمار گھوڑے خوراک کو اکثر زمین پر کھانا پسند کرتے ہین بیمار گھوڑون کو تو براچڑھا کر ہرگز نہ کھلانا
چاہیئے - اُن کو یا تو کھور مین یا زمین پر کمبل بچھا کر کھلانا چاہیئے اگر تھوڑی گھاس
یا کچھ گاجر یا مٹھی بھر لوسن ہاتھ سے دیجاوے تو اکثر قبول کر لیتے ہین اور جب بہت
سی مقدار کھور مین ڈال دیجاتی ہے تو قبول نہین کرتے - بیمار گھوڑے کسی خاص
خوراک سے جلد تر تھک جاتے ہین اور اِس لئے اُن کی خوراک بار بار بدل دینی چاہیئے

ٹھنڈے چوکر کا مہیلہ دینا چاہیئے یا کٹار کے امراض مین گرم دینا چاہیئے۔ عمدہ میٹھی خشک گھاس پر نمک اور پانی چھڑک کر سبز گھاس۔ گاجرین۔ لوسن۔ جئی دلی ہوئی السی کا نشاستہ یا اُبلی ہوئی السی مین چوکر کا مہیلہ ملاکر نشاستہ یا بے ملائی کا دودھ ہر ایک فرداً فرداً مختلف اوقات مین دے سکتے ہین۔ اور اگر خشک گھاس پر تھوڑا سا جوش دیا ہوا پانی ڈالا جاوے تو ایک قسم کی چاء بن جاتی ہے جو کہ بعض جانور بہت خوشی سے پسند کرتے ہین۔ اور چند امراض مین اسکی بھاپ یا اس کا جوشاندہ ناک کی میوکس ممبرین سے سوزش دور کرنے کے لئے مفید پایا گیا ہے۔ صفراوی بخار کے بعد جب مریض دیگر اشیاء قبول نہین کرتا تو اگر روٹی ہاتھ سے دیجاوے قبول کر لیتا ہے۔ کمزور کرنے والی بیماری کے بعد بے ملائی کا دودھ اور بیضہ اور برانڈی شراب یا وسکی شراب بہت مفید ہوتی ہین۔ بخار کی تیزی مین ہاضمہ بالکل جاتا رہتا ہے اور اگر خوراک کچھ دی بھی جاوے تو ہضم نہین ہوتی ہے۔ ایسی حالت مین بہت سا پانی پلانا باعث مشکوری کا ہوتا ہے۔ اور تا وقتیکہ وہ کچھ رغبت ظاہر نہ کرے خوراک نہ دینی چاہیئے۔ بیمار گھوڑے کو زبردستی خوراک کہلانا بے فائدہ ہے۔ جب کہ گھوڑا کسی چیز کے نگلنے کے ناقابل ہو تو تھوڑا تھوڑا جئی کا ستو حقنے کے ذریعے پہنچاکر طاقت قایم رکھنی چاہیئے۔ السی کا تیل بحساب چار اونس خوراک مین ملاکر دینا اکثر مفید ہوتا ہے اس سے کمزور جانور کی حالت اچھی ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ اگر مریض اس کو پسند کرے۔ تو اس کی مقدار چار اونس تک بڑھا سکتے ہین۔

گھوڑے کے نتھنون سے زیادہ اخراج کا ہونا۔ جب گھوڑے کے نتھنون سے اخراج ہو تو عام قاعدہ یہ ہے کہ اُس کو ایک عارضی کھور کے ذریعے سے خوراک دینی چاہیئے یا بالٹی مین ڈال کر اُس کے پاس زمین پر رکھ دینی چاہیئے۔ کٹار کے امراض مین سر کو بھاپ دینا بہت مفید ہوتا ہے۔ جب کہ گھوڑے کی ناک سے مشتبہ اخراج نکلے

تو اُس کے سر کو ایسا باندھ دینا چاہیئے کہ جس سے یہ اخراج تھان کی زمین اور دیوارون پر نہ گرنے پاوے ۔

ملیّن خوراک ۔ اِس عام اصطلاح مین بہت سی خوراک کی چیزین شامل ہین جو کہ آنتون کو ملیّن کرکے اور جسم سے فضلہ کی رطوبت کو خارج کرکے سوزشدار علامتون کے گھٹانے مین مفید ہوتی ہین یہ طاقت کو بھی قایم رکھتی ہین ۔ مفصلہ ذیل اشیا معمولی طور پر کام مین لائی جاتی ہین ۔ سبز گھاس ۔ خوید ۔ سبز جئی ۔ سبز جو ۔ لوسن ۔ گاجر ۔ شلجم ۔ نشاستہ ۔ چوکر کا مہیلہ ۔ السی ۔ اُبلے ہوئے جو ۔ السی کی چاء ۔ خشک گھاس کی چاء ۔ گنّے ۔ بانس کے پتّے ۔ اُبلی ہوئی مونگ ۔ اُبلے ہوئے اوڑد ۔ کُل تہی ۔ ملیّن خوراک خاصکر سوزشدار امراض کی شدید حالتون اور ضرب کے نقصانات مین دیجاتی ہین ۔ سبز گھاس لوسن اور اِس قسم کی دیگر گھاس اگر بہت ترکاٹی گئی ہون تو کہلانیسے پہلے خشک کرلینی چاہیئے ۔

اُبلا ہوا اناج ۔ اِس مین اتنا پانی ملاکر پکانا چاہیئے کہ آگ سے اوتارنے کے بعد وہ کسیقدر خشک رہے اس کے ساتھ نمک بھی ملانا چاہیئے ۔ ایک پونڈ ستّو سے ایک گیلن عمدہ نشاستہ اِس طرح بن سکتا ہے کہ اس کو ٹھنڈے پانی مین ڈال کر آگ پر چڑھا دو اور اُبال آنے تک حرکت دیتے رہو اور بعد ازان ہلکی آگ پر سیجنے دو تاکہ پانی گاڑھا ہوجاوے ۔

چوکر کا مہیلہ بنانے کی ترکیب ۔ اصطبل کی معمولی بالٹی مین پانی بھر کر آگ پر چڑھاؤ بعدہ پانی نکال کر اُس مین تین پونڈ چوکر اور ایک اونس نمک ڈالدو اور ڈھائی پائینٹ جوش دیا ہوا پانی ملادو ۔ اچھی طرح ہلاتے رہو اور ڈھک دو پھر پندرہ یا بیس منٹ تک جب تک کہ وہ اچھی طرح پک جاوے رکھا رہنے دو ۔

چوکر اور السی کا مہیلہ بنانے کی ترکیب ۔ ہمین ایک پونڈ السی کو دو یا تین گھنٹہ تک آہستہ آہستہ جوش دینے سے دو کوارٹ گاڑھا پانی ملیگا جسمین دو پونڈ چوکر اور ایک اونس نمک ملانا چاہیئے پھر کُل مجموعہ کو ملاکر ہلاتے رہو اور ڈھک دو اور چوکر کے مہیلہ کی

مانند تھوڑی دیر بھیگنے دو -

السی کی چاء - یعہ ایک پونڈ السی کو دو گیلن پانی مین اوبالنے سے جب السی بالکل ملایم ہوجاوے بنجاتی ہے - اور اِس سے بھی سستی بنائی جا سکتی ہے - یعنی اوّل السی کو تھوڑے سے پانی مین اوبال کر بعدہ اُس مین ڈیڑہ گیلن پانی ملا دو -

خشک گھاس کی چاء - یہ اِس طرح بنائی جاتی ہے کہ ایک بالٹی مین عمدہ میٹھی خشک گھاس بھر کر اُس مین اتنا جوش دیا ہوا پانی ڈالو کہ بالٹی بھر جاوے - پھر اُسکو ڈھک دو - اور جب تک پانی ٹھنڈا ہو رکھی رہنے دو - بعد ازان چھان کر گھوڑے کو پلا دو - اس طور پر مفرح پانی طیّار ہوگا -

السی کا تیل - السی کا تیل بھی چوتھائی سے نصف پائینٹ تک خوراک کے ساتھ روزمرّہ ملا سکتے ہین اس سے آنتین ملیّن رہتی ہین اور پرورش بہت اچھی ہوتی ہے -

پرورش کرنے والی خوراک - مین اس زمرہ مین زیادہ تر وہ خوراکین شامل کرنا چاہتا ہون جو کہ طاقت کے قایم رکھنے کیلئے خاص طور پر مفید ہوتی ہین اور جو کہ کمزور کرنیوالی بیماری کے بعد نقاہت کے وقت دینی چاہئین - انمین سے بہت سی خوراکونمین مختلف قسم کے اناج - دودہ - انڈے اور روٹی اسپرٹ شراب اور بیر وغیرہ ہین - دودہ عموماً ملائی اوتار کر دیا جاتا ہے لیکن اُس مین تھوڑی چینی ملا کر خوش ذائقہ کر دینا چاہئے - گھوڑے کو دودہ ایک یا دو گیلن روزمرّہ دیسکتے ہین - انڈون کو کوٹ کر یا اوبال کر یا پیسکر دودہ کے ساتھ دیسکتے ہین - گھوڑے بہت جلدی روٹی کے عادی ہوجاتے ہین جب قیمتی گھوڑے کمزور ہوجاوین تو اُن کو روزمرّہ ایک یا دو بوتل شراب یا بیر دیدینا چاہئے -

آلات کا مصفّا رکھنا - بیمار جانور کی پرورش مین صفائی کا خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے ہر ایک چیز پورے طور پر صاف رہنی چاہئے خاصکر کھور اور بالٹیون کی صفائی مین

بہت زیادہ توجّہ دینی چاہیئے جو خشک گھاس جانور کے سامنے پڑی ہو اُس کو اُٹھا لینا چاہیئے اور پھر نہ دینا چاہیئے۔

ہاتھ کی مالش۔ جلد کو ملایم ہاتھ سے ملنا اور نیز نتھنوں کو اسپنج کے ذریعے ہلکے سرکہ اور پانی کے سلوشن سے دُھونا بیمار جانوروں کو خاص کر اُن کو جو ٹپ نما بیماریوں مین مُبتلا ہون عموماً تفریح کا باعث ہوتا ہے۔ مگر احتیاط رکھنی چاہیئے کہ سخت بیماری کے شروع حملہ کے وقت شدید صفا رہے۔

بیڈنگ یعنی گھوڑے کا بچھونا۔ مریض گھوڑوں کے لیٹنے کے لئے عمدہ آرام دہ بچھونے کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ چند امراض مین مثلاً ٹیٹانس مین بچالی نہین لگانی چاہیئے۔ کیونکہ جب گھوڑا ٹانگون کو ٹھیک طور پر اُٹھانے کے قابل نہین ہوتا ہے تو بچالی ٹانگون کے گرد اکٹھی ہو کر جانور کو نیچے گرانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس مُلک مین چاولون کی تازہ صفا نالیون سے بہت عمدہ بچھونا ہو سکتا ہے۔

اصطبل کی تبدیلی۔ اگر جانور حرکت کرنے کے قابل ہو تو اُس کو وقتاً فوقتاً دوسرے تھان مین بدلدینا عمدہ تجویز ہے اگرچہ بیمار گھوڑے کے لئے پُر امن جگہ ضروری ہے۔ تاہم جب اُس مین طاقت آنے لگے تو ایسی جگہ مین رکھنا چاہیئے جہانکہ آمد رفت کرنے والی چیزین اُس کو نظر آتی رہین اس سے جانور پر اسٹومِلنٹ اور ٹانک اثر ہوتا ہے۔

ڈوش کرنے کے اوزار۔ سادہ اِنڈیا ربڑ کی نلی اگر پانی کی لوٹی مین یا کسی پیپے مین لگا کر درخت مین لٹکائی جاوے تو موچ اور دماغ کے امراض مین اِس سے آبپاشی کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ اِس کی دھار ایک وقت مین قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رکھ سکتے ہین۔ ہر مرتبہ یہ عمل کرنیکے بعد اُس حصّہ کو خشک کر کے پٹّی باندھ دینی چاہیئے معمولی حالات مین ٹھنڈ کا استعمال دن مین تین مرتبہ کر سکتے ہین مگر زیادہ نہین کرنا چاہیئے۔

مرض سرا

مصنفہ وٹیری نیری کپتان ایچ - ٹی - پییز صاحب پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج

(مترجمہ)

بابو پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور وٹیری نیری کالج

سرا جس کو اُردو مین پھٹیا پھیڑا پھٹنگیا - پورانا اور تی برسہ کہتے ہین - ایک خاص قسم کی تپ نما بیماری ہی جو گھوڑے خچر اور اونٹون مین خود بخود پیدا ہو جاتی ہے - یہ مرض دیگر جانورون مین یا تو بذریعہ سرا کے مریض کے خون کا ٹیکا لگانے یا ایسے مرض کی لاش کا گوشت اور خون کھلانے سے پہنچایا جا سکتا ہے - یہ خون مین ایک چھوٹے حیوانی کرم کے جس کا نام ٹرائی پے موسوما ایونس ہوتا ہے داخل ہونے سے پیدا ہوتا ہے - یہ کرم صرف خوردبین کے ذریعے سے دیکھا جا سکتا ہے - یہ وبائی مرض ہے جو کہ صرف موسم برسات سے کچھ عرصے بعد وقوع مین آتا ہے - یہ عموماً جولائی مین جبکہ بارش شروع ہو چکتی ہے جانورون پر حملہ کرنا شروع کرتا ہے اور جنوری کے بعد کبھی نہین پایا جاتا اگرچہ گدھون اور خچرون مین بعض اوقات فروری مہینے تک بھی مل سکتا ہے - بالکل ایک برساتی بیماری معلوم ہوتی ہے جو کہ بارش بند ہونیکے بعد کچھ عرصہ تک جاری رہتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اِس مین انٹرمی ٹنٹ یاری لیپسنگ قسم کا بخار ہوتا ہے جو کہ مریض جانورون کی طاقت اور قسمون کے لحاظ سے مختلف اوقات تک جاری رہتا ہے اور اسمین مقررہ علامتین ایک دوسرے کے بعد باقاعدہ انجام پاتی ہین

خاص تپ نما علامتون کے علاوہ دیگر علامتین یہ ہین کہ دیزری بل میوکس ممبرین پر
خاص کر اُس جھلّی پر جو ممبرینا نکٹی ٹنس کو غلاف دیتی ہے پی ٹیکیا یا خون کے دھبّے
پائے جاتے ہین ۔ ٹانگون ۔ شیڈ اور شکم اور چھاتی کے نیچے کے حصّون مین اڈیما اور ورم
موجود ہوتا ہے جو کہ سب کیوٹین یس کنک ٹیو ٹیشو مین ایک قسم کے زرد اور چپکیلے مادّے
کے جمع ہو جانے سے وقوع مین آتا ہے جانور کی حالت اور طاقت جلد ضائع ہو جاتی ہے
اگرچہ قریبًا تمام حالات مین ہاضمہ مرض کے تمام دوران مین اچھا رہتا ہے ۔ فی الواقع یہ
بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اِس مرض مین باوجود ایسے تیز بخار ہونے کے کہ ٹیمپیر
چیور ایکسو ۱۰۵ پانچ ہوتا ہے جانور کھاتا رہتا ہے ۔ جہانتک مجھکو یاد ہے تپ نما امراض
مین مین نے گھوڑے مین یہ خصوصیت کبھی نہین دیکھی اوّل اوّل دیزری بل میوکس
ممبرین زرد ہوتی ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد زردی مائل ہو جاتی ہے ۔ اِس کے دوران
مین اوّل سے اخیر تک اینیمیا روز بروز بڑھتا رہتا ہے اگرچہ جانور بہت کھاتا رہتا ہے مگر
روز بروز کمزور اور دُبلا ہوتا چلا جاتا ہے ۔ خون مین پیرے سایٹ یعنی کرم کی موجودگی
مرض کے تمام دوران مین جاری نہین رہتی ۔ اوّل اوّل یہ عمومًا چند ہی ہوتے ہین اور
پھر آہستہ آہستہ یا جلد بڑہتے جاتے ہین اور پورے طور پر بڑھ کر دفعتًا یا رفتہ رفتہ خون مین
سے غایب ہو جاتے ہین کچھ عرصہ تک غایب رہ کر پھر نمودار ہوتے ہین اور اُسیقدر وقفہ
کے بعد پھر انکی تعداد بڑھ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے لئے پھر غایب ہو جاتے ہین ۔ اِن کے
خون مین موجود یا اُس مین سے غایب رہنے کے وقت کی تعداد بہت بے قاعدہ ہے یعنی
ایک سے چھ روز تک ہے لیکن چھ روز کی تعداد بہت غیر معمولی ہے یہ مرض گھوڑون
گدھون خچّرون کتّون اور بلیّون مین بالکل مُہلک ہے موت اکثر اشچن یعنی خون اور طاقت
کے ضایع ہو جانے سے وقوع مین آتی ہے کیونکہ خون آہستہ آہستہ پتلا اور پرورش کے لئے
کمزور ہو جاتا ہے ۔ یہہ مرض سابق خیال کی نسبت بہت عام وقوع مین آتا ہے اور

یہہ مرض بہت عرصہ تک بمبئی اور شمالی مغربی حصہ مین مشہور رہا بہت عرصہ تک دریا سندھ کے کنارے سے نیچے کی طرف کے باشندے اِسکو جانتے رہے۔ ۱۸۹۱ء مین پنجاب کے تیسرے رسالہ مین بمقام اسین متصل راجنپور اِس مرض سے ساڑھے تین سو گھوڑے جان بحق تسلیم ہوئے اپر برہما کی گذشتہ جنگ مین بھی بہت گھوڑے ضائع ہوئے یہ مرض بمبئی۔ برار۔ میرٹھ۔ سہارنپور مظفرنگر۔ بلند شہر۔ آسام اور کچھار مین ہرسال دیکھا جاتا ہی۔ دیگر ملکون مثلاً فارس اور افریقہ مین بھی دیکھا جاتا ہے مین نے اپنے پچھلے سال کے دورہ مین انبالہ اور کرنال کے اضلاع کے چند حصّون مین یہ مرض خود دیکھا تھا کرنال کے ضلع مین ایک استثنائی سے زیادہ مواضعات مین دیکھا گیا ہے اور اسکے سبب سے بہت ہی نقصان ہوا فی الواقع یہہ بہت ہی مہلک اور وبائی مرض اِس ملک کے گھوڑون گدھون اور خچرون مین دیکھا جاتا ہے نیچے ترائی کے ملکون مین خاص کر دریا کے کنارے کے شہرون مین جہانکہ دریا کی طغیانی سے سیلاب رہتا ہے یہ مرض بہت عام دیکھا جاتا ہی اِس طور پر بڑے دریاؤن کے سلسلون کے نیچے کے شہرون مین یہ بہت سخت مرض ہے مثلاً انڈس کا کھادر کرنال کا کھادر۔ کرنال اور انبالہ کی نالی اور پیپلی کی تحصیل اِس مرض سے زیادہ نقصان اُٹھاتی ہین دیگر تمام ترائی کی جگھون مین یہہ مرض دیکھا جاسکتا ہے اور نیز ایسی جگہہ مین بھی پایا جاتا ہی جہانکہ تالاب کا پانی پیا جاتا ہی مثلاً بیکانیر مین

سرا کی قدرتی پیدا ہونیوالی علامتین۔ اِس مرض کا شروع ہونا عموماً چھوٹے چھوٹے نشانات سے معلوم ہوتا ہے یعنی صرف خفیف بخار کے حملون سے پہچانا جاتا ہی اگر بخار کے وقت خوردبین کے ذریعہ خون کا امتحان کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اسمین چند تیز حرکت کرنیوالے کرم جوکہ کارپس کلس مین ایک خاص قسم کی حرکت کا باعث ہوتے ہین موجود ہونگے یہ کرم اگر ایک دفعہ دیکھے ہون تو جلدی نہین بھول جاؤ گے اگر خوردبین کے ذریعہ امتحان نہ کیا جاوے تو گھوڑا چند روز کے بعد ظاہرا تندرست

ہوجائیگا مگر چند روز بعد پھر بیمار ہوجائیگا اور بخار مین مبتلا ہوجائیگا اُسوقت جلد گرم ہوگی اور ٹیمپرچیور اصلی سے بڑھا ہوا ہوگا کنجنک ٹایوا خاص کر وہ جھلّی جوکہ ممبر نسا نکٹی ٹنس کو غلاف دیتی ہے سیاہ سُرخ خون کے دھبّون سے پُر ہوگی پیاس کسیقدر زیادہ اور اشتہا کسیقدر کم ہوتی ہے نیز آنکھون سے اکثر خفیف سا اخراج ہوتا ہے جوکہ بعض اوقات ناک سے بھی ہوتا ہے مرض کے اِس درجہ مین ٹانگونکا ورم اور اڈیما عموماً فیٹ لاک یعنی بانگچی سے ہاک یعنی کھونچ تک نمودار ہوجاتا ہی یہ ورم دبانے سے پُر درد نہین ہوتا یہ ورم رفتہ رفتہ بڑہتا جاتا ہے اور شید اور چھاتی اور شکم کے نیچے کی سطح تک پہونچ جاتا ہے اگر دوسری باری یا بخار کے حملے کے وقت خون کا امتحان کیا جاوے تو اُسمین پیرے سایٹ پائی جائینگی بخار کے اِس دوسرے حملے کے بعد پھر ایسا وقت آئیگا کہ جانور کو بخار نہ ہوگا اور خون مین سے پیرے سایٹ بھی غایب ہوجائینگے اور اِس طرح پر علامات کم دیکھی جائینگی۔ بخار کے درمیانی وقفہ مین میوکس ممبرین پر سے خون کے دھبے کم ہوجاتے ہین اسوقت مین نبض دھاگے کی مانند اور کمزور ہوجاتی ہے بعض حالات مین مرض کے شروع مین جب بخار گھٹ جاتا ہے تو جانور ایسا اچھا ہوجاتا ہے کہ اُسکو بیمار ہرگز نہین کہہ سکتے۔ بخار کا تیسرا حملہ جلد غالب آتا ہے اور تمام علامتین بہت بڑھ جاتی ہین اُسوقت دل کا فعل خراش دار ہوجاتا ہے ورم بہت بڑھ جاتا ہے بخار کے یہ حملے اور مقررہ وقت کے بعد اِسکے وقفے جانور کی حالت کو روز بروز خراب کرتے رہتے ہین۔ مریض بہت ہی دُبلا اور کمزور ہوجاتا ہے یہانتک کہ صرف ڈھانچہ سا دکھلائی دیا کرتا ہے۔ مرض کے ختم ہونیکے وقت یہ معلوم ہوگا کہ جانور بالکل حرکت کرنا نہین چاہتا اور اگر حرکت دیجاوے تو پچھلے حصّون پر قابو نہین پایا جائیگا جیسا کہ پیرے کسیس مین ہوتا ہے بہت سے حالات مین موت سے کچھ دیر پیشتر دِل کا فعل بہت تیز بڑھجاتا ہی اور ہر ایک حرکت کیوقت تمام ڈھانچ ہل جاتا ہے بعض حالات مین جانور آخر کار دفعتًا گر کر مر جاتا ہے اور بعض حالات

مین ڈبلاپن اور کمزوری اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ جانور زمین پر گر کر پھر نہین اوٹھ سکتا اور تھوڑی دیر ہاتھ پیر مار کر مر جاتا ہے بعض حالات مین جانور زمین پر گر جاتا ہی اور بہت سخت تکلیف مین دکھلائی دیا کرتا ہی زور سے ہاتھ پیر مارتا ہے پسینہ آتا ہے اور بیرونی سانس بہت تیز ہو جاتا ہے اِن جھٹکون سے طاقت جلد ضائع ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ تک جانور چپ چاپ لیٹا رہتا ہے مگر جلد ہی پھر ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیتا ہے اور جبتک موت وقوع مین آوے ایسا ہی کرتا رہتا ہے۔

خاص علامتین مفصلہ ذیل ہین۔ بخار کے حملے اور بخار کے وقفے معہ یا بلا پیرے سایٹ کی موجودگی کے پائے جاتے ہین۔ جانور رفتہ رفتہ ڈبلا اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ دیزی ٹل میوکس ممبرین پر خون کے دھبے پائے جاتے ہین ٹانگون شید اور شکم اور چھاتی کے نیچے کے سطح پر پھیلے ہوئے ورم دکھلائی دیتے ہین خون رفتہ رفتہ پتلا ہوتا جاتا ہے اور آخرکار اکزاشچن سے موت وقوع مین آتی ہے گدھون اور خچرون مین اس بیماری کا دوران یکسان ہوتا ہے لیکن اِن جانورونمین ٹانگون کا ورم اکثر نہین بھی دیکھا جاتا اگر کسی سرا کے گھوڑے کے خون کا ٹیکا لگایا جاوے تو بیلون مین بھی یہ بیماری پہونچسکتی ہے اور نیز اُنمین قدرتی واقع شدہ سرا کے حالات بھی دیکھے گئے ہین مگر بیل اس مرض مین مرتے نہین بلکہ بہت عرصے کے بعد اچھے ہو جاتے ہین اونٹون مین لوگ اس مرض کو تی برسہ کے نام سے جانتے ہین یعنی تین سال کی پُرانی بیماری اونٹ والے اِس مرض کو قارورہ کی بو سے شناخت کرتے ہین قارورہ مین سے ایک خاص قسم کی مچھلی جیسی بو آیا کرتی ہے۔ بعض حالت مین اونٹ کچھ عرصہ تک زندہ رہتے ہین۔ کتے دو مہینہ مین مر جاتے ہین کتون کو یہ بیماری سرا کے گھوڑے کے کھانے کے اثر سے ہوتی ہے۔ یہ بیماری گھوڑون گدھون اور خچرون مین بالکل مہلک ہوتی ہے۔

تشریح بعد وفات۔ موت کے بعد کوئی خاص تبدیلیان نہین دیکھی جاتی ہین

اندرونی اعضا مین خون بالکل نہین پایا جاتا بعض تجربہ کارون نے معدہ مین خاص قسم کے گھاؤ دیکھے ہین دِل ہین عموماً اینڈوکارڈیم کے اندر بہت پھیلے ہوئے خون کے دھبے پائے ہین

مرض کا سبب۔ اِس بیماری کا سبب خون مین پیرے سایٹ کرم کا داخل ہونا ہوتا ہے بہت سے تجربہ کار متفق الرائے ہین کہ صرف پانی اور سیلاب زمینون مین نباتات کے سڑنے کے ذریعے پیرے سایٹ خون مین داخل ہوجاتے ہین سیلاب کے بعد جو پانی باقی رہجاتا ہے یا نیچے ترائی کے کول کا پانی اور نیز کوئین کا پانی بھی برسات کے موسم مین خوفناک ہوتا ہے تجربہ سے ہم کو ثابت ہوا ہے کہ معمولی طریقہ مین سرا کا مرض کنٹیجس یعنی متعدی نہین ہے یہ ایک بیمار جانور سے تندرست جانور مین سرا کا خون بذریعہ سب کیوٹین یس ٹیکا لگانیکے پہونچایا جا سکتا ہے اور نیز مریض جانور کا خون پانی مین ملاکر معدہ مین پہونچانے سے بھی یہہ مرض پیدا کیا جا سکتا ہے تندرست جانور کی جلد کو ذرا سا چھیل کر اُس مین پیرے سایٹ سے ملا ہوا خون داخل کرنے سے بھی مرض پیدا ہوسکتا ہے اسلئے اِن سب حالات کو خیال کرکے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ مکھیون کے کاٹنے سے بھی اِس بیماری کے بیمار جانور سے تندرست جانور مین پہونچ جانیکا کسیقدر اندیشہ ہوتا ہے خاص کر ایسے کاٹنے سے جسمین جلد پھٹ جاوے اور نیز یہہ جانکر کہ تھوڑے سے خون کی مقدار بھی اگر نگلی جاوے تو بیماری پیدا کردیگی یہ تحقیق ہے کہ جانور کے اخراج مین اگر خون ملا ہوا ہو تو بذریعہ خوراک یا پانی کے بیماری پیدا کرنے کا سبب ہو سکتا ہے ۔

اِس مرض کا علاج ابتک کام مین نہین لایا گیا ڈاکٹر لنگرڈ صاحب نے صرف دو گھوڑون کو آرسینک اور مرکری کی بڑی بڑی خوراکین دیکر اچھا کیا ہے مگر قریباً تمام حالات مین علاج سے کامیابی نہین ہوتی اِس مرض کے بیمار دیگر جانورون سے علیحدہ کردینے چاہیئین اور مریض جانورون کی لاشین مرنے کے بعد جلا دینی چاہیئین اور جو احتیاط کہ دیگر امراض متعدی مین ضروری ہوتی ہین کام مین لانی چاہیئین اُن گھوڑون کو

جو کہ ایسی جگہ رہتے ہین جہان یہ مرض پھیلا ہوا ہو اِس بیماری سے بچانے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اُن کو عمدہ اصطبل مین رکھو اور عمدہ خوراک و عمدہ پانی دو اور سبز خوراک کسی قسم کی ہرگز مت دو ۔

کیس نمبر ۳۸ کریم کلرڈ سی بی انٹایر ہارس

یہ جانور ۲۳ ۔ اگست ۱۸۹۱ء کو داخل اسپتال کیا گیا ۔ داخلہ کے وقت جانور بہت اچھی حالت مین تھا بال چکنے اور ویزیبل میوکس ممبرین تندرست اور کنجنکٹائیوا پر پی ٹیکیا کا کوئی نشان نہین تھا نبض زور آور اور ریگیولر یعنی باقاعدہ قوت ہاضمہ نہایت عمدہ اور بول و براز کا اخراج جیسا کہ قدرتی طور پر ہونا چاہیئے تھا ٹیمپرچیور بعد دوپہر ۹۸،۶۰ نبض فی منٹ ۳۳ بیرونی تنفس ۱۵ اور خون تندرست تھا

۲۴ ۔ اگست ۱۸۹۱ء کو ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۸،۷ بعد دوپہر ۹۸،۸
خون تندرست ۔

۲۵ ۔ اگست ۱۸۹۱ء کو ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۷،۵ بعد دوپہر ۹۸،۷
خون تندرست ۔

۲۶ ۔ " " کو ٹیمپرچیور ۹۸،۶ بعد دوپہر ۹۸،۸ خون تندرست ۔
بائین رخسارہ پر آنکھ اور نتھنون کے درمیان گھوڑے نمبر ۳۴ کی موت سے ½ ۹ گھنٹہ بعد اُس کے دل سے خون لے کر سب کیوٹین یس ٹیکا لگایا گیا اِس خون مین جانور کی موت کے وقت سرا کے کرم بہت زیادہ موجود تھے ۔

۲۷ ۔ اگست ۱۸۹۱ء کو جانور صاف اور اچھی حالت مین معلوم ہوتا تھا ۔ ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۸،۰۷ اور خون مین سرا کے کرم موجود نہ تھے ٹیمپرچیور

بعد دوپہر ۹۸،۶۵ +

۲۸- اگست ۱۸۹۱ء کو جانور کی حالت سابق دستور ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۸ خون بلا کرم
ٹیمپرچیور بوقت دوپہر ۹۸،۷۴ اور شام کے ۷ بجے ۹۸،۶۸ +

۲۹- 〃 〃 کو جانور کی حالت حسب دستور- مگر ٹیکا لگانیکی جگہ پر روپیہ کی برابر
تھوڑا سا ورم ہوگیا لیکن کنجنک ٹایول ممبرین پر پی ٹیکیا نہین پائے
جاتے تھے ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۸،۰۶ خون بلا کرم ٹیمپرچیور
بعد دوپہر ۹۸،۶۵ +

۳۰- 〃 〃 کو سابق کی نسبت ٹیکا لگانیکی جگہ کا ورم بڑھا ہوا ٹیمپرچیور قبل از دوپھر
۹۸،۰۶ خون بلا کرم- ٹیمپرچیور بعد دوپہر ۹۸،۶۵-

۳۱- 〃 〃 کو جانور کی حالت حسب دستور ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۹۸،۶۷ خون بلا
کرم ٹیمپرچیور بعد دوپہر ۹۸،۷۸ +

یکم ستمبر ۱۸۹۱ء کو جانور صاف معلوم ہوتا ہے ہاضمہ نہایت عمدہ ہے بول و براز
سے تندرست ہین ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۱۰۰،۵ خون بلا کرم ٹیمپرچیور
بعد دوپہر ۱۰۲،۲۷ +

۲- 〃 〃 ٹیکے کی جگہ کا ورم بڑھا ہوا اور چھونے مین کسیقدر تنا ہوا اور ملایم
لیکن کنجنک ٹایول ممبرین پر پی ٹیکیا موجود نہین ٹیمپرچیور قبل از
دوپہر ۹۸،۶۸ خون بلا کرم- ٹیمپرچیور بعد دوپہر ۱۰۰،۳۴-

۳- 〃 〃 ٹیکے کی جگہ پر زیادہ ورم اور ایڈیما- ٹیومر کے چھونے سے کھچاوٹ
اور ملائمت کا معلوم ہونا جاری ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۱۰۴ خون بلا
کرم ٹیمپرچیور بعد از دوپہر ۱۰۰،۴۵ +

۴- 〃 〃 ٹیکے کی جگہ کے ٹیومر کا قد کم نہین ہوا مگر بناوٹ کا تناؤ بیشک کم ہوگیا

اور ہاتھ لگانے سے جانور اتنا درد نہین مانتا جتنا کل مانتا تھا ٹیمپر چیور
قبل از دوپہر ۱۰۱٫۴ خون مین بہت سے کرم موجود ٹیمپر چیور بعد
دوپہر ۱۰۰٫۴۹ +

۵۔ستمبر ۱۸۹۱ء ٹیکے کی جگہ کے ورم کا قد کسیقدر گھٹ گیا۔ کنجنک ٹائیول ممبرین پر
چند خون کے دھبے۔ ہاضمہ نہایت عمدہ اور بول وبراز اصلی ٹیمپر چیور
قبل از دوپہر ۱۰۵٫۸۳ ۔خون مین بہت سے کرم موجود ٹیمپر چیور بعد
دوپہر ۱۰۰٫۵۳ +

۶۔ " " جانور کی حالت غیر متبدل مگر اب کنجنک ٹائیول ممبرین پر خاص کر
ممبرینا نکٹی ٹنس پر خون کے دھبے بہت زیادہ اور سیاہ رنگ کے۔
ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۰٫۴ خون مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور بعد
دوپہر ۱۰۰٫۴۹ +

۷۔ " " جانور کی حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۹۸٫۴ خون
مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۱۰۰٫۵۱ +

۸۔ " " ٹیکے کی جگہ کا ورم بہت ہی کم اور تناؤ بالکل رفع ہوگیا دائین
ممبرینا نکٹی ٹنس پر خون کے دھبے پھیلے ہوے ٹیمپر چیور قبل
از دوپہر ۱۰۵٫۸۷۔خون مین بہت زیادہ کرم ٹیمپر چیور بعد از
دوپہر ۱۰۲٫۲ +

۹۔ " " جانور کا گوشت ضایع ہوتا جاتا ہے خاص کر گلوٹیائی مسلس کے
قریب کا مگر ہاضمہ نہایت عمدہ ہے اور بول وبراز بھی اصلی ہین ٹیمپر چیور
قبل از دوپہر ۱۰۰٫۵۱ خون مین سے کرم غیر حاضر۔ٹیمپر چیور بعد
دوپہر ۱۰۰٫۵۳ +

۱۰۔ستمبر ۱۸۹۱ء گذشتہ ۲۰ گھنٹے سے جانور کھڑا ہوا ہے۔ لیکن اعضاء کے کنارے متورم یا اپڈی میٹس نہین ہین کنجنک ٹائیول ممبرین بھی جیسے کہ چند روز تک تھی اب نسبتًا صفا ہین ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۷ء۹۸ خون مین سے کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۹ء۱۰۰ +

۱۱۔ " " حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۹ء۹۸ خون مین سے کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۷ء۱۰۰ +

۱۲۔ " " کنجنک ٹائیول ممبرین پر بہت سے تازہ خون کے دھبے پائے گئے لیکن جانور کی عام حالت غیر متبدّل رہی ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۶ء۹۸ خون مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور بعد از دو پہر ۹ء۱۰۰ +

۱۳۔ " " جانور کی حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۹ء۱۰۵ خون مین کرم بڑھے ہوئے ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۳ء۱۰۲ +

۱۴۔ " " جانور زیادہ اُجلا۔لاغری زیادہ۔ ہاضمہ بہت عمدہ۔ قارورہ کی مقدار جو ۲۴ گھنٹہ مین خارج ہوئی اصل سے کچھ کم بہت جمی ہوئی لعاب دار اور بہت کھاری ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۵ء۱۰۰ کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۲ء۹۸ +

۱۵۔ " " حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۶ء۹۸ کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۴ء۹۸ +

۱۶۔ " " جانور کی حالت بہت خراب جانور سست ہاضمہ کم قارورہ کم اور ملائی کی مانند بھورے رنگ کا ٹیمپر چیور قبل از دو پہر ۴ء۹۸ کرم خون سے غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دو پہر ۵ء۱۰۰ +

۱۷۔ " " جانور کی حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور ۴ء۱۰۰ خون مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور

بوقت ایک بجے دن ۶۹، ۱۰۴ و بوقت ۵ بجے شام ۴۳، ۱۰۰ +

۱۸۔ ستمبر ۱۸۹۱ء حالت غیر متبدّل مگر قارورہ قدرے زیادہ خارج ہوا ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۸۵، ۱۰۵ خون مین کرم بہت زیادہ ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۷ ٹیمپر چیور بوقت ۵ بجے شام ۸۷، ۱۰۵ +

۱۹۔ " " جانور کل کی نسبت بہتر ہے۔ ہاضمہ بھی بہتر اور قارورہ کی مقدار بڑھ گئی ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۴۷، ۱۰۰ کرم خون سے غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۵۴، ۱۰۰۔

۲۰۔ " " جانور بہتر ہوتا جاتا ہے ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۲، ۹۸ کرم خون سے غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۵۲، ۱۰۰ +

۲۱۔ " " جانور بہتر ہوتا جاتا ہے ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۰۷، ۹۸ کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۴۷، ۱۰۰ +

۲۲۔ " " جانور بہتر کنجنک ٹایول ممبرین سے خون کے دھبے رفع ہوکر اب وہ زرد ہوگئین ہاضمہ نہایت عمدہ ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۵۴، ۱۰۰ خون مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۹۴، ۱۰۵ خون مین کرم بہت زیادہ اسلئے جانور سست اور ہاضمہ ضائع ہوگیا ٹیمپر چیور ۵ بجے شام ۴۲، ۱۰۲ کرم کم ہوتے ہوتے بوقت ۶ ½ بجے شام چند ایک باقی رہ گئے +

۲۳۔ " " رات سے حالت غیر متبدّل ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۲۹، ۱۰۲ چند کرم موجود ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۵۴، ۱۰۰ +

۲۴۔ " " کل کی نسبت کسیقدر بہتر ہاضمہ عمدہ اور فضلہ تندرست ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۴، ۱۰۰ خون مین چند کرم موجود ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۴، ۱۰۴ بوقت ۵ بجے شام ۲۷، ۱۰۲ +

۲۵۔ " " جانور کی حالت صاف طور پر ترقی پر ہے اور وہ زیادہ صاف معلوم ہوتا ہے

ہاضمہ اچھا ہے ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۳، ۱۰۲ خون مین چند کرم کی موجودگی
ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۴، ۱۰۰ +

۲۶۔ستمبر ۱۸۹۱ء بوقت صبح دنیری بل میوکس ممبرین زرد رنگ کی اور نیز اُسکی ریٹنک بھی
زرد رنگ کے ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۶۹، ۹۸ خون مین چند کرم موجود
ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۴۵، ۱۰۰ +

۲۷۔ " " جانور کی حالت غیر متبدل ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۳، ۱۰۲ خون مین بہت سے
کرم موجود ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن کے ۱۰۵ و بوقت ۵ بجے شام ۲۵، ۱۰۲

۲۸۔ " " حالت غیر متبدل ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۶، ۱۰۴ خون مین کرم بہت زیادہ
موجود ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰، ۱۰۴ - اور بوقت ۵ بجے شام ۲۲، ۱۰۲ -

۲۹۔ " " حالت غیر متبدل ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۹۴، ۹۸ خون مین سے کرم غیر حاضر
ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۴۳، ۱۰۰ +

۳۰۔ " " وینری بل میوکس ممبرین کا رنگ ابتک زردی مائل ہے پیرون پر کیسقدر
اڈیما ہو گیا ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۶۹، ۹۸ خون مین بہت سے کرم
موجود ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۴، ۱۰۰ +

یکم اکتوبر ۱۸۹۱ء پیرون پر ورم اور اڈیما زیادہ ہو گیا مگر چھونے سے پر درد نہین معلوم
ہوتے ہاضمہ اچھا ہے اور بول و براز بھی قدرے تندرست ہین ٹیمپر چیور
قبل از دوپہر ۵، ۱۰۰ خون مین کرم بہت زیادہ ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے
دن ۳۲، ۱۰۲ اور بوقت ۵ بجے شام ۴، ۹۸ +

۲۔ " " جانور سست ہے اور خوراک نہین کھاتا - ٹیمپر چیور ۹، ۱۰۴ درجہ تک
بڑھا ہوا اور خون مین کرم بھی بڑھے ہوئے ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۵، ۱۰۴ +

۳۔ " " پیرون کا ورم اور اڈیما زیادہ پھیلا ہوا اور اب سیدھ بھی کیسقدر متورم

ہوگئی ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۲،۲۷ خون مین کرم بڑھے ہوئے ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴،۰۷ اور بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲،۳۴ +

۴۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء ورم اور ایڈیما کا بڑھنا جاری ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۴ خون مین کرم بہت زیادہ ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۵ اور پانچ بجے شام ۱۰۲،۳۲ +

۵۔ " " جانور کسی قدر صاف معلوم ہوتا ہے اور ہاضمہ اچھا ہے اور کنجنک ٹائیول ممبرین پر چند تازہ پے ٹیکیا پائے جاتے ہین ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۰،۴۵ خون مین سے کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد از دوپہر ۱۰۰،۴۵ +

۶۔ " " جانور کی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۰ کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۱۰۰،۴۷ +

۷۔ " " حالت غیر متبدل۔ ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۰،۴۵ کرم غیر حاضر ٹیمپر چیور بعد دوپہر ۱۰۰،۵۰ +

۸۔ " " حالت غیر متبدّل۔ ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۰،۴۷۔ چند کرم موجود ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۲،۲۷ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲ +

۹۔ " " جانور پھر سست ہوگیا اور ہاضمہ کم ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۴،۰۵ کرم بہت زیادہ ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۵،۹ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۴،۷ +

۱۰۔ " " گذشتہ چند دنون تک جانور تین یا چار مرتبہ روزمرہ پیشاب کرتا رہا اور اب اُن کی تعداد بڑھ کر چوبیس گھنٹہ مین ۷ یا ۸ مرتبہ ہوگئی ٹیمپر چیور قبل از دوپہر ۱۰۲،۳۰ کرم خون مین بڑھے ہوئے ٹیمپر چیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴،۱۰ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۴ +

۱۱- اکتوبر ۱۸۹۱ء اب ورم اور اڈیما کا پھیلاؤ بڑھ گیا اور شکم کی سطح کے نیچے بھی پھیلتے جاتے ہین ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۴۰ء ۱۰۰ خون مین کرم بڑھے ہوئے ٹیمپرچیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴ء۱ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۴ء۹ +

۱۲- " " جانور کمزور ہوتا جاتا ہے اور ایڈیما شکم کی سطح کے نیچے تک اور اگلی ٹانگون کے درمیان پھیلتا جاتا ہے پیشاب کا اخراج بہت زیادہ ہوگیا ہے ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۴۵ء ۱۰۰ خون مین کرم بڑھے ہوئے ٹیمپرچیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۲ء۲۷ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲ء۳ +

۱۳- " " حالت غیر متبدل ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۴۹ء ۱۰۰ کرم بڑھے ہوئے ٹیمپرچیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴ء۰۷ اور بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲ء۳۲ +

۱۴- " " جانور بہت کمزور ہوگیا اور اب ایڈیما چھاتی کے سامنے تک پہونچ گیا ہے ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۴۷ء ۱۰۰ ہے کرمون کا خون مین بڑہنا جاری ہے ٹیمپرچیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴ اور بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲ء۳۰ +

۱۵- " " دایان خصیہ بھی متورم ہوگیا ہے اور چھونے سے ملایم معلوم ہوتا ہے ہاضمہ بیقرار ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۵ء ۱۰۰ و بوقت ایک بجے دن ۱۰۰ء۳۰ و بوقت ۵ بجے شام ۱۰۲ء۲۳ خون مین کرمون کا بڑہنا جاری +

۱۶- " " خون کے دھبے بہت پھیلے ہوئے ہین یہانتک کہ دائین آنکھ کی ممبرینا نکٹی ٹنس پر بالکل پھیل گئی ہین - ہاضمہ اچھا ہے پیشاب چوبیس گھنٹہ مین آٹھ مرتبہ ہوتا ہے ٹیمپرچیور قبل از دوپہر ۵ء ۱۰۰ ہے خون مین کرم بڑھے ہوئے پائے جاتے ہین ٹیمپرچیور بوقت ایک بجے دن ۱۰۴ بوقت ۴ ۳/۴ بجے شام جانور گر گیا اور پھر اوٹھنے کے ناقابل ہو کر اپنی دائین جانب پر پڑا رہا - ہاتھ پیر نہین مارتا تھا بوقت ۵ بجے شام ٹیمپرچیور

۱۰۲،۳۰ اور نبض ۹۰ تھی آنکھین پتھرائی ہوئین اور شیشہ کی مانند اور ٹانگین اکٹھی ہوگئین پانچ بجکر چھ منٹ گذرنے پر اگلی ٹانگین دفعتًا سیدھی ہوگئین اور بالکل سخت رہگئین اس کے بعد سر اور گردن کے مسلس کا سکڑاؤ اور سختی ظہور مین آئی پتلیان کسیقدر سکڑ گئین - ۵½ بجکر شام کے بیرونی تنفس فی منٹ ۴۰ تھا اور اُس مین سے بدبو آتی تھی - اِس کام مین پچھلی ٹانگون کا اکڑاؤ معلوم ہوتا تھا یہ حالت کہ موت کے واقع ہونے تک جاری رہی - نبض ۱۲۰ اور ٹیمپریچر ۱۰۴،۱ تھا شام کے پانچ بجکر ۳۴ منٹ گذرنے پر ٹیمپریچر ۱۰۴،۱ نبض ۱۲۸ اور بیرونی تنفس ۴۳ ہوگیا چھاتی سے دو فیٹ کے فاصلہ پر دل کے ابتر فعل کی آواز اچھی طرح پر سن سکتے تھے لیکن کوئی گن گناہٹ معلوم نہین کر سکتے تھے پانچ بجکر ۵۳ منٹ پر بیرونی تنفس بہت اچھی طرح انجام پاتا رہا جو کہ چھ بجے تک جبکہ موت واقع مین آئی جاری رہا +

تشریح بعد وفات بوقت ۶½ بجے شام جسم کسیقدر لاغر ہوگیا ہے ٹانگون مین اور شکم کے سطح کے نیچے سے لیکر اگلی ٹانگون کے درمیان پھیلا ہوا ورم اور ایڈی ما ہے -

دینزی بل میوکس ممبرین اپنی رنگ مین تھورکیس - پلورل کیویٹیز مین رقیق مادہ نہین پایا جاتا اور پلورا چسپید بھی نہین ہے -

پھیپھڑے - پھیپھڑے چھوٹے معلوم ہوتے ہین انکے پچھلے حصون مین ایمفی سیمالون کے لاینزڈ ہوگیا ہے جو کہ دو حصون مین ہے جن مین سے ایک تو دونون عضو کے سرون کے قریب اخروٹ کے قد کے موافق تھیلہ کی مانند ہوا سے پھولا ہوا ہے پلورا کی سطح پر نہ تو خون کے دھبے ہین اور نہ خون کے بھاؤ دیکھے جاتے ہین لیکن اعضا کے چھونے سے بہت سے سخت چونہ کی مانند اجسام ۳/۴ سے نصف انچہ کی لمبائی کے معلوم ہوتے ہین جو کہ

ٹیشوز کے درمیان پڑے ہوئے ہین اِن کو کھولنے سے ٹیشوز کی رنگت زردی مایل سُرخ لیکن اُنکی بناوٹ نارمل معلوم ہوتی ہے پیری کارڈیم کی کیویٹی کو کھولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس مین تین اونس کہربا کے رنگ کا رقیق مادہ شامل ہے اور دِل کی بیرونی سطح پر بہت سے پھیلے ہوئے خون کے بہاؤ دیکھے جاتے ہین ایک دھبا دل کی جڑھ سے اُسکے سرے کی طرف کو بائین کارڈنیری نالیون کے ساتھ اُن کے دونو طرف چوتھائی انچہ کے قریب پھیلا ہوا ہے دونواری کل کی مسکیولر سطح بہت سے گول خون کے دھبّون سے جن کا قطر قریب ۱/۸ انچہ اور رنگ سیاہ ارغوانی سے پُر ہے اور یہ دھبّے اور نیز پھیلے ہوئے خون کے بہاؤ پیری کارڈیم کے وسرل غلاف کے نیچے پائے جاتے ہین دائین آریکل کو کھولنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس مین خون کے چند سیاہ کلاٹ ہین مگر سب اینڈو کارڈیل کے بہاؤ نہین ہین۔ دایان وین ٹریکل سیاہ کلاٹ سے پُر ہے لیکن اُسپر خون کے بہاؤ نہین پائے جاتے یہی حالت بائین وین ٹریکل کی ہے۔ والوز یعنی گذرگاہ تندرست ہین

جگر کا وزن نو پونڈ ۱۵ اونس ہے جسکا رنگ سیاہی مایل بھورا ہے لیکن گلی سنس کیپ سیول کی سطح پر بہت سے گول سبز دھبّے ایک انچہ قطر کے ظاہر ہوتے ہین اِن جگہو نمین کیپ سیول کسیقدر موٹا ہو گیا ہے جو محیط کی نسبت مرکز مین سے زیادہ موٹا ہے جگر کو کھولنے سے ٹیشوز بھی سیاہی مایل بھورے رنگ کے مگر تندرست معلوم ہوتے ہین۔

تلّی کا وزن دو پونڈ نو اونس ہے اور اِس کا رنگ سیاہ ہے اِسکی کیپ سیول کی سطح پر بہت سے چھوٹے سیاہ رنگ کے گول اوبھرے ہوئے دانے دکھلائی دیتے ہین۔ اُنمین سے بہت سونکا قطر اوسط ۱/۴ سے ۱/۲ انچہ تک ہے اور عضو کے گرد کی ٹیشو کے اوپر ۱/۱۲ سے ۱/۴ انچہ تک اُٹھے ہوئے ہین اِسکو کھولنے پر ٹیشو سخت اور تندرست معلوم ہوتے ہین۔

گردے دایان گردہ ایک پونڈ ڈھائی اونس اور بایان ایک پونڈ تین اونس کا ہے کیپ سیول آسانی سے برہنہ ہو جاتے ہین جن کے نیچے کے بہت زرد ٹیشو کھل جاتے

ہین۔ لیکن اِن اعضاء کے بیرونی حصّون پر خون کے دھبّے نہین پائے جاتے ان کو کھولنے پر ٹیشوز زرد رنگ کے لیکن آنکھ سے تندرست معلوم ہوتے ہین۔

معدہ اس کی بیرونی سطح نارمل ہوتی ہے جسکے کھولنے پر اس مین مسادی الہضم غذا معلوم ہوتی ہے اُس کی کیوٹی کیولر یا ولّس حصّے تندرست ہین۔

چھوٹی آنتین۔ ان کی میوکس ممبرین کے سطح پر ادھر اُدھر پھیلے ہوئے چند چھوٹے خون کے دھبّے پائے جاتے ہین لیکن انمین نہ السر ہین اور نہ کرم موجود ہین۔

بڑی آنتین۔ دیکھنے مین تندرست معلوم ہوتی ہین۔

مثانہ۔ اس مین کچھ مقدار رقیق مادہ کی ہے لیکن کھولنے پر خون کے بہاؤ نہ تو اس کی میوکس ممبرین کے نیچے اور نہ اس مین پائے جاتے ہین۔

کیفیت ۔ یہ جانور بہت اچھی حالت مین تھا اور ۲۳۔ اگست سے ۲۶۔ اگست تک زیر نگرانی رہا اور اس عرصہ مین ظاہراً تندرست رہا۔ ۲۶ اگست کو گھوڑے نمبر ۴ کے خون سے ٹیکا لگایا گیا۔ یہ خون اس گھوڑے کے دل سے ساڑھے نو گھنٹہ بعد از وفات لیا گیا تھا اس تاریخ سے ۴ ستمبر تک سوائے اِسکے کہ ٹیکہ کی جگہ پر بہت خفیف سیوریشن تھا اور ۳۔ ستمبر کو ٹیمپریچیور بڑھا ہوا تھا۔ اور خون مین بیماری کی علامت نہین دیکھی گئی لیکن ۴۔ تاریخ کی صبح کو خون مین بہت سے کرم موجود تھے ۷۔ تاریخ کو کرم بھی نہ تھے اور ٹیمپریچیور بھی کم ہوگیا تھا مگر ۸۔ تاریخ کو کرم پھر بہت ہو گئے تھے اور ٹیمپریچیور بھی صبح کیوقت ۱۰۵ء۸ ہوگیا تھا۔ ۹ تاریخ کو ٹیمپریچیور بھی کم ہوگیا اور خون مین کرم بھی نہ تھے۔ اِن کرمون کے اول نمودار ہونے کی تاریخ سے کنجنک ٹایوا پر خون کے دھبّے پائے گئے اور جانور کا گوشت رفتہ رفتہ کم ہوتا گیا۔ ۹ سے ۱۲ تاریخ تک خون مین کرم نہ تھے۔ مگر ۱۲ کو چند تھے اور ۱۳ تاریخ کو بہت سے تھے جسوقت کہ یہ کرم خون سے غیر حاضر ہوتے تھے ٹیمپریچیور بھی کم ہو کر نارمل ہوجاتا تھا اور جب یہ کرم خون مین بڑھتے تھے تو یہ ٹیمپریچیور بھی بڑھ جاتا تھا۔ ۱۴ سے ۱۷ تاریخ تک یہ کرم پھر غیر حاضر رہے اور ٹیمپریچیور

نارمل رہا مگر ۱۷ تاریخ کو چند کرم تھے اور ۱۸ کو بہت سے تھے اور ۱۸ کو ٹیمپر چیور ۱۰۷ ہو گیا۔ ۱۹ تاریخ کی صبح کو کرم پھر غیر حاضر ہو گئے اور ٹیمپر چیور بھی کم ہو کر نارمل رہ گیا مگر ۲۲۔ تاریخ کو فجر کے وقت خون مین چند کرم معلوم ہوتے تھے اور دن کے وقت ٹیمپر چیور کے بہت بڑھجانے پر خون کا دوبارہ امتحان کیا گیا اور کرم بہت معلوم ہوئے۔ ۲۳ کو چند کرم تھے اور ۲۸ تک چند ہی رہے۔ ۲۹ کو یہ کرم خون مین نہ تھے اور ٹیمپر چیور بھی نارمل ہو گیا تھا۔ یکم اکتوبر کو بہت کرم تھے لیکن ٹیمپر چیور بہت نہین بڑھا تھا بلکہ رات کے وقت نارمل تھا۔ ۲ تاریخ کو یہ کرم بہت تھے اور ٹیمپر چیور کسیقدر بڑھ گیا تھا۔ ۳ تاریخ کو کرم بھی زیادہ تھے اور ٹیمپر چیور بھی بڑھا ہوا تھا۔ ۴ تاریخ کو کرم بہت زیادہ تھے اور دوپہر کے وقت بہ نسبت دو سابقہ دنون کے ٹیمپر چیور بھی بڑھا رہا۔ ۵۔ ۶ اور ۷ تاریخ کو کرم موجود نہ تھے اور ٹیمپر چیور نارمل رہا۔ ۸ کو چند کرم تھے اور ٹیمپر چیور کسیقدر بڑھا ہوا تھا۔ ۹ کو کرم بہت زیادہ تھے اور ٹیمپر چیور ۱۰۵٫۸۳ تھا۔ ۱۰ تاریخ کو بہت زیادہ بڑھ گئے اور ۱۶ تاریخ کی شام تک اسی موافق رہے۔ مگر ٹیمپر چیور درمیان ۱۰۰٫۴ و ۱۰۴٫۱۰ کے رہا اور موت کے وقت ۱۰۴٫۰۳ ہو گیا۔

اس کیس کے دوران مین سرا کی معمولی علامتین ظاہر ہو گئین اور موت کے وقت تک بڑھتی رہین جانور رفتہ رفتہ کمزور ہوتا گیا اور ٹانگون شدید اور شکم پر ورم اور اڈیما ہو گیا۔ کنجنک ٹایوا پر خون کے دھبے اور ممبرین زردی مائل معلوم ہونے لگی مگر ہاضمہ تمام دوران مین قریبًا اچھا رہا۔ ۲۵ ستمبر کو گردہ کی بیماری کی علامتین ظاہر ہوئین۔ اور پیشاب مین ریزے معلوم ہوتے تھے جو کہ موت کے وقت تک کم یا زیادہ تعداد مین جاری رہے۔ ۹ اکتوبر تک پیشاب مین ایلکے لاین رہا جو دوسرے دن علیحدہ ہو گیا تھا۔ ۱۱۔ اکتوبر کو خفیف سا ایسڈ اور ۱۲۔ کو ایسڈ اور ۱۳ سے موت کے وقت تک تیز ایسڈ رہا۔

اِس کیس کے خاص حالات مفصلہ ذیل ہین :-

اوّل[۱] یہ کہ خون کا ٹیکہ وفات سے ساڑھے نو گھنٹہ بعد لگا یا گیا جس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ اِتنی دیر کے بعد بھی جانور کی رگون مین خون زہریلا رہتا ہے -

دوئم[۲] یہ کہ اِس مرض کے دوران مین خاص پلٹاؤ رہے اور یہ پلٹاؤ باقاعدہ بھی نہ تھے -

سوئم[۳] یہ کہ اِس مرض کے دوران مین گردہ کی بیماری کی علامتین بھی بڑھ گئین -

چہارم[۴] یہ کہ موت سے سات روز پیشتر تک پیشاب ایلکلے لاین رہا اور بعدہٗ فرداً فرداً نیوٹرل ایسڈ اور اخیر مین تیز ایسڈ ہوگیا -

پنجم[۵] پوسٹ مارٹم کے وقت دل مین طبّی تبدیلیان پھیلی ہوئی دیکھی گئین اور معدہ مین بالکل تبدیلیان نہ تھین اور آنتون مین کرم بھی نہ تھے -

سول وٹیری نیری نوٹس

ترجمہ رپورٹ جناب ہنری ٹی پیز صاحب بہادر دام اقبالہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ

مترجمہ

خان صاحب سید مہتاب شاہ گیلانی لکچرار انائمی فزی الوجی
لاہور وٹیری نیری کالج

پنجاب کے وٹیری نیری اسسٹنٹ

یہ اشخاص جب تعلیم ختم کرنے کے بعد سندین حاصل کرتے ہین تو انکو بالعموم مستند معالج مویشیان یعنی تجربہ کار وٹیری نیری سرجن کے ماتحت کام کرنے اور تجربہ حاصل کرنے کا موقعہ نہین ملتا یہ نقص مدت تک جب کہ مجھکو اِن لوگون سے واسطہ پڑا نمایان طور سے معلوم ہوا۔ طب حیوانات مین یہ امر مسلم ہوچکا ہے کہ اِس علم کے طالب علم کو کچھ مدت تک تجربہ کار معالج حیوانات کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے خواہ اُس نے یورپ کے سب سے اعلے وٹیری نیری کالج ہی مین تعلیم کیون نہ پائی ہو اور خصوصاً یہ امر اُن لوگون کے متعلق جو کہ اِس غرض سے ابتدائی تعلیم علم حیوانات دیسی سکولون مین حاصل کرتے ہین تاکہ

وٹیری نیری سرجنون کے اسسٹینٹ نہین بہت ہی ضروری معلوم ہوتا ہے - یہ فائدہ جو کہ وٹیری نیری اسسٹینٹون کو تجربہ کار اور لائق منتظم اوفیسرون کے ماتحت کام کرنے سے حاصل ہوتا ہے اُن اشخاص کے کام سے بخوبی ظاہر ہی جو کہ فوجی ملازمت کے زمانہ مین کچھ مدت تک فوج کے ہسپتال مین کام کرنے اور عملی تجربہ حاصل کرنے کے بعد استعفاء دیکر اپنی ملازمت اضلاع مین منتقل کر لیتے ہین - بیشک اس امر کا بندوبست کہ طلباء کو سند حاصل کرنیکے بعد عملی طبابت سکھائی جائے موجودہ حالات مین سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ مین افسرونکی کمی اور وٹیری نیری اسسٹینٹون کے کام دیکھنے کا باقاعدہ انتظام نہونیکے باعث بالفعل بہت مشکل ہے آجکل حکام ضلع ایسے اشخاص کو جنکے پاس وٹیری نیری سکول کی سند ہو خود ملازم رکھ لیتے ہین اور ایک وسیع حصۂ ملک کو اُسکے سپرد کر دیتے ہین تاکہ وہ اس ملک مین مختلف متعدی بیماریون کے روکنے کا بندوبست کرے - لیکن حکام موصوف ایسے شخص کی ہدایات کے واسطے کوئی خاص مجموعہ قوانین نہین بناتے اور اُسکو فقط دیسی افسرونکی نگرانی مین سپرد کر دیتے ہین اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ اشخاص اتنے بڑے کام کے سرانجام دینے کی استعداد رکھتے ہین ؟ جہانتک میرا تجربہ ہے مین کہہ سکتا ہون کہ عموماً وہ کسی طرح اتنے کام سرانجام دینے کے لائق نہین اور نہ اُن مدارس کا جہان کہ اُنہون نے تعلیم پائی ہے یہ دعوے ہے -

ان مین دس مین سے نو شخص ایسے ہوتے ہین کہ جنکو ایسے امراض مثلاً رینڈر پسٹ - انتھراکس - پلور - نمونیا - ٹیوبرکیولوسس اور سرا وغیرہ کے دیکھنے کا موقع ہی کبھی نہین ملا اور علمی واقفیت جو اُن لوگون کو فی الحال سکولونمین امراض متذکرہ بالا کی نسبت حاصل ہوتی ہے وہ بہت ابتدائی درجہ کی ہے اور مین اس امر کو کبھی مان نہین سکتا کہ یہ لوگ ان امراض کا جب کبھی موقعہ پڑے بندوبست کر سکین جس سے کہ کامیابی حاصل ہو علاوہ برین چونکہ یہ آدمی بالعموم حکام ضلع کے ماتحت ہوتے ہین اور حکام موصوف

ان باتون سے ناواقف محض ہوتے ہین اسلیئے کام اور بھی بگڑ جاتا ہے اور حکام ضلع ہا وٹیری نیری اسسٹنٹون سے ناممکنات کے حاصل کرنیکی توقع رکھتے ہین سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے مجوزہ قواعد مین ان باتونکا خیال کیا گیا ہے اور اُمید ہے کہ جب وہ قواعد عمل مین آئینگے تو وٹیری نیری اسسٹنٹون کو اعلےٰ التعلیم حیوانات کے افسرون کے ماتحت رکھا جائیگا اور تجربہ کار وٹیری نیری اوفیسر اُنکے کام کا باقاعدہ ملاحظہ کیا کرینگے ایک اور بڑا نقص جو ان لوگون مین پایا جاتا ہے یہ ہی کہ یہ لوگ انگریزی کتابین اور رسالے پڑھنے کی لیاقت نہین رکھتے اور دیسی زبانمین کوئی اس فن کا رسالہ ان لوگونکے استعمال کے واسطے شائع نہین ہوتا اس موقع پر اس امر کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب مین لاہور وٹیری نیری کالج مین پروفیسر تھا تو مین ایک رسالہ طب حیوانات کا ان اشخاص کے فائدے کے واسطے تالیف کیا کرتا تھا جسکا فائدہ عموماً تسلیم کیا گیا تھا۔ لیکن بعدازان جبکہ میرے خدمات پنجاب سے احاطہ بمبئی مین منتقل کئے گئے اور پونا بیٹری آلوجیکل لیبرٹری کے فرائض میرے سپرد کئے گئے تو مین کثرتِ کاروبار کے باعث اس کام کو جاری نہ رکھ سکا لہذا مین نے یہ کام اوّل تو اپنے جانشین کپتان بلینک ان سوپ کو سپرد کرنا چاہا مگر اُنہون نے اس سے پہلوتہی کی بعدازان مین نے چاہا کہ کسی طرح یہ کام سکول کی معرفت جاری رہے یا اسکو ایگری کلچرل ڈیپارٹمنٹ اپنے ذمہ لیکر سرانجام دے مگر کسی نے بھی منظور نہ کیا اگرچہ یہ امر خالی از فائدہ نہ تھا۔ اس وجہ سے وٹیری نیری اسسٹنٹون کے پاس اپنے علم مین باخبر رہنے اور اُسکو ترقی دینے کا کوئی ذریعہ نہین رہا۔ بلاشبہ لاہور وٹیری نیری کالج کے اُستادون نے دیسی زبان مین درسی کتابین تصنیف کرنے کا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ لیکن باوجود اسکے میری رائے مین رسالہ طب حیوانات کا جاری کرنا ضروری ہے تا کہ وٹیری نیری اسسٹنٹونکو بہت سے ضروری امراض کا مفصل حال جو کہ درسی کتابونمین مختصر طور پر بیان کی گئی ہین پڑھنے کا موقع ملے مجھکو سال زیر رپورٹ کے اثناء مین

کئی ایک وٹیری نیری اسسٹنٹون سے ملنے کا موقع ملا ہے بڑی بڑی قابل توجہ باتین جو اِن لوگون کے متعلق مجھکو معلوم ہوئین حسب ذیل ہین :-

(۱) پہلا امر وٹیری اسسٹنٹون کی تنخواہ اور الاؤنس ہے

بلاشبہ ہر ایک ضلع مین اِن لوگون کی تنخواہ اور الاونس مختلف ہے بعض اضلاع مین وٹیری نیری اسسٹنٹون کو اِسقدر قلیل تنخواہ ملتی ہے کہ اُنہین دیکھکر تعجب پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ گذارہ کس طرح کرتے ہونگے اور ایسے لوگ جو اِسقدر قلیل تنخواہ پر اضلاع کی ملازمت اختیار کرتے ہین کبھی مفید نہین ہو سکتے بعض جگہ مثلاً گوڑگانوے مین وٹیری نیری اسسٹنٹ کی تنخواہ پندرہ روپیہ مقرر ہے اور بعض اضلاع مین وٹیری نیری اسسٹنٹ پچاس روپیہ ماہوار بھی لیتے ہین وہ لوگ جو پندرہ روپیہ کے ملازم ہوتے ہین۔ ظاہر ہے کہ کام بھی پندرہ روپیہ ہی کا کرتے ہین اور اِس سے زیادہ کسی صورت مین اُن سے توقع نہین ہو سکتی میرے خیال مین تنخواہ کے درجے مقرر ہونے چاہئین اور ملازمین کو اُنکی خدمت کے زمانہ اور کام کے بموجب ترقی دینی چاہئے۔ فی الحال کوئی ایسا انتظام نہین کہ جس سے ایک وٹیری نیری اسسٹنٹ کو زیادہ کام کرنیکی رغبت ہو جسکا نتیجہ یہ ہے کہ وٹیری نیری اسسٹنٹ فقط عوام الناس کی خوشنودی کے واسطے تھوڑا بہت جسقدر کہ وہ ضروری سمجھتے ہین کام کرتے ہین۔ اور اپنے منصبی فرایض کو کوشش اور جانفشانی سے سرانجام نہین دیتے کیونکہ اُنکو کسی جزا یا سزا کی امید نہین ہوتی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ اگر دیانت اور عمدگی سے کام کرین تو بھی اِنکے لئے کوئی معاوضہ نہین ہے۔ جو اِنہین باقاعدہ کام کرنیکی طرف راغب کرے۔ میرے خیال مین یہ نہایت ضروری امر ہے کہ اِنکی ہدایات کے واسطے قواعد بنین اور اِنکے فرائض منصبی مقرر ہون۔ نیز اِن کے کام کا ملاحظہ باقاعدہ طور پر اعلےٰ تعلیم کے لوگ کرین۔ یہ طریق لدھیانہ مین اختیار کیا گیا ہے اور اِس سے اچھے نتائج پیدا ہوئے ہین۔ مجھے یقین ہے کہ اِن لوگونکی تنخواہ

اور ملازمت کے قواعد سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کی سکیم مین مرتب کیئے جائینگے۔

(۲) ویٹیری نیری اسسٹینٹون کے کام مین جو وہ سرانجام دیتے ہین ایک بڑا نقص اسوجہ سے واقع ہوتا ہے کہ انکو اپنے حکام سے صریح احکام نہین ملتے یعنی حکام ضلع انکو ہدایت اس امر کی نہین کرتے کہ انکو کیا کرنا چاہیئے اور کس طرح کرنا چاہیئے درحقیقت ان لوگونکے کام کی ترتیب اور ملاحظہ ڈسٹرکٹ بورڈ اور حکام ضلع کی طاقت سے باہر ہے بعض اضلاع مین ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ ضلع مین جلد جلد دورہ کرکے راستہ مین جو بیمار ملے اُسکا علاج کرے اور ہر روز مقررہ تعداد دیہات کی ملاحظہ کرکے درج روزنامچہ کرے جسکے بغیر حکام ضلع سے اُسکی رہائی مشکل ہے بعض روزنامچہ اُن لوگون کے جو میرے دفتر مین درج رجسٹر ہونیکی غرض سے آتے ہین فقط نمبردارونکی مُہر سے کالے کیئے ہوئے ہوتے ہین۔ مین نے ایک روزنامچہ پر ایک سَو پچاس ۱۵۰ مہرین گنین لیکن یہ اکثر اسقدر گنجان لگی ہوئی ہوتی ہین کہ انکا پڑھنا اور گننا ناممکن ہوتا ہے۔ ان حالات کو دیکھکر کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو روزانہ پانچ چھ گاؤنکا ملاحظہ کرنا پڑتا ہے۔ اکثر یہ خیال آتا ہے کہ اُسکے وقت کا بڑا حصہ نمبردارونکی تلاش اور روزنامچہ کی خانہ پُری مین صرف ہوتا ہوگا۔ لیکن ان باتون سے ہماری کچھ تسلی نہین ہوتی کیونکہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے کسی گاؤن کے جانورونکی تعداد اور اقسام مویشی جو اُس گاؤنمین موجود ہون پوچھے جائین۔ یا یہ کہ گاؤنمین سانڈ بیل کتنے ہین اور گھوڑونکی کیا تعداد ہے۔ یا یہ کہ ان جانورون مین کوئی مرض ہے یا اور کوئی بات انکے متعلق قابل الذکر ہے تو وہ کچھ بھی جواب نہین دیسکتا دوسرا خیال جو ان واقعات کو دیکھکر پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ لوگ علاج معالجہ کس طرح کرتے ہونگے۔ میری رائے مین اسکا جواب غالبًا یہ ہوسکتا ہے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ لوگون کو جو اپنے مریض جانور اُنکے پاس لاتے ہین علاج بتلا دیتے ہین۔ لیکن کسی صورت مین علاج کا اِس طرح بتلا دینا کافی نہین ہے۔ مثلًا

اختہ کرنیکے عمل مین جو اِن لوگون کا ایک بڑا مدعا ہے مین نہین سمجھ سکتا کہ اِس قلیل عرصے کے قیام مین اختہ شدہ جانورون کا علاج کس طرح ہو سکتا ہے۔ اختہ کرنیکے بعد بلاشبہ معالج کو چند روز ٹھیرنا اور اختہ شدہ جانور کی مرہم پٹی کرنا ایک نہایت ضروری امر ہے۔ مجھکو بڑا تعجب اس امر کا بھی ہے کہ بعض وٹیری نیری اسسٹینٹون کے پاس دوائی نہین ہے اور بعض کے پاس عمل جراحی کے اوزار ہی نہین ہین۔ تاہم اُن سے یہ اُمید کیجاتی ہے کہ وہ ایسی ہی عمدگی سے کام چلائین جیسے کہ وہ لوگ جنکے پاس کل سامان مہیا ہو۔ میری رائے مین اُن وٹیری نیری اسسٹینٹون کے فرائض جو کہ دیہات مین متعدی امراض مثل رنڈرپسٹ کے حملہ کے روکنے کے واسطے بھیجے جاتے ہین مقرر ہونے چاہئین۔ لہذا اس بنا پر مین چند امور جو کہ مناسب معلوم ہوتے ہین آپکی غور کے واسطے پیش کرتا ہون۔ مین آپکو یاد دلاتا ہون کہ زمانہ حال مین کوئی ایسا قانون مقرر نہین ہے جو لوگون پر اِن امراض کے روکنے کا بندوبست لازمی کرے۔ یہ مطلق اُنکی مرضی پر منحصر ہے خواہ وہ اِن امراض کے روکنے کی طرف توجہ کرین یا نہ کرین۔ اور مین اپنے تجربہ سے جہانتک مجھکو اِن لوگون کا ذاتی علم ہے اور جہانتک کہ مین نے ضلع کے افسرون کی زبانی (جو اِن کے حالات سے بخوبی ماہر ہین) سُنا ہے۔ مین کہہ سکتا ہون کہ یہ لوگ مریض جانورون کو تندرستون سے جدا نہین کرتے اور اعتراض کرتے ہین کہ اِس سے کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ اور کسی حد تک اُنکی رائے واجب بھی ہے۔ کیونکہ موجودہ انتظام کے بموجب مریضون کو تندرستون سے علیحدہ کرنے سے انسداد مرض کی بہت کم توقع ہو سکتی ہے مریض جانورونکی علیحدگی سے پورا فائدہ اُن حالات مین ہوتا ہے جب کہ مرض کے ظاہر ہوتے ہی اُسکا پتہ لگ جاوے اور مریض جانورون کو تندرستون سے علیحدہ رکھکر صفائی اور ڈس انفکٹینٹ اشیاء کے باقاعدہ استعمال سے کام لیا جاوے۔ بجاے اِسکے گاؤن مین جب کوئی متعدی مرض پھیلتا ہے تو کچھ

اور یہی دیکھنے مین آتا ہے مثلاً اگر کسی گاؤن مین رنڈرپسٹ (وبا ر مویشیان) ظاہر ہوتی ہے تو کئی روز تک اُسکا ٹھیک پتہ نہین ملتا اور اِس اثنا مین مریض اور تندرست جانور اکٹھے چراگاہ مین بھیجے جاتے ہین اور ایک ہی جگہ سے پانی پیا کرتے ہین اور جب تک کہ کئی ایک جانور مر نہ جائین تو مرض کی کچھ پرواہ نہین کی جاتی اِس طرح شروع مرض سے اُسوقت تک جبکہ مالک مویشیان مرض سے پورے پورے آگاہ ہون اکثر حالات مین ایک دو ہفتہ گذر جاتے ہین اسکے بعد بھی شاذ و نادر وقوع مرض کی اطلاع افسر ضلع کو دیجاتی ہے جو اطلاع پانے پر ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو تلاش کرتا ہے اور ویٹیری نیری اسسٹنٹ جو تحصیل کے کسی حصّہ مین دورہ کر رہا ہوتا ہے۔ افسر موصوف سے یہ حکم پاکر کہ فلان جگہ پر مرض پھیلا ہوا ہے اُسکا انسداد کرو موقع کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ ایک ماہ بعد موقع مرض پر پہنچتا ہے۔ کیا ایسے موقع پر یہ کہنا کہ اسوقت ویٹیری نیری اسسٹنٹ کا ابتدائی مرض سے اتنی مدت کے بعد موقع پر پہونچنا بے سود ہے غلط ہوگا؟ ہرگز نہین۔ اب وہان پہونچکر وہ مریض جانورون کو تندرستون سے جدا کرنیکے انتظام مین مصروف ہوتا ہے۔ اس سے لوگون کو بڑی تکلیف اور تنگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ انتظام بیوقت کیا جاتا ہے اور اس سے فائدے کی کوئی صورت مرتب نہین ہوتی اِسلیے گاؤن کے لوگ آیندہ کبھی کسی متعدی مرض کے حملے کی خبر نہین کرتے اور میری راے مین موجودہ انتظام سے صرف یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت مین مریض اور تندرست جانورون کو جدا رکھنے مین لوگون کو تکلیف ہوتی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس ملک کے باشندے کل کے فوائد کے واسطے متفق ہو کر اکٹھا کام نہین کرتے۔ جو شخص چند جانور رکھتا ہو مریض جانورون کو علیحدہ رکھنے کے واسطے عموماً اُسکے پاس کوئی جگہ نہین ہوتی اور اُس حالت مین اُسکا یہ کہنا بالکل درست اور بجا ہے کہ اگر جانور باہر رکھے جائینگے تو سردی اور گرمی بہ نسبت

مرض کے اُنکی جلد ہلاکت کا باعث ہوگی برفرض اگر اُنکو باہر رکھا بھی جاے تو وہان اُن کا کوئی خبرگیران نہین ہوتا۔ کیونکہ مالک مویشیان اپنے کاروبار مین مصروف ہوتا ہے چونکہ یہ حالت ہے اسلئے ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو لوگ بجاے دوست کے دشمن سمجھتے ہین اور حتی الامکان حسب معمول اُس سے حقیقت پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتے ہین اِس قسم کے امراض کو روکنے اور اُن سے خلاصی پانے کیلئے ایک باقاعدہ اور واقفکار اسٹاف کی ضرورت ہوتی ہے نیز ایک واقف کار اور نکتہ رس افیسر اُسکا نگران حال ہونا چاہیے جو اِن امراض کے پیچیدہ حالات مثلاً انکے اسباب وغیرہ سے بخوبی واقفیت رکھتا ہو بجائے اسکے ضلاع مین جہانتک کہ میرے دیکھنے مین آیا امراض متعدی کے روکنے کا کُل کام ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے ہاتھ مین دیا جاتا ہے اور بغیر اسکے کہ اُسکو کسی طرحکی مدد دیجاوے اُس سے یہ امید کیجاتی ہے کہ وہ امراض متعدی کو روک دے گا۔ ایسے حالات مین جبکہ سب لوگ اُسکے برخلاف اور وہ لوگون کے برخلاف ہوتا ہے اور جو کچھ اُسکی سمجھ مین آتا ہے کرتا ہے۔

اِس موقع پر یہ بھی یاد رہے کہ یہ لوگ (ویٹیری نیری اسسٹنٹ) اِس غرض سے تعلیم دئے جاتے ہین کہ ویٹیری نیری سرجنون کے ماتحت کام کرین اور ہرگز یہ اِس قابل نہین ہوتے کہ اپنی ذمہ وری پر خصوصاً ایسے مواقع پر جہان کسی متعدی مرض کا روکنا مدنظر ہو کام کرسکین میرے اِن الفاظ سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مین اِس کام کے لئے سٹاف کے رکھنے کی سفارش کرتا ہون۔ یا یہ کہ ویٹیری نیری اسسٹینٹون کی تعلیم کو خراب بتلاتا ہون میرا مطلب ہرگز یہ نہین ہے سٹاف کی سفارش کا کوئی موقع نہین ہے اور نہ اِس تدبیر سے حتےٰ کہ امراض مویشی کا کوئی قانون نہ بنے اور لوگ متفق ہو کر اُسمین مدد نہ دین کوئی فائدہ متصور ہے۔ ویٹیری نیری اسسٹینٹون کی تعلیم جہانتک کہ آجکل کے زمانہ مین ممکن ہے اُسمین کوئی نقص نہین ہے۔ پس میرا مطلب اِس بیان سے فقط یہ ہے کہ مین اِس

معاملہ کو بخوبی واضح کردون تاکہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ ایسی باتون (مثلاً امراض متعدی کے نہ روک سکنے) کے الزامات سے بچ جائین۔ جو کہ درحقیقت اُنکی طاقت سے بعید ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈونکے ممبرون کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ اس قسم کے امراض متعدی مریض جانورون کو فقط ہاتھ لگا دینے سے یا ویٹیری نیری اسسٹینٹونکی موجودگی سے روکے نہین جا سکتے اِسلئے اِن واقعات کو مین اُنکے سامنے پیش کرتا ہون۔ تاکہ آگاہ ہوکر اِنکے بموجب ویٹیری نیری اسسٹینٹون کے واسطے قواعد مرتب کرین تاکہ اِن لوگون کے کام مین آیندہ غلطی نہ ہو مویشی کے امراض متعدی کے روکنے کے متعلق چند بہت ضروری امور ہین جنکا اِس موقع پر بیان کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے لہذا اُن کو ذیل مین درج کرتا ہون :۔

(۱) سب سے مقدم اور ضروری یہ بات ہے کہ جب کسی گاؤن مین مرض متعدی نمودار ہو تو اُسکو گرد نواح کے دیہات مین پھیلنے سے روکنے کا بندوبست کیا جائے۔ میرے خیال مین یہ امر اِس طرح ممکن ہے کہ وقوع مرض کی اطلاع فوراً گرد نواح کے دیہات مین دیجائے۔ اور اُن لوگون کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنے گاؤنکے جانورون کو اُس گاؤنکی حدود سے جسمین مرض نمودار ہوا ہے اور موجود ہے دور رکھین اور مطلقاً اپنے جانورونکو اُس گاؤن کے جانورون سے نہ ملنے دین اور نہ اُس گاؤنکی چراگاہ مین جانے دین۔ اور ساتھ ہی اُس گاؤن کے لوگون کو جہان مرض موجود ہے سخت تاکید ہونی چاہئے کہ وہ اپنے جانورون کو سڑکون سے فاصلہ پر اپنے ہی گاؤن کے قریب رکھین۔ اور آوارہ طور پر گرد نواح کی دیہات کی حدود کے قریب نہ جانے دین اور مریضون کو حتی الامکان تندرست جانورون سے علیحدہ رکھین تاکہ وہ تندرست جانورون مین مرض پھیلانے کا باعث نہ ہون میرے خیال مین لوگون کو سڑکون پر جانور چلانے سے روکنا کسی قدر دشوار تو ضرور ہے لیکن ناممکن نہین ہے۔ اور اگر کوشش سے اِس امر کو عمل مین لایا جائے

تو اس سے بہت کچھ بہتری کی اُمید ہوسکتی ہے خصوصاً مرض رنڈرپسٹ (مرض مویشیان) مین جو بالخصوص مُہلک اور متعدی ہے اور جسکا روکنا ہمارا اصلی مدعا ہے۔

(۲) دوسرا امر جسپر ڈسٹرکٹ بورڈ دنکی توجہ کی ضرورت ہے یہ ہے کہ اُن جانورونکی نعشین جو امراض متعدی سے ہلاک ہون دفن کیئے جائین۔ اگرچہ آجکل یہ کہا جاتا ہے کہ اس اصول پر عمل ہوتا ہے مگر حقیقتاً جہانتک میرا ذاتی تجربہ ہے اِس قاعدے پر عمل کرنیکی بجاے ہر موقع پر اِسکے توڑنے کی زیادہ کوشش کیجاتی ہے۔ جب سے چمڑونکی قیمت مقابلتاً بہت بڑھ گئی ہے تب سے باوجود نمبردارونکی کوشش کے چمارون اور نیز بعض حالات مین خود مالک مواشی ہی کو روکنا کہ وہ اپنے جانورونکی جو متعدی امراض سے مرتے ہین کھالین نہ اوتارین اور بھی دشوار ہوگیا ہے۔ چمارون کو اُس خدمت کے معاوضہ مین جو وہ گاؤن مین سرانجام دیتے ہین برداشت غلہ کے وقت زمیندارون سے کچھ مقررہ مزدوری ملتی ہے لیکن اکثر حالات مین چونکہ زمیندار لوگ پورا عوضانہ ادا نہین کرسکتے اِسلئے چمار مردہ نعشون کی کھالین ہی اوتار لینا غنیمت سمجھتے ہین اور چونکہ آجکل اُنکو اس سے بہت کچھ فائدہ ہوتا ہے اِسلئے وہ ہر طرح نعشونکے بے کھال اوتارے دبا دینے مین صدِراہ ہوتے ہین اور بعض حالات مین مالکانِ مویشی اور چمارونکے مابین اس بنا پر سخت لڑائی تک کی نوبت پہونچتی ہے کہ مالک نعش کے دبا دینے پر اصرار کرتا ہے اور چمار اِس سے انکار کرتے ہین۔ درحالیکہ مردہ نعشونکے دبانے مین اِسقدر تکالیف پیش آتی ہین مین ڈسٹرکٹ بورڈونکے لئے یہ کارروائی مناسب سمجھتا ہون کہ وہ ہر ایک گاؤن مین نعشون سے کھال اوتارنے اور سکھانے کے لئے ایک خاص جگہ مقرر کرین۔ میرے خیال مین مرض رنڈرپسٹ سے مرے ہوئے جانورونکی کھالین اوتارنے کی نسبت یہ انتظام کافی ہے کیونکہ اِس مرض کا وائرس دھوپ اور ہوا مین کھلا رکھنے سے فوراً زائل ہوجاتا ہے مگر اِسکے متعلق اِتنا ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ کھالین اوتارنے اور

سکھانے کا مقام گاؤن سے فاصلہ پر ہو اور اُسکے گرد بیری یا کیکر کے کانٹونکی باڑ ہونی چاہیئے اور اِس امر کی احتیاط رہے کہ یہ مقام تالابونکے قریب اور چراگاہ مین مقرر نہ کیا جاوے۔ وہ جانور جو انتھراکس اور بلیک کوارٹر (گولی) سے مرین اُنکی کھالین مطلق نہ اوتارنی چاہئیین اور انکی لغشونکو فوراً دبا دینا چاہیئے کیونکہ یہ مرض رنڈرپسٹ کی نسبت زیادہ خوفناک ہے۔ اگرچہ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے فرایض مقرر کرنا اُنکے افسرون کا کام ہے لیکن تاہم مین اُنکی رہنمائی کے لیئے اس موقعہ پر چند ہدایات کا لکھنا ضروری سمجھتا ہون۔ ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے پاس کچھ دوائی اور جراحی کے اوزار ضرور ہونے چاہئیین۔

(۳) میری رائے مین ڈسٹرکٹ بورڈ ویٹیری نیری اسسٹنٹونکو اِس امر کی تاکید نہین کرتے کہ وہ اپنے اضلاع کے جانورونکی بابت پورا علم حاصل کرین اور ہر وقت اُنکے حالات سے واقف رہین۔ مین نے اپنے دورہ مین ہر ایک ضلع کے ویٹیری نیری اسسٹنٹ پر بخوبی واضح کر دیا ہے کہ مین نے ایک ماہ کے عرصے مین اُنکے اضلاع کے جانورون کے امراض اور دیگر متعلقہ امور سے اُنکے سالہا سال کے تجربے کی بہ نسبت زیادہ علم اور واقفیت حاصل کرلی ہے ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو اپنے ضلع کے جانورون کے متعلق۔ اُنکے امراض نسل اور سانڈون وغیرہ کا پورا علم ہونا چاہیئے۔ اور اِنکو لازم ہے کہ ترقی نسل کشی آپان مین پورا حصہ لین تاکہ اگر اُن سے اُنکے ضلع کے جانورون کی بابت کچھ دریافت کیا جائے تو وہ ہر ایک قسم کی خبر اور اطلاع اپنے ضلع کے جانورونکی بابت دیسکین۔ جن اضلاع مین صرف ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ رہتا ہے اُسکے لئے اِن باتونکا جاننا ضروری ہے لیکن موجودہ حالات مین جو احکام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو ڈسٹرکٹ بورڈ سے ملتے ہین وہ صرف اُنکی تعمیل کر چھوڑتے ہین اور یہ احکام جیساکہ مین نے پیشتر بیان کیا ہے فقط بستیونکے گشت اور روزنامچون پر نمبردارونکی مُہرین لگوانے کے متعلق ہوتے ہین۔ اِن

روزنامچون مین سے بعض کو دیکھکر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے اور جب یہ دیکھنے مین آتا ہے کہ ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ ہر روز تیس گاؤن کا ملاحظہ کرتا ہے اور ایک سو جانورون کا جو مرض رنڈر پسٹ مین مبتلا ہین ملاحظہ کرتا ہے نیز علاج کرتا ہی بڑا تعجب ہے کہ کیا علاج کرتا ہوگا۔ جو شخص ڈاکٹری حیوانات سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہوگا اُسکو یہ انتظام بیشک بہت بیہودہ معلوم ہوگا۔

اگر ڈسٹرکٹ بورڈ میری رائے سے متفق ہون یعنی ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو اضلاع کے خانگی جانورونکے حالات سے پوری واقفیت ہونی چاہیئے تو مین اُنکی غور کے لئے چند تجاویز پیش کرتا ہون کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے روزنامچہ مین ضلع کے جانورون کے حالات مستقل طور پر درج کئے جائین اور اُنکو سوالات ذیل کے جوابات کی طرز مین روزنامچہ کے صفحات پر ترتیب دینا چاہیئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اگر اس تجویز مین تغیر و تبدل کی ضرورت سمجھین تو کرین۔ یہ ضروری ہے کہ آخر کار جو تجویز عمل مین لائی جائے اُسکا عمل درآمد سب جگہ یکسان ہو۔

نسل کشی مویشیان

ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے پاس ایک رجسٹر ہو جسمین کہ وہ اپنی ذاتی تحقیقات جو وہ دیہات مین کرے۔ جانورون کے متعلق حسب ذیل باتین کرے اور اُسے تاکید ہو کہ کوئی بات بلاتحقیق درج رجسٹر نہ کرے۔

جانورون کے متعلق حسب ذیل باتون کا جاننا اور درج کرنا ضروری ہے:۔

(۱) نام گاؤن ——— تحصیل ——— ضلع ——— نشیب ہے یا فراز ———

(۲) گاؤن کسقدر ہے بڑا ہے یا چھوٹا ہے۔

(۳) زمین سیراب ہے یا بارانی۔ چارہ کسقدر پیدا ہوتا ہے۔ آیا اُن جانورون کیلئے جو گاؤن مین موجود ہین علاوہ اُس چرائی کے جو اُنہین میسر ہے چارہ کافی پیدا ہوتا ہے یا نہین

(۴) گاؤن کے متعلق چراگاہ کے واسطے کسقدر زمین ہے۔ آیا گاؤن کے قریب کچھ بنجر زمین جانورون کی چرائی کے لیے مخصوص ہے جہان سال کے کسی حصّہ مین جانور چرتے ہین اور اگر ہے تو وہان چارہ یعنی گھاس کیسا ہوتا ہے۔

(۵) سرکاری بیڑ یا کوئی ذخیرہ اُس گاؤن کے قریب ہے جہان سال کے کسی حصّہ مین جانور چرائے جاتے ہین اور اگر ہے تو سال کے کونسے حصّہ مین وہان جانور چرنیکے واسطے چھوڑے جاتے ہین۔

(۶) پٹواری کے رجسٹر کے بموجب گاؤنمین جانورونکی تعداد کتنی ہے۔ اور یہ تعداد تم اپنے علم کے بموجب یہ تعداد تقریبًا درست ہے یا نہین۔

(۷) گاؤنمین تمھارے خیال کے بموجب مادہ گاوان کی تعداد جو بچہ دینے کے لائق ہین کسقدر ہے۔

(۸) جانور کس قسم اور نسل کے ہین قد و قامت مین بڑے ہین یا چھوٹے اُن کی نسل بھدّی ہے یا عمدہ اُنکو محنت اور تکلیف کی برداشت ہے یا نہین۔

(۹) معمولی جوتنے کے بیلون کے ناپ کیا ہین گمٹ سے پیچھے بیل کی اونچائی کا اندازہ کرو سینے کی گولائی کا اندازہ کرو۔ پیش بازو اور نلی کی ہڈیون کا ناپ لکھو نیز اُن معمولی مادہ گاوان کے جو گاؤن مین موجود ہین بغرض نسل کشی اُنکے قد لکھو۔ بعض گائین باقیون سے عمدہ ہونگی۔ تمہاری رائے مین عمدہ گایونکی تعداد کیا ہے نیز اُنکی اونچائی سینے کی گولائی اور لمبائی کیا ہے۔

(۱۰) مویشی اچھے کام کرنیوالے ہین یا نہین۔ اور گائین کسقدر دودھ دیتی ہین۔

(۱۱) آیا اُسی جگہہ کے پیدا شدہ سانڈ نسل کشی مویشی کے واسطے موزون ہین اور اُنکے بچے زمیندارون کا کام بخوبی دیسکتے ہین۔

(۱۲) کیا عمدہ برہمنی سانڈ بیلونکی تعداد گاؤنمین نسل کشی کے واسطے کافی ہے اور

اگر کافی نہین تو لوگ اپنی گائین نئے کرانیکا کیا بندوبست کرتے ہین اور گاؤنمین عمدہ سانڈ بیلون کی کیا تعداد ہے ۔

(۱۳) لوگون کے خیال مین برہمنی سانڈ بیل کو اوسطاً کسقدر اونچا ہونا چاہئے جوکہ اُنکے مطلب کے لئے مناسب ہو۔ نیز یہ بھی بیان کرو کہ سانڈ بیل کی کونسی شکل وصورت مین کن کن باتونکا ہونا لوگ زیادہ پسند کرتے ہین ۔

(۱۴) کیا گاؤنمین سانڈ بیل کے کھلا چھوڑ دینے کے متعلق کوئی انتظام ہے یا گاؤنمین کوئی ایسا شخص ہے جو بلا مشورہ باقی لوگونکے یعنی گایونکے مالکونکے گاؤنمین سانڈ بیل چھوڑ دینے کا مجاز رکھتا ہے ۔

(۱۵) کیا خراب نسل کے بیل گاؤنمین چھوٹے ہوئے ہین اور کیا وہ نقصان کرتے ہین اور لوگ اِس نقصان کے روکنے کا کوئی بندوبست کرتے ہین یا نہین ۔

(۱۶) لوگ سانڈ بیلونکو بلا مزاحمت زراعتون مین چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیتے ہین یا نہین اگر نہین چھوڑتے تو اُنکے کھلانے اور ورزش کا کیا بندوبست ہے ۔

(۱۷) لوگ کس قسم کی مویشی پیدا کرنا چاہتے ہین کیا اُنکا مدعا دودھ دینے والی گائین پیدا کرنیکا ہے یا زراعت کے واسطے بیل مہیا کرنیکا۔ اُنکو زراعت کے لئے بھاری قد اور بیلونکی ضرورت ہے یا چھوٹے ہلکے بیلونکی ۔

(۱۸) ایک ایسے بیل کے قد وقامت کا بیان کرو جو زمینداروں کی رائے اور اُنکی ضروریات کے مناسب حال ہو ۔

(۱۹) کیا حصار فارم کے پیدا شدہ سانڈ بیل گایونمین چھوڑے ہوئے ہین اگر ہین تو کس کس نسل کے اختلاط سے پیدا کئے گئے ہین داغ کے مطابق بیان کرو اور نیز بتلاؤ کہ لوگ اُنہین پسند کرتے ہین یا نہین ۔

(۲۰) کیا لوگ ان سانڈ بیلون کے بچون کو اپنے سانڈون پر ترجیح دیتے ہین۔ اور

وہ اِن بچون کو اپنے استعمال کے واسطے رکھتے ہین یا بیچ ڈالتے ہین اور آخر الذکر حالت مین اُنکی فروختگی کے واسطے عمر کا کونسا زمانہ مقرر ہے۔ کیا تم اپنی فراست اور اندازے سے یہ کہہ سکتے ہو کہ مقامی سانڈ بیلونکی نسبت یہ بچے جو حصار فارم کے سانڈون سے لئے جاتے ہین اچھے ہین۔

(۲۱) کیا اِس نسل بچون سے اِس گاؤنمین یا قرب وجوار کے دیہات مین کوئی بچہ سانڈ کے مطلب کے لئے چھوڑا ہوا ہے؟ گاؤ یونکا کیا حال ہوتا ہے۔

(۲۲) حصار کے سانڈ بیلون کو کس طرح رکھا جاتا ہے اور اُسکی پرورش کس طرح کیجاتی ہے۔ اِن سانڈون کے بچے گاؤنمین موجود ہین۔ اگر ہین تو اُنکی (جدا جدا نر اور مادین کی) اوسط اونچائی سینے کی گولائی جسم اور نلی کی لمبائی لکھو۔

(۲۳) اگر لوگ حصار کے سانڈ بیلون کو پسند نہین کرتے تو تمہارے خیال مین لوگ آخر کس نسل کا سانڈ پسند کرینگے اور کیا سانڈ بیل کو گاؤنمین معمولی طور سے چھوڑ دینے کی ضرورت ہوگی یا اِس سے بہتر اُسکے واسطے کوئی صورت تھان مین رکھنے کی پیدا ہوسکیگی اور اِس آخر مذکورہ صورت مین وہ کسکی ذمہ وری مین رہیگا۔

(۲۴) کیا جانور گاؤنمین لوگونکی ضروریات سے زیادہ پیدا ہوتے ہین۔ اور اِس صورت مین وہ لوگ فالتو جانورونکو جو اُنکی ضروریات سے زیادہ ہوتے ہین کیا کرتے ہین۔ آیا اُنہین چھوٹی ہی عمر مین بیچ ڈالتے ہین یا ایک دو سال پرورش کرنیکے بعد یا اُس وقت تک پرورش کرتے ہین جبتک کہ پورے جوان ہو جائین۔

(۲۵) اِن جانورون کے بیچنے کے واسطے قرب وجوار مین کوئی منڈی ہے؟ اگر ہے تو اُسکا بیان کرو۔

(۲۶) کیا اِس جگہ ہل جوتنے کے بیل کام کرنیکے بعد جب اُنکی ضرورت نہین رہتی ہے بیچ دئے جاتے ہین اور اگر لوگ ایسا کرتے ہین تو بیان کرو کہ اُنکا ایسا کرنے مین کیا مدعا

ہوتا ہے۔

(۲۷) کونسے چارہ کی قسم کی زراعتین یہان پیدا ہوتی ہین اور سال کے کون حصہ مین چارہ کے لئے اُنکی ضرورت پڑتی ہے۔

(۲۸) کیا اس جگہ کوئی فصل خاص مویشی کے واسطے بوئی جاتی ہے۔ اُسکا نام معہ طریقہ کاشت اور موسم کاشت اور برداشت کے لکھو۔

(۲۹) لوگ مویشیون کے لئے چارہ جمع کر رکھتے ہین اگر ایسا کرتے ہون تو اُس کا بیان کرو اور نیز بتلاؤ کہ گاؤنمین اسوقت چارہ کافی موجود ہے یا نہین۔

(۳۰) کیا لوگون کو کھیتی باڑی کے کامونکے لئے یا دودھ کے واسطے جانورونکی خریدنے کی ضرورت پڑتی ہے؟ اگر پڑتی ہے تو وہ کہان سے اُنکو خریدا کرتے ہین۔

(۳۱) حتے الامکان کوشش سے تحقیق کرو اور ٹھیک ٹھیک بتلاؤ کہ سال کے مختلف زمانون مین کون کونسا چارہ دیا جاتا ہے اور ہر ایک چارہ کی ایک جانور کے لئے مقرر مقدار جو ایک دن اور رات مین دیجاتی ہے بیان کرو۔

(۳۲) جانورون کو عمر کے مختلف زمانون کے بموجب کن نامونسے پکارا جاتا ہے۔

(۳۳) پانی عمدہ اور آسانی سے حاصل ہوسکتا ہے یا نہین۔

(۳۴) تمھاری رائے مین فروخت کے لئے مویشی پالنے اور بچہ کشی کرانے سے کوئی فائدہ ہے یا نہین۔

(۳۵) بیان کرو کہ درمیانہ قد کے جانور (عمر کے مختلف زمانونمین مثلاً چھ ماہ۔ ایک سال۔ دو سال۔ تین سال) کس قیمت پر فروخت ہوتے ہین۔

(۳۶) چھوٹے بچون کو کس عمر مین اختہ کیا جاتا ہے۔ مادین کس عمر مین بچہ دینے لگتی ہے اور سانڈ بیل کس عمر مین کام کے لائق ہوتا ہے۔

(۳۷) تمھاری رائے مین ترقی نسل مویشیان کے لئے کن کن امور کی ترویج ضروری

ہے اور تمھاری رائے مین حصار کے سانڈ بیلونکی متعلق کیا کیا انتظام کرنا چاہیئے۔

(۳۸) گاؤن کے لوگونمین کوئی ایسی بات تمھارے دیکھنے مین آتی ہے جو ترقی نسل مویشیان کے مانع ہو۔

(۳۹) کیا گاؤنمین کچھ لوگ ایسے بھی ہین جنکا پیشہ صرف مال مویشی پالنا ہو۔

مختصر طور پر مال مویشی کے عام انتظام کا بیان کرو

ان حالات کا رجسٹرونمین درج کرنا ایک نئے وٹیرنیری اسسٹنٹ کے واسطے غنیمت ثابت ہوگا۔ ان لوگونکو چاہئے کہ اپنے ماہانہ روزنامچونمین جو انہین ہر مہینے بھیجنے پڑتے ہین۔ اُن امراض کا جنکا کہ انکو علاج کرنا پڑے ہر دو انگریزی اور دیسی نام درج کیا کرین تاکہ ہم مختلف امراض کو (جنمین چند ایک مثلاً لیور فلیوکس۔ سرا۔ بلیک کواٹر۔ ملگ ننٹ سور تھروٹ۔ وغیرہ) فقط ایک نام انتھراکس سے موسوم کئے جاتے ہین جُدا جُدا معلوم کر سکین۔

میری رائے مین جب وٹیرنیری اسسٹنٹ کسی گاؤن کا ملاحظہ کرے تو اُسے لازمی ہو کہ اُس جگہ کے سانڈ بیلون اور گایون کا اپنے روزنامچہ مین حال لکھے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کو اُس سے اطلاع دے اگر کسی گاؤنمین سانڈ بیل موجود نہ ہو تو اُسکی اطلاع دے نیز یہ بھی بیان کرے کہ وہان سانڈ بیل کیون موجود نہین ہے اور یہ بھی بیان کرے کہ گاؤن مین بچہ کشی کے لئے کتنی گائین موجود ہین اور اُنکے لئے سانڈ بیل کی ضرورت ہے یا نہین نیز اُن دیہات کے نام جنمین مختلف امراض ظاہر ہون درج کرنے چاہئین اور ساتھ ہی مردہ جانورونکی تعداد جو مختلف مرضون سے مرین بتلانی چاہیئے۔

بکٹیری۔ آلوجیکل سروے کے کم وبیش پورا کرنے کی غرض سے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے ہر ایک حصہ سے جانورون کی بیماریون کے جو وہان ظاہر ہون نقشہ جات

بھیجے جائیں جس سے مختلف علاقونکی بیماریونکی حقیقت سے ہمکو پوری پوری آگاہی حاصل ہو وہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ جو دیہات مین دورہ کرتے رہتے ہین اس کام کو بخوبی انجام دیسکتے ہین اور انکو گاؤنکے لوگون سے اور اپنے تجربے سے یہ واقعات بہ آسانی معلوم ہوسکتے ہین مگر اوّل مذکورہ بات کے متعلق مین اس موقع پر اتنا جتلا دیتا ہون کہ اگر ویٹیری نیری اسسٹنٹ زمینداروں کو سختی سے مخاطب کرینگے یا بہت سے زمینداروں یا اُنکے نمبرداروں کو ایک جگہ جمع کرکے اُن واقعات کی تفتیش کرینگے اور اس موقع پر خود اپنی جیب سے کاغذ اور پنسل نکال کر اُنکے بیانات لکھینگے تو وہ کبھی زمینداروں سے اصلی واقعات نہ پاسکینگے۔ کیونکہ اِس طرح کی تحقیقات سے یہ لوگ گھبرا جاتے ہین اور ایسے موقع پر وہ کبھی سچ نہین بتلاتے۔ اور نہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو اپنا دوست سمجھتے ہین۔ لہذا جب زمینداروں سے ایسے واقعات معلوم کرنے ہون تو عقل اور ہوشیاری سے کام لینا چاہیے۔ اور معمولی گفتگو کے اثناء مین ایسی طرح سوال کرنے چاہئین جس سے کہ اُنکو کسی طرح کا شک وشبہ نہ ہو۔ اور اگر اِس طرح اُن سے جانوروں کے امراض وغیرہ کے متعلق کسی قدر لاغرضی سے سوال کئے جائین تو وہ یقیناً سچ بتلا دیتے ہین اور عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر زمینداروں سے گذشتہ سال کے امراض کی بابت دریافت کیا جائے تو وہ ٹھیک ٹھیک بتلا دیتے ہین اور گذشتہ زمانے کے امراض کے بتلانے مین ذرا بھی پس وپیش نہین کرتے لہذا میرے خیال مین جب کسی گاؤن مین جانورونکے امراض کے متعلق اِس طرح کی تحقیقات مطلوب ہو تو گذشتہ سال کے واقعات دریافت کرلینے چاہئین اور اِس امر کی تحقیقات کو ذیل کے سوالات کے جوابونکی صورت مین ترتیب دینا چاہیے :-

گاؤن کا نام ———— تحصیل ———— ضلع ————

اُن امراض متعدی کی جسسے گاؤنکے لوگ واقف ہین دونو انگریزی اور دیسی نام (عموماً

ایسے امراض مثلاً رنڈر پسٹ ———— گل گھوٹو یا ملیگ ننٹ سور تھروٹ ————

بلیک کوارٹر ـــــ فٹ اینڈ موتھ ڈزیز ـــــ فلیوکس ڈزیز ـــــ سرا ـــــ اور دیگر متعدی امراض)۔

ہر ایک بیماری کی نسبت بیان کرو کہ وہ کب زمانہ گذشتہ مین گاؤنمین ظاہر ہوئی (خصوصًا ۹۴-۹۵-۱۸۹۶ء کے اثنا مین) اور اُس سے کسقدر جانور تلف ہوئے۔ مین وٹیری نیری اسسٹنٹونکی ہدایت کے واسطے بطور نمونہ ایک رپورٹ کا ترجمہ درج کرتا ہون۔ اور اُمید کرتا ہون کہ اُنکو دیہات کے جانورونکے امراض کے بارہ مین رپورٹ دینے مین مدد ملیگی۔

تحصیل نکوڑ ـــ گاؤن نکوڑ ـــ ضلع سہارنپور ـــ زمین نشیب ـــ حسب ذیل امراض جانورون مین نمودار ہوتے ہین۔

مانڈ ـــ رنڈرپسٹ اِس سال یہ مرض بہت پھیلا ہوا ہے۔ اکتوبر اور نومبر کے مہینونمین دوسو سے زیادہ جانور اِس مرض سے ہلاک ہوئے۔

گل گھوٹو یا گھرارا ـــ ملگ ننٹ سورتھروٹ ۳۰۔ اکتوبر کو نمودار ہوا اور ایک جوان بھینس اِس سے ہلاک ہوئی بلیک کوارٹر ـــ اِس جگہ معلوم نہین۔

کھروایا سیر یعنی فٹ اینڈ موتھ ڈزیز۔ اِس سال موسم برسات مین بہت پھیلی اور ابتک کئی جانور اِسکے سبب لنگڑے چلتے ہین۔ تقریبًا ۱۴۰ جانور اِس مرض سے زایل ہوئے۔

پھیپٹا یعنی سرا ـــ موسم برسات مین نمودار ہوئے اور اِس سے بیس گھوڑے پندرہ گدھے اور بیس خچر ہلاک ہوئے۔

کوئی اور مرض اِس جگہ معلوم نہین۔

اگر ہم اِس طرح ملک کے مختلف حصتون کے امراض کا صحیح صحیح طور پر اندراج کر سکین تو مختلف امراض کے حالات کہ وہ کہانتک پھیلتے ہین ہمپر بخوبی واضح ہو جائینگے۔ اِن جوابون کی ایک نقل سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹر جنرل کے پاس بھیجنی چاہیئے۔

وٹیری نیری اسسٹنٹون کے متعلق ایک اور ضروری بات ہے وہ یہ کہ اُنکے چال چلن

اور ملازمت وغیرہ کا حال باقاعدہ طور پر لکھا جانا چاہیے۔ میری رائے مین اس مطلب کے لئے سب سے بہتر طریق یہ ہوگا کہ ہر ایک وٹیری نیری اسسٹنٹ کے پاس ایک سروس بک یعنی ملازمت کی کتاب جس مین اُنکے چال چلن اور ملازمت کا حال اور مستعفی ہونیکی وجوہات درج کرنی چاہئین۔ آجکل وٹیری نیری اسسٹنٹ کبھی یہان کبھی وہان اپنی ملازمت بدلتے رہتے ہین۔ اور جب اُن مین سے کوئی کسی ایک ضلع مین بدچلنی کے باعث موقوف کیا جاتا ہے تو وہ فوراً دوسری جگہ ملازم ہوجاتا ہے۔ اُنکی ملازمت کے حالات صحیح صحیح کہین کہین درج کرنے چاہئین اور ہمیشہ اُنکا لحاظ کرنا چاہئے مجھکو اپنے دورہ مین یہ امر معلوم ہوا کہ بعض لوگ جو گھوڑے اختہ کرانا چاہتے ہین فقط اسلئے اختہ نہین کراسکتے کہ اُنکو وٹیری نیری اسسٹنٹ نہین ملتا۔ میرے خیال مین وٹیری نیری اسسٹنٹون کی موجودگی اضلاع مین لوگون پر پورے پورے طور سے واضح نہین ہے۔ ہر ایک گاؤن کے نمبردار کو آگاہ کرنا چاہیے کہ جو شخص اپنا جانور اختہ کرانا چاہے اُسکو چاہئے کہ تحصیلدار کو اِس امر کی درخواست دے۔

دورے کے اثناء مین وٹیری نیری اسسٹنٹون کے کام کے متعلق مجھکو یہ حالات معلوم ہوئے ہین اور میری رائے مین ڈسٹرکٹ بورڈ ونکو اِن پر پوری پوری غور کرنی چاہئے۔

گردن کے صدمات اور زخم

مؤلفہ کپتان پیز صاحب بہادر پرنسپل وٹیری نیری کالج

مترجمہ سید سردار شاہ گیلانی

زخم جو فقط چمڑے تک محدود ہون چندان نقصان دہ نہین ہوتے۔مگر زیادہ گہرے پنکچر ڈوونڈ اکثر ضروری اعضا کو ماؤف کرسکتے ہین۔جنکی تفصیل یہ ہے۔مثلاً:۔

(۱) گردن کی فیشیا اور لیگیمینٹم نیوکی کا مضروب اور زخمی ہوجانا۔اور ان حالات مین بھی اگر التیام ہیلنگ بای فسٹ انٹنشن کے قاعدے سے ہو (جس مین بدون پیدائش پیپ اور کھرنڈ وغیرہ کے زخم مین مل جاوے) تو یہ مرض بھی کوئی خطرناک نہین ہوتے۔ مگر جہان سپوریشن یعنی ریم کی پیدائش ہو تو فیشیا اور لیگیمینٹم نیو کی مردار ہونے لگتی ہے۔اور بیجان حصون کی علیحدگی مین بہت عرصہ لگ جاتا ہے۔اور اس تبدیلی کیوقت تازہ پیدا شدہ ٹشو اکثر ضائع ہوجاتے ہین۔اس سے التیام مین سستی اور تکلیف واقع ہوتی ہے۔یہ بات خاصکر پول یعنی گدی مد ہو۔لیگیمینٹم نیو کی اور پاس کے فیشیا کے ماؤف ہونے مین اکثر ہوتی ہین۔جو مزمن قسم کی پیدائش ریم اور ناسور مین ختم ہوتی ہین۔

(۲) گردنکی بڑی خونی نلیون (کیرانڈ آرٹری اور جگلروین) کو صدمہ پہونچنا کیرانڈ آرٹری کو تلوار کے کاٹنے اور نیزہ یا اور نوکیلے اشیا کے چُبھ جانے۔نیز فصد لینے کے وقت جو اوزار استعمال ہوتے ہین۔انکے لگ جانے سے زخمی کیا جاتا ہے۔اس سے مُہلک جریان یا ٹریکیا پر دباؤ پہونچنے کا باعث دم گھٹنا دونون حالتین پیدا ہوسکتی ہین۔جگلروین کے صدمات کم خطرناک ہین۔تاہم اگر رگ بالکل کٹ جاوے تو جریان خون سے

جانور مر جاسکتا ہے۔ اور نیز خونی نالی مین ہوا کے جذب ہونیکا بھی خطر ہے۔ میلے خون کی تیز مستقل دھار چلنے سے جگلر دین کا زخمی ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور اسوقت اسکے کامل طور پر کاٹنے یا رگ کے زخم کے دونو طرف لگیچر لگانیکی ضرورت ہوتی ہے۔ بالائی طرف تو خون کا جریان روکنے کے لئے اور زیرین طرف ہوا کے رگ مین چلے جانیکو روکنے کیلئے کیونکہ یہ باعث ہلاکت ہوسکتی ہے۔ اگر سرخ خون آزادانہ طور پر اور دُفقہ سے خارج ہو تو کیرانڈ آرٹری یا کسی اور بڑی شریان کے زخمی ہونیکا سُراغ ملتا ہے۔ اس حالت مین زخم کا بند کرنا ہی خطرہ نہین مٹا سکتا کیونکہ جریان خون برابر جاری رہتا ہے۔ اور چمڑے کے نیچے جمع ہوجاتا ہے۔ آخر کار ٹریکیا کی پشت پر گذرنے لگتا ہے۔ اور سفوکیشن یعنی دم گھٹنے کا سبب ہوسکتا ہے۔ اسلئے کرانڈ آرٹری پر لگیچر لگانے مین تامل نکرنا چاہیئے جریان خون کے مقام پر چمڑا مین جگلر دین کے متوازی مگر قدرے پیچھے کی طرف شگاف دین۔ اور ڈھیلے کنک ٹیو ٹشو کو اُنگلی سے ایک طرف کردین۔ تب شریان اپنے ظاہرہ جریان یعنی نبض سے پہچانی جاتی ہے۔ اُسے آگے کھینچکر اور ویگس سمپے تھٹیک اور ریکرنٹ نروز سے علیحدہ کرکے دو جگہ پر یعنی زخم کے اوپر اور نیچے ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر لیگچر لگا کر درمیان سے کاٹ دین۔ اس جگہ پر یہ بتلا دینا بھی ضروری ہے کہ کیرانڈ آرٹری کے زخم کے بعض مریضون مین خون ہموار دھار سے چلتا ہے اور دُفقہ یا جھوکے سے نہین چلتا۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ خون گردن کے زخم سے براہ راست باہر نہین بہتا بلکہ چمڑے کے نیچے یا کنکٹیو ٹشو کے جوفو مین بھتا ہے۔ سُرخی خون اور زدر کا جریان البتہ کیرانڈ کا زخمی ہونا ظاہر کرتا ہے۔

(۳۲) بڑے بڑے اعصاب یعنی پٹھے مثلاً ویگس۔ نرو۔ سمپے تھی ٹک نرو اور ریکرنٹ نروز زخمی ہوجا سکتے ہین۔ ویگس زو اور تیز سمپے تھی ٹک نرو اور رنکرنٹ نرو اگر ایک طرف کے مجروح یا مقطوع ہوجادین تو زندگی کو خطر مین نہین ڈالتے۔ مگر لیرنگس کے

مفلوج ہونیکا باعث ہوتے ہین۔ گھوڑون مین اِس قسم کے نقصان کے بعد ہمنے رورنگ
کا نتیجہ بھی دیکھا ہے۔ جب عصب مین صدمہ پہونچ گیا یا صدمہ کا شبہ ہو تو لازمی اینٹی سیپٹک
پیش بندی اور احتیاط کرین کہ انفلامیشن اعصاب مین نہ پھیل جاوے۔

(۴) گردن کے زخم مین کبھی ٹریکیا مین بھی چھید ہو جا سکتا ہے اور گو یہ حالت
تنہا اور براہ راست شاذ و نادر مہلک ہوتی ہے مگر وقتاً فوقتاً خون نرخرہ اور شش مین
بھر کر سفوکیشن یعنی ضیق النفس سے موت واقع ہوتی ہے۔ گردنکے زخم مین ٹریکیا کے نقصان
کے سبب اکثر انفسیما جو اکثر گردن پر دیکھا جاتا ہے۔ ایک قبیح علامت ہے گو فی الحقیقت
خطرناک پیچیدگی نہین ہے ٹریکیا کا زخم ناک کے خون آمیز اخراج اور زخم کے جھاگدار
مواد سے پہچانا جاتا ہے۔ اور نیز زخم کے اردگرد پر انفسیما یعنی ہوا بھر جانے سے بھی۔
ناک سے خون آمیز اخراج۔ کھانسی۔ گلے کا کھڑکھڑانا اور دم لینے مین تکلیف اِس بات کو
ظاہر کرتی ہے۔ کہ ٹریکیا مین بہت مقدار خون چلا گیا ہے۔ جب یہ علامات ظاہر ہون تو
فوراً اُن رگون کو جن سے خون جاری ہو باندہ دین۔ گردن مین خون چھن جانیکے بعد
اکثر ٹریکیا پر دباؤ پڑتا ہے اور دم گھٹنے سے موت دقوع مین آتی ہے اور جہان اسبابت
کے واقع ہونیکا احتمال ہو۔ اگر ہو سکے تو عمل ٹریکیا ٹومی کرنا چاہئے ایسافیگس یعنے
مری کی چوٹ ایسی عام نہین ہے اور اگر ہو تو اکثر گلے کی بائین طرف ہوتی ہے۔ اور زخم
مین خوراک وغیرہ کی موجودگی سے پہچانی جاتی ہے اور گو مہلک نہین ہے مگر بیمار کے
اچھا ہونے مین بہت بڑا عرصہ لگتا ہے۔ ایسافیگس کے زخم کو (پہلے میوکس جہلی کے
کنارے ملا کر اور پھر سکولر کوٹ کو) کیٹ گٹ سوچر سے سی دینا چاہئے۔ اور بیرونی زخم
کو کھلا رکھین اور معمولی زخم کی طرح ڈریس کیا کرین۔ گردن کے نچلے حصہ پر زخم اکثر
گاڑی کے بم لگنے کے سبب پیدا ہوتے ہین اور یہ بہت گہرے اور پھیلے ہوئے ہوتے
ہین چنانچہ شانہ کی ہڈی اور چھاتی کے فیمابین قریب بارہ انچہ تک گہرے چلے جاتے ہین

اور کندھے و چھاتی کی بہت سی بناوٹ کو غارت کر دیتے ہین۔ اور جب پہلے پسلی یا پسلیونکی درمیانی جگہ تک پہونچ جاوے تو اور بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہین۔ اور پسلیون کا فرکچر ہو جاتا ہے۔ زخم اگر فقط عضلاتی بناوٹ مین محدود ہوئے تو چندان خاص توجہ طلب نہین ہوتی اگرچہ اِس سے بھی بسبب پیپ کے گھیرے چلے جانے یا خون مین زہریلے مواد کی سرایت کر جانے سے اکثر مہلک نتائج لاحق ہو جاتے ہین۔ اِس قسم کی ضربات مین زخم کی گھرائی کو پہلے پہل معلوم کرنا بعض دفعہ مشکل ہوتا ہے۔ اِسلئے چند روز تک تشخیص جاری رکھین۔ اگر کوئی پسلی ٹوٹ گئی ہو تو پر یولنٹ پلوراٹیس کے مرض (ذات الجنب جو بسبب پیپ بڑھ جانے کے پیدا ہو) شاذونادر روکی جاتی ہے۔ جلدی سے زخم پر اار یگیشن شروع کر کے متواتر جاری رکھین اور چمڑے و عضلات کے زخم کو کشادہ کر دین تاکہ مواد اور اار یگیشن کے پانیکا اخراج آزادانہ ہو اِس قسم کے عضلاتی زخم بالعموم تسلی بخش اندمال پذیر ہوتے ہین۔ وہ نقصانات جنمین اسٹرنم یعنی استخوان صدر ماؤف ہو خطرناک ہین۔ کیونکہ یہ ہڈی نکروسس یعنی مردار ہونیکو مستعد رہتی ہے۔ اور آسٹرنل فیسچولا یعنی ناسور پیدا کر دیتی ہے۔ جو کبھی اچھا نہین ہوتا۔ اِس پیچیدگی کے روکنے کے لئے زخم کو خوب اچھی طرح صاف کرنا چاہیے اور متواتر ار یگیشن یعنی نطول کسی انٹے سپٹک لوشن کا جاری رکھین یا بار بار دھو ڈالین اور مواد کے خارج کر دینے کے لئے ڈرینیج ٹیوب لگانا یا عمل سیٹن ضروری ہے۔ سروائیکل ورٹبرونکا فرکچر بھی اِس حصے کے نقصانات مین کثیر الوقوع ہے۔ اور گھوڑون مین تنفس کے بند ہونے اور دل کی حرکت رُک جانے سے فوراً موت واقعہ ہوتی ہے مگر پہلے یا آخیر دو سروائیکل ورٹبرونکے فرکچر مین جانور کچھ عرصہ زندہ رہ سکتے ہین۔ آخیری دو فقرونکے فرکچر سے عموماً کندھے کے عضلونکا فالج ہو جاتا ہے۔ ہڈی کے ٹکڑون کے بیجگہ ہو جانے کمر وڑ کے خول مین خون چلنے یا حرام مغز کے انفلامیشن سے

علے العموم موت واقعہ ہوتی ہے۔ تیسرے سے چھٹے فقرے سروائیکل کے فرکچر مین دم گھٹنے سے ہلاکت اکثر جلد وقوع مین آتی ہے۔ کیونکہ ڈائفریگ میٹک نرو جو پانچوین چھٹے اور ساتوین سروائیکل نروسے بنتا ہے اِس کا فعل (ڈایا فرام کو حرکت دینا) بسبب آخیری سروائیکل مہرونکے ٹوٹ جانیکے جلد بگڑ جاتا ہے۔ اِس کا لازمی نتیجہ پردہ ڈایا فرام کے حرکات مین خلل واقعہ ہونیسے اسفکشیا یعنی دم گھٹنا ہے۔ اور فرکچر اگر فقط مہرونکے ابھارون (لیٹرل اور سیوپریر سپائنس پروسسز) تک محدود ہو تو مریض ذیل کی کیفیت جو ہسپتال ہذا کے مطب مین آیا اور جسکی پوری حقیقت ذیل مین درج کیجاتی ہے جو بہت دلچسپ ہے۔

کیس۔ فرکچر آف سروائیکل ورٹبری

سید سردار شاہ گیلانی لیکچرر وہوس سرجن ویٹیری نیری کالج لاہور

آج مورخہ ۵۔ دسمبر ۱۸۹۶ء کو رات کے وقت

ایک راس گھوڑی برنگ کمیت دیسی ملکیت برلٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر بوقت گیارہ بجے شب صاحب موصوف بیل گاڑی پر لدوا کر معالجہ کے لئے شفاخانہ مین لائے۔

برلٹن صاحب رات کیوقت ٹم ٹم پر سوار ہو کر اُسے تیز چلائے جارہے تھے کہ سامنے سے ایک اور گاڑی سے تصادم ہوا۔ اُس گاڑی کا بم صاحب کی گھوڑی کی گردن کے سامنے چھاتی سے کسیقدر اوپر گھس گیا اور گہرا زخم ہوگیا۔ گھوڑی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اُسکے ساز اور تسمے نکال دئے گئے اور اُسکے اُٹھانیکی کوشش کی گئی۔ مگر جانور اُسی طرح بیہوشی کی حالت مین سڑک پر پڑا رہا اور دم لینے مین بھی بہت تکلیف تھی

مگر زخم سے جریان خون بہت کم تھا۔ آخر بیل گاڑی پر سوار کر کے ہاسپٹل مین لائے۔ وہان اپرٹینگ شنڈ مین بچالی پر لٹاکر خوب ہاتھ کی مالش سے اُسکے سارے جسم کو خشک اور گرم کیا گیا اور زخم کا بھی کامل امتحان کیا۔ زخم گہرا (پنکچر ڈ ونڈ) اور گردن کے سامنے بالائی تہائی پر واقعہ تھا۔ جو اندر ٹریکیا کے بائین طرف سے ہوکر دور تک چلا گیا۔ مگر ٹریکیا کو کچھ نقصان نہین پہونچا۔ اور پھر سروائیکل ورٹبرا تک گیا جنکا فرکچر ہو رہا تھا۔ زخم سے منجمد خون کے چھیچڑے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکالکر صاف کیا اور اینٹی سپٹک لوشن سے پہلے پچکاری اور پھر اُسی سے زخم کو دھو دیا گیا اور ڈریس کیا لیکن دوبارہ امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ گہرا زخم چھاتی تک گیا ہے اور گو چھاتی مین چھید نہین ہوا لیکن ضرور صدمہ اسقدر ہوا ہے کہ لنگس بھی مضروب ہو گیا ہے۔

جانور ہلنے چلنے کی طاقت نہین رکھتا اور شدت درد سے سخت تکلیف مین تھا۔ اور دم خراٹے سے لیتا تھا جس سے معلوم ہوا کہ اعصاب گردن کے (غالبًا نیموگیاسٹرک نرو) ماؤف ہوئے ہین۔ بار بار گردن اور اطراف کے جھٹکے اور تناؤ ہوتا تھا۔ اور ڈائفرم کے اسپزم کی علامت بھی ظاہر تھی یعنی جانور ہچکیان لیتا تھا۔ حرارت جسمانی اصلی سے بھی کم یعنی ۹۰ درجہ پر۔ گھوڑے کی زبان کو باہر کھینچ رکھا اور ایک ممبرک ڈرافٹ دیا اور رات بھر اسکی نگرانی کی اور سردی سے خوب محفوظ کیا صبح سویرے ایک اور اسٹیمیولنٹ ڈرافٹ دیا جو ۴ بجے شام تک دو دو گھنٹہ بعد جاری رکھا۔ نیز زخم کو کسیقدر کشادہ کر کے پھر دوبارہ اچھی طرح اینٹی سپٹک لوشن سے ڈُدش کر کے ڈریس کیا۔ اور مریضہ کو دودھ اور رطوبت بیضہ ملاکر ایک ایک گھنٹہ بعد نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہے۔ مگر صبح کو مالک اسپ کو اُسکے بیمار کی لاعلاج حالت سے آگاہ کر دیا گیا ٹیمپرچیور اُسی طرح اصلی سے کم رہا اور صبح کے وقت دم لینے کے وقت خراٹا تو موقوف ہوا مگر پیٹ کو جھٹکا دیکر سانس لیتی تھی اور کمزوری اور بھی بڑھتی گئی۔ دو دفعہ

مریضہ کی کروٹ بدل دیگئی۔ اور دو تو دفعہ بالش کر کے چمڑے اور پائوں نکو خشک کیا گیا۔ رفتہ رفتہ دم لینے مین تکلیف اور بیہوشی بڑھتی گئی۔ اور جھٹکے متواتر آنے لگے اور کمزوری بہت ہوگئی آخر ۴ بجے شام کے مریضہ مرگئی۔

پوسٹ مارٹم امتحان کرنے سے ظاہر ہوا کہ ٹریکیا بائین طرف سے باقی بناوٹ سے بالکل علیحدہ تھا اور نیمو گیاسٹرک نروز جخمی تھا۔ سروائیکل ور بڑا ٹوٹکر ٹکڑے ہوگیا تھا۔ چھاتی کی ہڈی کی بالائی کری (کرینے فارم کارٹلیج) کی دھنی طرف سے بم اندر سقدر گہرا گھس گیا تھا کہ خالی پلورا پھٹنے سے بچ گیا اور باقی بناوٹ سب غارت ہوگئی تھی اور لنگس کا بایان لوتھڑا سامنے سے ماؤف اور بالکل سیاہ ہو رہا تھا اور باقی پھیپڑا تندرست تھا۔ ساری لاش کا خون سیاہ اور نیم منجمد حالت مین تھا۔ اور دل کے بائین ونٹریکل مین سے تھوڑی سی انٹی مارٹم کلاٹ بھی برامد ہوئی۔

سبب موت

صدمہ نخاع اور اعصاب۔ عصب کے ٹوٹنے کے سبب دم گھٹنا۔

سید سردار شاہ گیلانی
لیکچرر ہوس سرجن ویٹیری نیری کالج لاہور

اونٹ مین مرض مُنہ کُھر

کپتان آر پرنگل صاحب آرمی وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ افغانستان

مترجمہ سید سردار شاہ گیلانی

میرے خیال مین یہہ عالمگیر مرض مُنہ کُھر کا اونٹون مین اس سے بہت زیادہ پھیلتا ہے جسقدر کہ عموماً خیال کیا گیا تھا۔ فی الحقیقت میری ملازمت افغانستان سے پہلے جب میری رائے تھی کہ یہ مرض اونٹ مین کبھی نہین ہوئی۔ مگر اب چونکہ ہزارون اونٹ دیکھے اور اُنکو بحالت صحت اور مرض غور سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اب میرا یقین ہو کہ یہ مرض اونٹون مین بھی عام ہے۔ اونٹ کے مُنہ کُھر کے علامات مثل ہاتھی کے گائے بیل کے مُنہ کُھر سے تفاوت رکھتے ہین۔ اور اسکی وجہ تو بیشک یہہ بھی ہو کہ دونو قسم کے جانورون مین ماؤف حصہ (یعنی کھر اور مُنہ دونو) کی ساخت و شکل مین فرق ہے۔ جہانتک مجھے تجربہ ہوا مین کہہ سکتا ہون کہ اونٹ کے کھر بہ نسبت مُنہ کے زیادہ مریض ہوتے ہین (اکثر اور قسم کے جانورون کی نسبت زیادہ) علامات مرض عموماً ظاہر ہوتے ہین اور جو مین نے دیکھے ہین حسب ذیل ہین۔

(۱) جانور کا مُنہ گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اور بخار کی معمولی علامات موجود ہوتی ہین اور جگالی بھی ایسی باقاعدہ نہین ہوتی جیسے اونٹ جفت مین کرتا ہے۔ اکثر بیٹھا رہتا ہے اور اگر کھلا چھوڑ دیا جاوے تو سورج کی طرف سر کو پھیر لیتا ہے۔ اور جسقدر سورج پھرتا جاوے وہ بھی آہستہ آہستہ اپنا چہرہ اُسی طرف کو پھیرتا جاتا ہے۔ چنانچہ صبح سویرے دن چڑھے سے پہلے مشرق کیطرف مُنہ کر لیتا ہے اور آخر شام کو

رو بمغرب ہوتا ہے اور جب دوسری صبح کو دیکھین تو پھر سورج نکلنے سے پہلے اُسکا
چہرہ مشرق کو ہوتا ہے - یہ علامت ہمیشہ موجود ہوتی ہے اور اس سے یہی ظاہر
ہوتا ہے کہ مریض کو بخار ہے - ایک دو روز مین سُم پر قدرے اماس ظاہر ہوتی
ہے اور جانور مریض کھُر کی رفتار سے چلتا ہے - کھُر اپنے سارے سطح (کلفٹ اور
درمیانی شگاف) پر متورم ہو جاتے ہین - تیسرے روز تک اماس زیادہ ہو جاتی
ہے کنارے کے بال کھڑے ہو جاتے ہین - چمڑا چمکدار دکھلائی دیتا ہے اور سارے
کھُر سے پسینہ گرتا ہے - اسوقت مُنہ سے بھی رال گرنی شروع ہوتی ہے - اور اندرونی
جھلی متورم اور سُرخ ہو جاتی ہے - قریب پانچوین روز بہت تعداد چھوٹے چھوٹے
آبلون کی گول دائرہ مین سارے کھُر کے گرد پیدا ہو جاتی ہے اور تلوے کے کنارے
سے قریب ۲ انچ اوپر تک اور کھُر چیری جگہ (کلفٹ) پر یہی حالت ہوتی ہے -
اور مُنہ مین بھی یہی حالت دیکھی جاتی ہے اور اونٹ کے مُنہ کے چھالے بہ نسبت
گائے بیل کے (جو مُنہ کھُر کے مریض ہون) بہت چھوٹے ہوتے ہین - اور بجائے
جھلی کے اُدھڑ پڑنے اور کچی چپٹ نکلنے جھلی آبلون کی صورت مین اُبھر کر
آبلے بالائی نوک سے پھٹ جاتے ہین - اور خراب قسم کے چھوٹے چھوٹے زخم
بنا دیتے ہین - سُم کے بال گرنے لگتے ہین اور چھالے پھٹ کر بڑی مقدار صاف
اخراج کی بہنے لگتی ہے - جو کہ چمڑے کو دور تک خراب کر دیتی ہے - ماؤف حصہ کا
سارا چمڑا اُدھڑ پڑتا ہے اور نیچے سے سُرخ گول چٹین کھُر کے گرد نکل آتی ہین - جو کچھ
فاصلہ سے اِس طرح دکھلائی دیتی ہین کہ جیسے چھوٹے چھوٹے سرخ بیرونکے گچھے
کھُر کے گرد لٹکائے ہوئے ہین - مرض کے اِس درجہ مین مریض اپنے سارے
جوڑونمین درد مانتا ہے اور بخار عموماً ۸ یا ۹ روز مین اُترنے لگتا ہے - خراب قسم
کے بیمار ونمین تلوے کی گدی سب گر جاتی ہے - جس سے مریض لاعلاج ہو جاتا ہے

مگر ایسی حالتونمین بھی زیادہ تر خرابی جانور کے قدرتی افعال کی بندش سے ہوتی ہی اس حالت مین جانور لیٹا یا بیٹھا رہتا ہے۔ اور جب ایک دفعہ اونٹ بیٹھ جاوے تو پھر خواہ کیسی جگہہ پر لیٹا ہوا ہو کسی طرح اُٹھا نہین سکتے اور بجائے اِسکے کہ جنگل مین جاکر سبز چارہ چرے۔ وہ دھوپ کی گرمی مین (اجبکہ گرمی سایہ کے نیچے ۱۱۲ درجہ تک پہونچ جاتی ہے) ننگا پڑا رہتا ہے۔ اور یہ گرمی اور اندرونی حرارت بخار کی ملکر جانور کا خاتمہ کردیتی ہین علاج کے متعلق مین نے وہی طریق اختیار کیا جو گائے بیل کے اسی مرض مین استعمال کرتا رہا۔ اور اِسمین مجھے اونٹ کی اور بیماریون کے علاج کی نسبت زیادہ کامیابی ہوئی۔ اور میرے خیال مین اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم اِس مرض کی بابت جانتے ہین۔ اور دیگر قسم کے جانورون پر تجربہ ہونیکا فائدہ بھی ملتا ہے مگر اور امراض کو جو اکثر اونٹ کو ہوا کرتے ہین ہم اچھی طرح نہین سمجھ سکتے۔ پیرون کے ڈریس کرنیکے لئے کاربالک ایسڈ کو مین نے بہت ہی مفید پایا۔ اور کسی اور اسٹرنجنٹ دوائی مثلاً پھٹکری کے ہمراہ ملاکر مُنہ مین گارگل یعنی غرارہ کرانے کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اور قوۃ بحال رکھنے اور تیز بخار گھٹانے کے لئے چرائتے کا اندرونی استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔

اونٹ مین اِس مرض کو مین نے اِسقدر متعدی نہین پایا جسقدر کہ گائے بیل مین مگر اِسکے متعدی ہونے مین کچھ شک نہین اور مُنہ کے علامات فقط سخت بیماریونمین دیکھے جاتے ہین اور اونٹ کا مُنہ صحت کی حالت مین بھی بہت سی چٹین مختلف جگھونمین رکھتا ہے اور علامات فوراً ظاہر نہین ہوپڑتے اور تندرستی کی حالت مین مُنہ کی چٹونکا سبب جھاڑی کانٹے وغیرہ ہین جن پر جانور چرائی کرتا ہے۔

مین نے دیکھا ہے کہ اگر مریض کی پرورش اچھی کیجاوے تو نتیجہ بھی بہت اچھا ہوتا ہے بہ نسبت اِسکے کہ جو فقط دوائی کے استعمال سے مرتب ہوا رات کو سردی سے

بیمارون کو محفوظ کرنا اور دِن کو بشرط امکان سایہ مین رکھنا اور کھرون کو صاف رکھنا سب سے مقدم ہے۔

گھوڑون مین کیوٹینی اس ہمورج بسبب کرم کے

(منقول از ویٹیری نیری جرنل بابت ستمبر ۱۸۹۰ء)

مرسلہ الیس۔ ایم ویلسن صاحب ممبر رائل کالج آف ویٹیری نیری سرجن آرمی ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کالیپچیڑ

مترجمہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرر لاہور ویٹیری نیری کالج لاہور

مین بڑی خوشی سے ایک نرالی قسم کی جلدی مرض پر ایک ریپورٹ بھیجتا ہون۔ جو کہ مین نے جب سے تیسری رجمنٹ۔ کے۔ او۔ حصار کا ویٹیری نیری چارج لیا ہے دیکھی ہے اور جیسے کہ آپ کو بھی معلوم ہے اس رسالہ کے گھوڑے ہنگیرین نسل کے ہین (یعنی ملک ہنگیری کے) اور عمر مین ۴ سے ۷ سال کے اندر ہین۔ براہِ مہربانی اگر آپ کے جرنل مین جگہ ہو۔ اور نیز اِس ریپورٹ کو اپنے جرنل مین درج فرمانے کے قابل سمجھین تو مین بہت مشکور اور مسرور ہونگا اگر آپ مجھے اِس مرض کی اصلیت اور نام سے آگاہ فرماوین۔

علامات مرض۔ بغیر کسی پیش مائل علامات کے جسم کے مختلف حصّون۔ خاصکر گردن۔ مدھو۔ کندھے۔ اور جانبین پر خود بخود آزادانہ جریان خون شروع ہوجاتا ہے۔ اور جب یہ خون دُھوکر اور بال تراش کر اُس جگہ کو صاف کردیا جاتا ہے۔ تو قریب ½ ایک مربع انچہ کی جگہ پر چار یا پانچ باریک چھید نظر آتے ہین۔ جو بالکل سوئی کے سوراخ کے مشابہ ہوتے ہین۔ اور اِن سوراخون سے خون بڑی آزادی سے

بھتا ہے۔میرے خیال مین یہ خون معمولی تندرست خون کی نسبت منجمد بھی جلد ہوتا ہے۔بعض مریضون مین پہلے روز کے بعد خون بند ہوجاتا ہے۔اور بعض مین ۳ یا ۴ روز تک برابر جاری رہتا ہے اور بعدازان وہ جگہ اچھی ہوجاتی ہے۔اور گو ضروری نہین مگر گاہے ہفتہ کے اندر یا شاید مہینے کے بعد پھر پھوٹ نکلتا ہے میرے خیال مین یہ مرض متعدی نہین۔کیونکہ مین نے اسکو اصطبل کے اکثر تھانون مین دیکھا۔اور حالانکہ اسکے آس پاس کے تھانون مین نہین پایا۔اور نہ ہی ایک تھان مین محدود پایا۔نیز یہ مرض نر و مادہ اور فربہ یا لاغر سب قسم اور حالت کے گھوڑون مین ایکسان ظاہر ہوتا ہے۔

علاج۔مین نے مختلف علاج کیا پہلے لیکسی ٹو یعنی ملینات استعمال کئے۔اور بعدازان ٹانکس یعنی مقویات دی گئی کبھی فقط مقوی دواؤن پر ہی اکتفا کیا گیا۔ اور بیرونی استعمال کے لئے نسخہ ذیل تجویز کیا:۔

نسخہ
- سلفٹ اف زنک .. ایک اونس
- اسٹیٹ اف لیڈ .. "
- صاف پانی .. "

پانی مین حل کر کے متواتر ماؤف جگہ پر لگایا گیا۔اور سرد پانی سے چمڑے کو دھو کر صاف رکھا۔میرا خیال یہ ہے کہ فی الحقیقت وہ گھوڑے جنکا علاج فقط بیرونی استعمال سے کیا گیا۔وہ بھی اسی طرح صحت یاب ہوئے جیسے کہ وہ جن پر اندرونی اور بیرونی دونو قسم کا علاج ہوا۔لہذا اب مین نے اندرونی علاج بالکل چھوڑ دیا ہے اور بشرطیکہ مریض کی جگہ زین یا ساز وغیرہ کی رگڑ کے مقام پر نہو۔مین گھوڑون کا کام بند نہین کرتا۔نیز یہ بھی معلوم رہے کہ مین بیمارون پر کوئی موسمی اثر ہوتا ہوا نہین دیکھتا۔چونکہ میرے پاس خوردبین نہین ہے اسلئے مین خون کا امتحان نہین

کرسکا۔ گھوڑے اپنا پورا کام دے رہے ہین اور روزانہ خوراک حسب ذیل پاتے ہین :-

جئی	۸ پونڈ	فی گھوڑا
چوکر	۱ پونڈ	
خشک گھاس	۱۰ پونڈ	
اِسٹرا	۱۰ پونڈ	

جئی اور چوکر کو قدرے ترکرلیا جاتا ہے۔ اور خشک گھاس کو بھی کچھ مرطوب کیا جاتا ہے۔ مین نے اِسے پہلے نہ انگلستان اور نہ ہندوستان مین یہہ مرض دیکھا ہے۔ اِسلئے اگر آپ اِسمضمون پر کچھ اِشارہ فرمادین تو بتہ دل سے مشکور ہونگا مین نے اِن مریضون کو اگزیما کے نام سے درج رجسٹر کیا ہی۔ اور مینے مسٹر راؤلنڈ صاحب سے بھی جو اِس علاقہ کے مشہور و معروف ڈاکٹر حیوانات ہین مشورہ کیا ہے اور صاحب موصوف بھی فرماتے ہین کہ ہمنے بھی اِس قسم کا کوئی مریض نہین دیکھا ہے۔ اِسلئے میری پختہ راے ہے کہ یہہ مرض یا تو اُن گھوڑون کی نسل سے اور یا اُس ملک سے جس سے وہ لائے گئے ہین خصوصیت رکھتا ہے۔

اڈیٹر = (ڈاکٹر جارج فلیمنگ صاحب)

یہہ مرض جسکی بابت ولسن صاحب نے لکھا ہے ایک عجیب قسم کا ہے اور ہماری رائے مین اِس ملک کے نسل کے گھوڑون مین بالکل نامعلوم ہے۔ ہم نے شمالی حصہ چین مین اِس قسم کے چند مریض گھوڑے جو ہندوستان سے لائے گئے تھے دیکھے ہین۔ مگر ملک شام مین تو بہت تعداد اِس قسم کے مریضونکی دیکھی ہے علامات وہی ہین جو ہمارے معاون (نامہ نگار) نے اوپر بیان کی ہین۔ مریض گھوڑے ظاہرا حالت مین بالکل اچھی صحت مین تھے۔ اور ڈھانچہ کے مختلف حصونپر اچانک چھوٹے چھوٹے ناڈیولز یعنی پھنسی کی طرح او بھار ظاہر ہوجاتے تھے۔

(خاص کر پیٹھ پر) اور جلد اُن سے سُرخ روشن خونکی باریک دھار بہنے لگتی۔ اور دُھوپ مین خون منجمد ہو کر ناڈیولز پر خشک سخت چھلکے کی طرح جم جاتا تھا۔ اور اگر یہ ناڈیولز زین کے نیچے ہون تو پشت کی لاگھ (سور بیک) کا سبب ہوتا تھا۔ بعض دفعہ جریان خون بہت ہوتا تھا۔

سیّد سردار شاہ گیلانی

مذکورہ بالا قسم کے مریض یابو اور بیل راقم نے بھی اپنے مطب مین بہت دیکھے ہین۔ اکثر خراب پرورش پانے اور مرطوب نشیب زمینون مین چرنے اور رہنے والے جانورونمین یہ مرض دیکھے گئے ہین۔ پنجاب کے زمیندار اس مرض کو موہان پھوٹنا بولتے ہین۔ بیلونمین اکثر کندھے اور ہنگا اور گاہے پٹھ پر بھی اس قسم کا جریان دیکھا گیا ہے۔ پہلے جلد پر چھوٹا لچکیلا ٹیومر ظاہر ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اُس سے خون ٹپکنے لگتا ہے۔ جو کبھی تیز دھار مین جاری ہو جاتا ہے اور کچھ دیر جاری رہکر بند ہو جاتا ہے اور اُسکے قریب یا کسی اور حصہ جلد پر سے بہنے لگتا ہے۔ اور جب بہت خون چلے تو مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ لیکن اور کوئی مزاجی علامت نہین دیکھی جاتی جہان سے خون چلتا ہو اُسجگہ ایک باریک سوراخ ہوتا ہے جسمین ایک باریک سفید رنگ کا سوت کی طرح کیڑا ہوتا ہے جس سے بڑی احتیاط سے ناخون یا باریک فارسفس کے ذریعہ باہر کھینچکر نکالا جا سکتا ہے۔ راقم نے چند دفعہ یہ کیڑا ناخون سے پکڑ کر نکالا اور جو طالب علم اُسوقت موجود تھے اُنکو دکھلایا ہے۔ ان کیڑون کے انڈے مرطوب چراگاہونمین موجود ہوتے ہین اور چارہ پانی کے ہمراہ نگلے جاتے ہین اور جانورون کے جسم مین داخل ہو کر دوران خون کے وسیلہ سے مختلف حصّون مین پہونچ جاتے ہین اور وہان اِس قسم کے کیڑے پیدا ہو کر قد مین بڑھتے اور ترقی کرتے ہین۔ اور سطح جسم کی طرف رفتار کر کے چمڑے کو چھید دیتے ہین جس سے جریان خون ہوتا ہے

راقم نے اِن مریضون کو جُلاب دیا اور بعد ازان سفوف گوگرد ۲ تولہ صبح اور شام ۲ دفعہ روزمرہ کھلایا اور جلد پر سے خون پانی سے دھو دیا کوئی بیرونی علاج نہین کیا۔

سید سردار شاہ گیلانی

مویشی مین رحم کا کانچ نکلنا

(پنجابی مین آماس یا مُنگرا)

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن لیکچرر وٹیری نیری کالج لاہور

رحم کا کانچ نکلنا مویشی مین ایک خراب اندیشہ ناک اور عام حادثہ ہے۔ اور جب ایکدفعہ کسی مادہ گاؤ مین یہ علت پیدا ہو جاوے تو اکثر عود کرتی ہے۔ اور جانور اسکے عادی ہو جاتے ہین۔ اسلئے نسل کشی کے قابل نہین رہتے۔ اور علے العموم یہ حالت اچھی قسم کی گائے بھینس مین دیکھی گئی ہے۔ بچہ جننے کے کچھ دن پہلے یا پیچھے جب گائے کے بچہ دان کا مُنہ کھلا اور ڈھیلا ہوتا ہے تو بعض اوقات رحم اسکی راہ باہر اُلٹ پڑتا ہے (بچہ دینے سے پہلے چھوٹا سا کانچ نکلتا ہے۔ مگر بچہ دینے کے بعد سارا رحم اُلٹ پڑتا ہے) اور فرج کے باہر ایک بڑا سا گول سرخ رنگ کا گوشت کا لوتھڑا نظر آتا ہے۔ مگر کانچ کا بڑا یا چھوٹا ہونا رحم کے اُلٹے ہوئے حصے کی مقدار پر منحصر ہے۔ یعنی کبھی تو رحم کا پچھلا تھوڑا سا حصہ اُلٹتا ہے۔ اور گائے کے کھڑے ہونے پر دکھلائی نہین دیتا اور جب بیٹھ جاتی ہے تو فرج کے لبون کے اندر ایک سُرخ گول سا گوشت دار لوتھڑا نظر آتا ہے۔ اِسکو پارشل انورشن بولتے ہین۔ اور جب سارا بچہ دان باہر اُلٹ پڑے تو بہت بڑا حادثہ پیش آتا ہے۔ اور بچہ دان کو پھر اندر دیکر اصلی جگہ پر لانا مشکل ہوتا ہے

اسباب۔ غیر طبعی طور پر بچہ جننا اسقاط حمل کرنا۔ جیر کا رک جانا۔ بچہ کا بے قاعدہ یا جیر کو زور سے کھینچکر نکالنا مریضہ کا سابقہ عادی ہونا۔ رحم اور اس کے بندون کا ڈھیلا ہو جانا۔ صدمات رحم مین زخم اور خراش یا غیر چیز کا موجود ہونا۔ جانور سے بہت مشقّت کرانا وغیرہ۔

علاج۔ جسقدر جلد ہو سکے اُلٹے ہوئے رحم کو اصلی جگہ پر واپس کرنیکی تدبیر کرین ورنہ جسقدر دیر ہو گی رحم متورم ہو کر اور راستہ کے تنگ ہونیکے سبب اندر نہین جا سکیگا۔ مریضہ کو ایسی جگہ پر کھڑا کر کے قابو کرین۔ جہان اسکے اگلے پیر نشیب مین اور پچھلے کسیقدر اونچے ہون۔ پھر کا نچ کو صاف پانی یا کسی ان ٹی سپ ٹک لوشن (اگر یہ نہ ملے تو دودھ اور پانی عمدہ ہے) سے دھو کر صاف کرین۔ پھر اس کو کاربالک آئل یا گلاسیرین آف بلاڈونا سے چُپڑ دین۔ اور اپنے ہاتھ کو بھی صاف کر کے چکنا کر لین اور مٹھی بنا کر کانچ کے درمیان رکھکر اندر کو دباوین۔ اگر کانچ کے اُبھار مین نشیب معلوم ہو تو اِسپر ہاتھ کی مٹھی رکھین۔ ورنہ جو سب سے اونچی اور ابھری ہوئی جگہ ہو اُسے دبا دین۔ اِسوقت تین باتون کا خیال رکھنا عامل کا فرض ہے۔

(۱) کوئی خراب چھیچھڑہ یا میل وغیرہ رحم پر باقی رہ نہ جاوے۔ کیونکہ اگر کسی قسم کی گندگی یا مردار چھیچھڑے رحم کی جھلی پر رہ جاوین۔ اور اسے دھکیل کر اندر کر دیا جاوے تو پھر باہر اُلٹ پڑتا ہے (اِسکی خراش کے سبب)۔

(۲) رحم کو اندر دھکیلنے کے وقت بڑے محتاط رہین۔ کہ اُنگلی وغیرہ سے رحم پھٹ یا چر نہ جاوے کیونکہ پھٹے کٹے رحم کو اگر اندر کر بھی دیا جاوے تو اکثر کامیابی کی توقع کم ہوتی ہے۔

(۳) عامل کے ہاتھ اور لوشن یا پانی وغیرہ خوب صاف ہو جب کوشش سے رحم کو اندر کر دیا جاوے تو اندرونی ہاتھ سے کچھ دیر تک دبا رکھنا چاہئے کہ دوبارہ

نہ نکل آوے - اگر گائے بہت اینٹھے اور پھر کانچ نکالنے کی کوشش کرے تو مضعف اور مخدر دوائین مثل افیون - بلاڈونہ - دہتورہ - کافور - وغیرہ کے استعمال کرین - اور اُسپرٹرس یعنی چھینکا چڑھاوین - اگر عود کا زیادہ خوف ہو تو فرج کے لبون پر فیتہ یا ملایم ڈوری کے ٹانکے لگا دیوین - یہ حادثہ کانچ کا مویشی مین کثیر الوقوع ہے - اور مالکان مویشی کو اس سے سخت نقصان پہونچ رہا ہے - اسلئے وٹیری نیری اسسٹنٹون اور مویشی کے معالجون کو اسکے علاج و تدبیر سے پورا آگاہ ہونا ضروری ہے - اسلئے ناظرین کے ذہن نشین کرنیکے لئے ایک مریض بھینس کی پوری کیفیت ذیل مین درج کرتا ہون :-

پیرو لپسیس لوٹرائی کی مریض بھینس

مورخہ ۱۷ - دسمبر ۱۹۱۶ء کی صبح کو ایک قدآور بھینس سُرخ ملکیتہ جوالا سنگھ زرگر سکنہ لاہور لوہاری منڈی بعارضہ پرولپسیس لوٹرائی علاج کے لئے شفاخانہ مویشیان مین لائی گئی - رحم کامل طور پر باہر اُلٹا ہوا تھا اور جا بجا چھلا ہوا اور زخمی تھا - مالک سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ اس بھینس نے پانچ چھ روز سے بچہ دیا ہے - اور قبل بچہ دینے کے چند روز سے کانچ نکلنی شروع ہوئی - مگر بچہ دینے کے بعد کانچ نکلنے کا دورہ اور بھی زیادہ ہوا - اور نکلی ہوئی کانچ کو واپس چڑھا دیا کرتے تھے - آخر ۱۶ دسمبر کی رات کو تو سارا رحم باہر اُلٹ پڑا اور اسکا واپس چڑھانا دشوار بلکہ قریب ناممکن ہوا - اسلئے دیسی معالجون کی چارہ جوئی کے بعد شفاخانہ مین لائے - مریضہ کو چودہ ۱۴ گھنٹہ ہو گئے ہین جب سے رحم نکلا ہے بہت پریشان اور تکلیف کی حالت مین ہے - کھاتی پیتی کچھ نہین نہ جگالی کرتی ہے اور بار بار اینٹھتی ہے اور بے آرامی ظاہر کر رہی ہے - ہم نے اُسکا حسب ذیل علاج شروع کیا :-

پہلے مریض کو کھڑا باندھ کر قابو مین کیا - اُسکے اگلے اور پچھلے پیرو نمین نہانہ ڈالا اور

صاف سرد پانی کا تریڑہ چھوڑ کر کانچ کو صاف کیا - اور پھر گلاسیرین آف بلاڈونہ سے خوب تر کرکے اسے اندر کرنا شروع کیا - مگر عرصہ سے کانچ نکلا ہوا تھا اور ورم بھی ہوا ہوا تھا - اسلئے اندر نہین جا سکتا تھا - نیز زور سے ہاتھ لگانیکے سبب جہان سے رحم زخمی اور چرا ہوا تھا بہت خون جاری ہوا - اور زخم بھی زیادہ ہو گئے - اور اگر بہت زور اور کوشش سے کچھ حصہ رحم کا اندر دبایا بھی جاتا تھا تو مریضہ اسقدر زور سے اینٹھنا شروع کرتی تھی کہ پھر اسے باہر نکال دیتی - اسلئے لیکوار مارفیہ کا ہیپوڈرمک انجکشن (ران کے اندر) یعنی جلد کے نیچے پچکاری کی گئی اور ایک ڈرینچ کافور (۲ ڈرام) - افیون (۲ ڈرام) - اسپرٹ کلورافارم (ایک اونس) پانی (ایک پائنٹ) دیا - اس سے بھینس کو درد اور اینٹھنے سے کسیقدر آرام ہوا - اور آرام سے لیٹ گئی - لیکن جب رحم کو بمشکل تمام کسیقدر اندر دھکیلا جاتا تو پھر اینٹھنا شروع کر دیتی تھی - اسلئے کلورافارم سنگھا کر اسے بیہوش کر لیا گیا اور اسی اثناء مین رحم پر سرد پانی کی مشک کی دھار چھوڑی گئی - قریب نصف گھنٹہ کے سرد پانی چھوڑنے سے رحم کسیقدر سکڑ گیا اور اسکا حجم کم معلوم ہونے لگا اور پھر جریان خون بھی ہوا اس سے بھی رحم قدرے ہلکا ہو گیا - اب بھینس کی کمر اور پٹھے کے نیچے پجالی کی بڑی سی گدی بنا کر اسے اونچا کر رکھا اور ایک مددگار کے ذریعہ رحم کو اٹھوا رکھا - اور اسکے درمیان مین (جہان چنڈدار بناوٹ تھی) دہنے ہاتھ کی مٹھی رکھکر اندر کو دبانا شروع کیا - اور ہر طرح احتیاط کی گئی کہ رحم اور زیادہ نہ پھٹے - رفتہ رفتہ بہت تکلیف اور مشکل سے رحم اصلی جگہ پر چلا گیا - اور چونکہ مریضہ بالکل بیہوش تھی اس سے عمل مین بہت سہولت ہوئی اور عامل بآرام کامیاب ہوا - اس موقعہ پر یہ بھی بتلا دینا ضروری ہے کہ مریضہ کو پہلے ایک اونس کلورا فارم سنگھایا گیا اور پھر تا اختتام عمل ہر بیس گھنٹہ کے بعد ۲ ڈرام کلورافارم ڈالتے گئے اور قریب

۱۵ منٹ کے اندر بالکل بیہوش ہوگئی۔ میرے خیال مین اسقدر جلدی کامل بیہوش ہونا اسلئے تھا کہ پہلے اچھی مقدار لیکوار فارفیہ کی پچکاری جلد کے نیچے دیگئی تھی۔ اور ایک مخدر نسخہ اندر بھی پلایا گیا تھا۔ رحم کو اندر داخل کرنے مین اسقدر مشکل پیش آئی کہ ایک دفعہ تو مایوس ہوکر اسکے کاٹنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ لیکن پھر اس خطرناک عمل جراحی کو بے سود خیال کرکے مکرر سہ کرر کوشش سے کامیابی ہوگئی۔ جب دو گھنٹہ کی محنت سے رحم اندر چلا گیا تو فرج کے لبون پر چار ٹانکے فیتہ کے لگائے گئے بھینس کو کھڑا کرکے چمڑے کا ٹرس یعنی چھینکا لگا دیا گیا۔ اور چند روز تک ملائم خوراک (آش گندم السی و دودھ) دیگئی۔ اور دو دفعہ روزمرہ نسخہ ذیل دیا گیا:۔ افیون ۲ ڈرام۔ کافور ۲ ڈرام۔ پیور کاربالک ایسڈ ایک ڈرام پانی ایک پائینٹ۔ اور رحم مین ۳ دفعہ روزمرہ پرمنگینیٹ آف پوٹاشس لوشن کی پچکاریان کی گئی۔ تیسرے روز دو ٹانکے دلوا کے نکال دئے۔ اور چند روز کے بعد باقی ٹانکے اور ٹرس بھی علیحدہ کردئے۔ مریضہ بالکل شفایاب ہوئی۔

رحم کے سابقہ اور نیز اثنار عمل جراحی کے زخمون سے یہہ خوف تھا کہ مٹروپرٹیونائٹس یا سپٹک کیمیا کے مرض کا ہونا اغلب ہے لیکن عمدہ تدبیر اور صفائی کا نتیجہ یہہ ہے کہ کسی قسم کا کوئی خراب نتیجہ پیش نہین آیا۔ بلکہ مریضہ نہایت جلد صحت مین ترقی کرکے شفایاب ہوگئی۔ پس ناظرین کو یاد رکھنا چاہئے کہ عمل جراحی خواہ کسی قسم اور کسی مقام پر ہو صفائی کی اشد ضرورت ہے۔ صفائی سے یہہ مقصود ہے کہ عامل اور اسکے مددگارون کے ہاتھ۔ اوزار۔ سامان ضروری۔ لوشن۔ ڈریسنگ۔ وغیرہ بالکل صاف اور پاک ہون اور کسی قسم کا میل کچیل نہ لگنے پاوے۔ ہم نے رحم کے چڑھانیکے وقت کاربالک لوشن کی دھار عامل کے ہاتھون اور رحم پر برابر جاری رکھی اور بار بار کاربالک آئل سے ان کے ہاتھ اور رحم کے زخمون کو چکنا کرلیا

کرتے تھے۔ تاکہ کسی قسم کا خراب مادّہ یا ہاتھون کا میل زخم مین سرایت نہ کر جاوے۔

سید سردار شاہ گیلانی

ہوس سرجن ولیکچرر ویٹیری نیری کالج لاہور

بروکن ہارن - مویشی مین

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ویٹیری نیری کالج لاہور

مویشی مین سینگ کا ٹوٹ جانا ایک بڑا خراب حادثہ اور اسکے علاج کرنے اور شفا حاصل کرنے مین بہت تکلیف ہوتی ہے اور اکثر باوجود عمدہ علاج اور تدبیر کی کامیابی نہین ہوتی اسکی وجہ فقط یہی نہین کہ یہ حادثہ لاعلاج ہے بلکہ زیادہ تر وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس قسم کے مریضون مین فیصدی ساٹھ ستر مریض ایسے ہوتے ہین جنکے سینگ کی گلّی عرصہ تک مریض رہکر مردار ہو جاتی ہے اور اُس کا مردار کھوپری کی ہڈیون تک پہونچ جاتا ہے اور سینگ کی جڑ سے ایک یا چند چھید ہوکر سخت بدبودار بدرنگ قسم کا اخراج باہر ہوتا رہتا ہے اور سینگ بالکل نیچے جھک جاتا ہے لیکن بالکل علیحدہ ہو کر گر نہین جاتا اِسلئے ناواقف زمیندار اُسی لاعلاج سمجھ کر سینگ کو علیحدہ نہین کرتے بلکہ ابھی سینگ کے دوبارہ جُٹ جانے اور اچھے ہو جانیکی امید مین علاج معالجہ جو کچھ کہ اُن مین مروّج ہے جاری رکھتے ہین اور آخیر پر جب کچھ فائدہ نہین دیکھتے تو شفاخانہ مین لے آتے ہین۔ جہان سینگ کو اور نیز اُسکے گلے کے مریض اور مردار شدہ جڑ کو کاٹ کر علیحدہ کیا جاتا ہے لیکن چونکہ مرض دور تک گھیرے چلا جاتا ہے۔ اِسلئے شفا بہت دھیمی اور کبھی مطلق نہین

ہوتی۔ گویا اسباب سے وہ لاعلاج ہوجاتے ہین جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ ورنہ حقیقت مین اگر وقوع مرض کے ابتدائی درجہ مین شفاخانہ مین یا کسی مستند ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے علاج کراوین تو اکثر اچھے نتیجے کی امید ہوسکتی ہے۔ دوم اس قسم کے مریض جنکے سینگ بسبب صدمہ یا چوٹ کے دفعتہً ٹوٹ جاوین۔ یہ بہ نسبت اوّل مذکورہ مریضون کے کسیقدر کم تکلیف دہ اور جلد اندمال پذیر ہوتے ہین۔ لیکن انمین بھی قباحت یہی ہوجاتی ہے کہ مالک اُنکا پہلے اپنا دیسی اور جاہلانہ علاج شروع کرتے ہین اور جب تھکگر علاج سے عاجز نہ آجاوین اور کچھ فائدہ نہ دیکھین تب شفاخانہ مین لاتے ہین۔ اُسوقت یا تو ایک خراب قسم کا ناسور اور بہت بڑے بڑے مریض چھیچڑے پیدا ہوجاتے ہین اور کھوپری کے استخوان ماؤف ہوجاتے ہین۔ جانور بہت لاغر اور کمزور ہوجاتا ہے اور ہڈی سے مرض پھیل کر آنکھ تک پہونچ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ مریض کو ہلاک کردیتا ہے۔ اس مرض مین ابتدا سے انتہا تک یہ پیچیدگیان پیدا ہوتی ہین۔

(ا) وقوع حادثہ کے بعد جریان خون۔ اگر سینگ سارا ٹوٹکر علیحدہ ہوجاوے تو خون بہت چلتا ہے۔ اُسے جلد بند نہ کیا جاوے تو جانور کو کمزور اور ناتوان کردیتا ہے۔ اسلئے اسکے بند کرنیکی تدبیر جلد کرنی چاہئے زمیندار تو بال اور گوبر یا مٹی کو ملاکر زخم سینگ اور جوف مین بھروتیے اور اوپر میلی کچیلی پٹی باندہ دیتے ہین جس سے گو اُسوقت خون بند ہوجاتا ہے لیکن زخم گندہ ہوکر سڑاند شروع ہوجاتی ہے اور بال زخم سے سخت چمٹ جاتے ہین اور جب اُنکو علیحدہ کیا جاوے تو پھر جریان شروع ہوجاتا ہے۔ مناسب تدبیر یہ ہے کہ باریک سن یا لوٹکی گدی کسی ٹھنڈی انٹے سپٹک لوشن سے تر کرکے (ہمنے کئی دفعہ ڈائیلوٹ اسپٹک ایسڈ مین بھگو کر بھی پٹی لگائی ہے) زخم پر رکھکر اوپر دباؤ دیکر پٹی باندھ دینی چاہئے۔

(۲) زخم کو کھلا رکھا جاوے تو مکھی کے بیٹھنے سے وہان کرم پڑ جاتے ہین۔ اور زخم کو اور خراب کر دیتی ہین۔

(۳) مریض قسم کے انگور بہت بڑے بڑے اُبھر جاتے اور بہت سے سطح کھوپری کو گھیر لیتے ہین۔ اسکا سبب زخم کا میلاپن۔ خراب میلے پانی سے دُھونا۔ یا ناموافق اور خراب قسم کا ڈریسنگ استعمال کرنا اور انہین اسباب کے روکنے سے یہ بات بھی رُک جاتی ہے۔

(۴) کھوپری کی ہڈیون اور سائنسز کا بیمار ہونا۔ اور اگر مرض کی ترقی جاری رہے تو ڈھیلا چشم اُس طرف کا بھی نیچے کو دب جاتا اور رفتہ رفتہ مریض اندھا اور آنکھ برباد ہو جاتی ہے اور اگر عمدہ تدبیر علاج کیجاوے تو زخم آہستہ آہستہ تنگ ہوتا جاتا ہے بیرونی طرف ایک کرخت سینگ کی قسم کا چھلکا موجود رہتا ہے اور اندر نرم بناوٹ کے انگور پیدا ہوکر زخم کے جوف کو رفتہ رفتہ بھر دیتے ہین اور اوپر کھرنڈ آجاتا ہے۔ کبھی روک کے سبب سینگ کے جوف کا مواد نیچے فرنٹل سائنس کی طرف خارج نہین ہو سکتا۔ اسلئے جوف مین بھرا رہتا ہے وہ جلد التیام نہین ہونے دیتا اُسوقت اگر فرنٹل سائنس مین بذریعہ آلہ ٹریفائن سوراخ کردیا جاوے تو اخراج نیچے کو جاری ہو جاتا ہے اور زخم اچھا ہونے لگتا ہے۔

جسقدر جانور کے سینگ بڑے ہون اُسیقدر حادثہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اور جسقدر سینگ چھوٹے ہون اُسیقدر شفا کی اُمید زیادہ ہوتی ہے۔ نیز یاد رکھو کہ یہ حادثہ اکثر بڑے سینگ کے گائے بیل مین بسبب کثرت موقعہ چوٹ کے زیادہ دیکھا گیا ہے۔ اس ملک کے زمینداروں مین عام رواج ہے کہ وہ اپنے گائے بیل کو بجائے اسکے کہ نکتہ یا تلیارہ سے یا گلے مین رسا ڈالکر باندھین اکثر اُنکے سینگونکے گرد رسا باندھ دیتے ہین اور اس سے جانور قابو مین بھی اچھی طرح ہو جاتا ہے اور

رسَہ نکل نہین سکتا۔ سینگ کی جڑ پر (جہان وہ کسیقدر نرم اور چمڑے سے ملتا ہے) رسَہ کی متواتر رگڑ شروع ہو جاتی ہے جس سے سینگ گھِسنا شروع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دونو سینگو نکے بیرونی طرف ایک گھیری گہسر پیدا ہو جاتی ہے۔ جب سینگ کا بالائی سخت چھلکا گھس جاتا ہے تو اُسکی نرم بناوٹ اور نیز اندرونی استخوانی گلی پر (سینگ کی گلی کھوکلی بناوٹ کی اور خونی رگون سے پُر ہوتی ہے) دباؤ اور رگڑ پہونچنے سے وہان پر جلن اور خراش شروع ہو جاتی ہے اور اس سبب سے جانور مریض سینگو نکو اکثر کھٹکٹاتے رہتے اور کھجلاتے رہتے ہین۔ لیکن اسوقت بھی اُنکی خبرگیری کوئی نہین کرتا اور رسّا برابر ہوتا رہتا ہے۔ حتے کہ ہڈی گلّی کی بالکل مریض ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہان پر مواد پیدا ہونے لگتا ہے اور ہڈّی نرم پڑ جاتی ہے اور کچھ مدّت کے بعد ہڈی کے نرم ہو جانے اور سینگ کے اُٹھانیکے ناقابل ہونے سے سینگ نیچے کو جُھکنا شروع کرتا ہے اُسوقت زمیندار معلوم کرتا ہے کہ اچھے خوبصورت کھڑے سینگ کو کیا ہوا کہ وہ نیچے دبتا جاتا ہے مگر مرض کی اصلیت سے اب بھی ناآشنا اور رسّا سینگ کے گرد برابر لگا رہتا ہے۔ تاکہ دُنبل کی طرح مواد سینگ کی جڑ سے ایک یا چند سوراخ کرکے پھوٹ نکلتا ہے۔ تب زمیندار آنکھین کھولتے ہین اور شفاخانہ مین معالجہ کیلئے مریض جانور کو لاتے ہین اور کہتے ہین کہ "جی اس بلد کا سینگ نیوندا جاندا ہی تے ریشہ بی وگدا ہے"۔ اُسوقت مریض سینگ اِسدرجہ کو پہونچ جاتا ہے کہ اکثر سینگ کو پکڑ ہاتھ سے اینٹھکر بہ آسانی سر سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے لیکن اُسوقت زمیندار سخت غصّہ ہوکر کہتے ہین کہ "جی سینگ لاہ کا ہنو سُٹیا۔ علاج کرکے پکّہ کر دیندی تے ریشہ بند کر دیندی۔ بلدی ناس مار دِتی نی"۔ اُسوقت زمیندار کی یہ بات سنکر بے اختیار ہنسی آتی ہے لیکن ساتھ ہی اُنکی اس نادانی کی حالت پر رحم آتا ہے اور جسقدر

سمجھانے کی کوشش کیجاوے نہین سمجھتے۔

بیان مذکورہ بالا کے بعد ایک سینگ کے مریض کی حقیقت بھی تمثیلاً لکھتا ہون۔ مورخہ ۹۔ نومبر ۱۸۹۶ء کو مسٹر مارشل صاحب ملازم محکمۂ ڈاکخانجات اپنی ڈبی سفید گائے برائے معالجہ شفاخانہ مین لائے۔ گائے کا سینگ بسبب چوٹ کے ٹوٹ گیا تھا۔ اور ناہموار کرچین اُسکی باقی تھین۔ اور میلی کچیلی پٹی سے بندھا ہوا تھا۔ گائے کو قابو کرکے پٹی اوتاری گئی اور گرم مرکری لوشن سے پہلے زخم کو دُھو کر صاف کیا سابقہ غلیظ ڈریسنگ کو علیحدہ کرکے چھوٹی آری سے ناہموار کرچونکو بھی کاٹ دیا اور زخم کو خوب صاف اور ہموار کرکے ٹارا ینٹ مینٹ سے دو دفعہ روزمرہ ڈریس کرنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ چند روز مین زخم کے گرد سفید رنگ سخت سینگ کی بناوٹ کا چھلکا پیدا ہونے لگا۔ اور اندر سے نرم تندرست انگور پیدا ہوکر زخم پُر ہوگیا۔ مگر اخراج خشک نہین ہوتا تھا اسلئے بارہوین روز ٹار مرہم موقوف کرکے اُسکی جگہ لیکوار ایسیٹیٹ آف ایلومنا کا ڈریسنگ شروع کیا اور دونو دفعہ روزمرہ ڈریسنگ لگانے سے پہلے مرکری لوشن سے زخم کو دھو دیا کرتے رہے۔ اور ڈریسنگ کے اوپر لوٹ کی گدی مرکری لوشن مین بھگو کر رکھتے اور اوپر سے صاف پٹی کسکر لگا دیتے تھے رفتہ رفتہ مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۶ء کو گھاؤ بالکل اچھا ہوگیا اور مریضہ کو ڈسچارج کیا۔

سید سردار شاہ گیلانی

معالجہ سگان

جو
ہاسپٹل وٹیری نیری کالج لاہور مین ہوا

(۱) کیس نمبر ۱۳۴ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۶ء کو بذریعہ چٹھی چالی صاحب بہادر مرض فرکچیور افدی فرنٹل بون داخل ہاسپٹل ہوا۔ جس کے معائنہ پر بغور دیکھنے سے ہڈی مذکور کی کرچین صاف ظاہر معلوم ہوئین۔ بہ علاج اُس کے اول کرچین ہڈی کی نکالکر زخم کو بخوبی صاف کر دیا گیا بعد ازان انٹی سپٹک ڈریسنگ شروع رہا اور زخم بہ حفاظت تمام دیکھا گیا۔ بیمار مذکور ۶۔ جنوری ۱۸۹۷ء کو بالکل تندرست ہوکر علاج سے ڈسچارج ہوا۔

(۲) کیس نمبر ۱۵۲ بیماری ڈسلوکیشن آفدی آئی۔ بذریعہ چٹھی مارٹینو صاحب بہادر ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو داخل ہوا جس کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ کتّے کی آنکھ کا ڈھیلا پردہ چشم سے باہر نکل آیا تھا اور نظر برخلاف دستور کے ظاہرا دیکھنے سے کوئی ضرب باہر نمودار نہ تھی دریافت سے معلوم ہوا کہ دوسرے کتّے کے ساتھ لڑنے سے یہ حالت ہوئی ہے۔ ڈھیلا چشم بغیر چوٹ کے یا زخم کے باہر نکلنے سے ثابت ہوا کہ فقط اِسکا اُکھڑاؤ معلوم ہوتا ہے۔

علاج ہر دو پردہ چشم اوپر نیچے آہستگی سے پکڑکر خانہ چشم کو پھیلا کر بذریعہ گدی ڈھیلا چشم کو تھوڑے دباؤ سے اپنی جگہ پر قایم کیا گیا اور دونون پپوٹون پر سیوچر لگا دیا گیا اور پٹی سے مضبوط باندھا گیا۔ سیوچر تیسرے روز نکالکر دیکھنے سے

ڈھیلے کا قایم ہوجانا یقین ہوا اور بینائی مین کوئی فرق نہ معلوم ہوا - ۱۶ دسمبر ۱۸۹۶ء کو بیمار مذکور علاج سے ڈسچارج کیا گیا -

غلام حسن خان ہاسپٹل اسسٹنٹ ہاوس سرجن وٹیرنری کالج لاہور

مورخہ ۶ - جنوری ۱۸۹۷ء

مضمون مرسلہ شیخ فقیر علی وٹیرنری اسسٹنٹ
از آگرہ

بحضور فیضگنجور عالیجناب صاحب پرنسپل بہادر وٹیرنری کالج لاہور دام اقبالہ

فدوی مضمون برائے اندراج وٹیرنری جرنل بھیجتا ہے اُمید کہ رفع تکالیف وٹیرنری اسسٹنٹان و فائدہ رسانی زمینداران و مالکان مویشی کے لئے مفید ہوگا -

میرے ایک دوست اور ہم پیشہ عبدالرحمن وٹیرنری اسسٹنٹ بلب گڈھ نے رسالہ طب حیوانات مطبوعہ جنوری ۱۸۹۶ء مین ایک مضمون دیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ " اگر ہمارے حکام بالادست ہم لوگون (وٹیرنری اسسٹنٹون) کی مستعدی کام پر امداد دیتے رہینگے تو وہ مہلک متعدی و وبائی امراض جو لاحق ہوکر دنیا مین پھیلے ہوئے ہین ضرور بضرور تخفیف پکڑینگے " - اسمین کچھ شک نہین کہ ہمارے معزز ہمعصر نے صلاح تو بہت عمدہ دی ہے - اور برائے زمینداران و مالکان مویشی ہے بھی بہت مفید - اگر ہمارے حکام ذیجاہ اس طرف توجہ بھی کرین - یہی وجہ ہے کہ اکثر ہمارے کامون اور محکمہ وٹیرنری پر اعتراض کئے جاتے ہین - چنانچہ اُن ہی پچھلے ایام مین جبکہ ہمارے مہربان اُستاد جناب ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ہند

جو کہ حال مین پرنسپل لاہور وٹیری نیری کالج ہین بتقریب دورہ پنجاب مین تشریف لیگئے تھے۔ تو علاوہ اور دیگر اخبارات کے شہر امرت سر کے ایک مشہور و معروف اخبار وکیل امرت سر مین ایک مضمون وٹیری نیری اسسٹنٹان کی ناتجربہ کاری اور ناکامیابی پر شائع ہوا تھا۔ جسکو دیکھکر اور ملاحظہ کر کے خاکسار بہت شرمسار ہوا۔ لیکن جب غور سے دیکھا بھالا اور سوچا سمجھا تو معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ ہمارے حکام اعلیٰ کی نہ مدد دینے کا باعث ہے اور بے توجہی کا اثر ہے اگر یہ باعث نہ ہوتا اور اس امر کی شکایت نہ ہوتی تو ہمکو مذکورہ بالا خبر کے سننے کی نوبت ہی نہ آتی۔ جب کام برابر سرانجام پاتا رہے تو اعتراض اور شکایت کا پھر کیا موقعہ ہو سکتا ہے اس خبر کی سماعت سے احقر کو اسوقت ضروری خیال ہوا تھا کہ اس کی تردید کا ابھی ایک آرٹیکل دیا جاوے۔ لیکن مصلحتاً خاموش رہنا پڑا۔ مگر اب موقعہ آیا جسمین خادم کی خواہش ہوئی کہ اول وٹیری نیری اسسٹنٹان کی وہ کار ہائے منصبی اور فرائض وٹیری نیری اسسٹنٹی بالتشریح بیان کرے۔ جنکا افسران اوّل محکمہ وٹیری نیری اور مابعد افسران ضلع کی امداد کے بغیر سرانجام ہونا بہت مشکل ہے بلکہ قریب قریب ناممکن ہے اور مابعد جو جو تکالیف وٹیری نیری اسسٹنٹون کو مدد کے نہ ملنے سے پہونچی ہین۔ وہ اور جو مدد کے نہ ملنے سے زمینداران و مالکان مویشی وٹیری نیری اسسٹنٹان سے پورے طور پر کام نہین لے سکتے اُنکو واضح طور پر ظاہر کرون اور جبتک مدد نہین ملتی زمینداران کو اور ہر ایک قسم کے مالکان مویشی کو جو فائدہ پہونچنا یا پہونچانا متصور ہے نہین پہونچ سکتا۔

اوّل وٹیری نیری اسسٹنٹان کا فرض ہے کہ جس گاؤن مین جاوین وہان کے ہر ایک قسم کے حیوانات کا ایک جگہ یا مختلف جگھون پر بغور معائنہ کرین۔

دوئم جن حیوانات کو امراض متعدی وبائی مین یا دیگر ضرر رسان امراض ہین

مبتلا پاوین فوراً علیحدہ کرادیوین -

سیوم اور جو جانور مرجاوین وہ بحفاظت گہرے گڑھو مین گڑوا یا دفن کرادیوین

چہارم صفائی کا ازحد خیال رہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ مالکان بیمار مویشیان اُن ہی کا میلا - گوبر - اور جھوٹا گھاس - پانی وغیرہ یا اُنکے ملازم گاؤنمین - گھوڑون - روڑی - اور میلے کے انبارون پر جنکا کہ اکثر طومار اور بھرمار گاؤنمین ہی پڑا ہوتا ہے ڈالدیوین - جس سے دوسرے تندرست مویشی بھی مبتلاء مرض ہوجاوین - اور بیمار مویشیان کے مکانات کو صفائی رکھوانی کی کوشش کرین -

پنجم چمارون کو بلوا کر اُنکو آگاہ کردیوین کہ وہ ہرگز طمع اور لالچ سے امراض وبائی اور متعدی کے مردہ شدہ حیوانات کا چمڑا نہ اوتارا کرین اور نہ ہی اُنکا گوشت استعمال مین لاوین کیونکہ چماران اور اِسی قسم کے دیگر کمینہ خصلت اور رذیل اقوام کا یہہ پیشہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے فائدے اور چمڑے کی طمع اور غرض سے امراض متعدی وبائی کے مردہ شدہ حیوانات کا پس ماندہ گھاس بچالی پانی چمڑہ اور ہڈئین مختلف جگھون پر منتشر کردیتے ہین اور سب سے زیادہ ہڈئین اور چمڑے بیماری کے پھیلانیکا زیادہ باعث ہوتے ہین - کیونکہ چمار لوگ جب ہڈیون کو باہر گاؤن کے بغیر دفن کئے ہوئے چھوڑ آتے ہین تو شب کو یا اُسیوقت سگان دیہہ اُن افتادہ استخوان کو گاؤن کے آس پاس گھسیٹتے ہوے لے آتے ہین اور جب تندرست مویشی کا اُدھر گذر ہوتا ہے تو وہ بھی مبتلاء مرض ہوجاتے ہین اسیطرح اُن چمڑون کا حال ہے کہ چمار لوگ اپنے گہرون مین یا گھر سے باہر واسطے خشک کرنے کے ڈالدیتے ہین - اور یہہ ایک قدرتی اور نیچر کے اصول کی مانی ہوئی بات ہے - کہ تندرست مویشی وبائی امراض کے چمڑون کو اگر اسکو اپنے راستہ مین یا کچھ دور اِدھر اُدھر پڑے ملجائین تو خواہ مخواہ دیکھنے اور سونگھنے لگتے ہین اور خاص کر مرض انڈرپسٹ کے چمڑون کو - کیونکہ بہت دفعہ ملاحظہ مین آچکا